

1481

1481

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम डाप डी साइल टेक

लेखक महाशय ~~[illegible]~~ तारानन्द

प्रकाशन वर्ष

आमत संख्या 1481

گورومت سندیش نمبر ۱

جپ جی صاحب

(آریہ ٹیکا)



ٹیکا کار

مہاشہ تاراچند آریہ گوروبانی پریالوچک

پرکاشک

سودیش پستک بھنڈار گاندھی روڈ

انبالہ شہر

قیمت ۱۲/-

نِمر لوچن

سکھ ساہتیہ میں جپ جی صاحب کی بانی مقبولِ عام ہے یہ شری گورو نانک دیو جی سکھوں کے پرتھم گورو کی اچارن کی ہوئی بانی ہے۔ سکھوں کے علاوہ بھی اس بانی کا عام ہندو جنتا میں جو گورو نانک کے شردھالو ان کو مہاپرش اور اپنا بزرگ مانتے ہیں۔ کافی پرچار ہے۔ اسکا ٹیکا سینکڑوں ودوانوں نے کیا ہے جن میں سے کئی ودوانوں کا ٹیکا ہم نے دیکھا ہے۔ انمیں سے کئیوں کا آپس میں اختلاف ہے۔ مگر عام طور پر سب کا ایک ہی ڈھنگ رہا ہے۔ کہ بجائے اِسبات کے کہ وہ اسکے شبدوں کا ارتھ کرتے موقع بے موقع سب نے پرچلیت ہندو دھرم یا پورانک وچاروں کا کھنڈن کرنا اپنا کرتویہ سمجھا ہے۔ کہیں جگہ تو ویدک ستیہ سدھانتوں پر بھی ٹیکا ٹپنی کی ہے۔ اور وید اور ست شاستروں کے مت کا کھنڈن کیا ہے۔ گیانی شیر سنگھ اور کئی ٹیکا کاروں نے تو آریہ ہندو دھرم پر کٹاکش کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ کھینچ گھسیٹ کر ہندو دھرم کو اعتراضوں کا نشانہ بنا لیا گیا ہے۔ ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ان ودوانوں نے کئی جگہ بانی کا ارتھ کرنے میں غلطی کھائی ہے اگر وہ غلطی نہ کرتے تو بانی کے شدھ ارتھوں کا ویدک سدھانتوں سے ایک مت ہو جاتا۔ تقریباً سب کے سب سکھ ودوانوں کا یہ مت ہے۔ کہ جو ستیہ گیان گورو نانک دیو جی کو ایشور کی طرف سے پراپت ہوا تھا۔ ایسا یا اس سے بڑھکر اس سے پہلے نہ کبھی کسی رشی ہی کو پراپت ہوا اور نہ ہی آئندہ ہوگا۔ اگر ان کا یہ دعوےٰ درست تسلیم کیا جائے تو ایشور کے نیائے نیم پر اعتراض اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ کہ کیوں اس نیائے کاری پربھو نے آدی سرشٹی سے لیکر آج تک کے انسانوں

کو ایسے نرمل گیان سے محروم رکھا۔ کیونکہ شدھ پوتر پرماتما کو کہیں ایسا
پکشپات شوبھا دیتا ہے۔ اگر وہ ستیہ سروپ ہے۔ تو اس کی سچائی تین کال
ایک رس ہونی واجب ہے۔ اور اس سچائی کا پرکاش اسکو آدی سرشٹی سے ہی
منشوں کے کلیان ارتھ کر دینا واجب ہے۔

پیارے پاٹھک! ستیہ سدھانت تو یہی ہے کہ سب ستیہ ودیا یا سچے علم اور اس ودیا یا علم سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں۔ ان سب کا آدی مول پرماتما ہے۔ جہاں وہ خود ہمیشہ رہنے والا ہے۔ وہاں اسکے سچے علم اور ست ودیائیں بھی ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ کیونکہ صفت ہمیشہ موصوف کے ساتھ اور گُن ہمیشہ گُنی کے ساتھ رہتا ہے۔ شعر بر آں۔



برکھشا پھلے نہ آپ کو ندی نہ
پرکارج کے کارنے سنتن

جب اسکے پیدا کیے ہوئے پھلدار درخت اپنا پھل آپ نہیں کھاتے اس کی بہتی ہوئی ندیاں اپنا پانی آپ نہیں پی جاتیں اسکے نام لیوا سنت مہاتما اپنا جیون اپنے لیے یا خود غرضی میں ونیت نہیں کرتے تو بھلا پرماتما کو اپنے سچے علم کی اپنے لیے یا کیول گورو نانک دیو جی کے لیے ہی محدود رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ اسکی ودیا تو سنسار ماتر کے کلیان کے لیے ہے اس لیے اسکے بھنڈار تو آدی سرشٹی سے بلا امتیاز سارے سنسار کے لیے کھل جاتے ہیں۔ گورو نانک دیو جی نے لکھا بھی ہے کہ "جو کچھ پایا سو ایکا وار"۔ اسکا ترجمہ کرتے ہوئے گیانی شیر سنگھ جی نے لکھا ہے کہ اس پرماتما نے اپنے بھنڈار میں جو کچھ بھی ڈالا ہے۔ وہ ایک ہی وار ڈال دیا ہے تاکہ اسکا بھنڈار نئے سو رج ختم نہیں ہو جاتا۔ ایشور نے قدرت کے بھنڈارے کو شروع میں سب کسی پدارتھ سے بھر دیا ہے۔ اب اگر گیانی جی کا کتھن سچا ہے

تو پھر کیا پرماتما نے اپنے گیان بھنڈار کو آغاز عالم یا آدی سرشٹی سے بھرپور نہیں کر دیا تھا؟ اگر کر دیا تھا۔ تو پھر دو ارب برسوں کے بعد اسمیں کونسی کمی آگئی تھی۔ کہ گورو نانک دیو جی کو ایسا مکمل گیان بخشا گیا کہ اس سے پہلے کسی کو نہ دیا گیا تھا۔ اور چونکہ سکھوں کے مت انوسار گورو گرنتھ صاحب کے بعد اب پرلے تک گوروؤں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے تو سکھ گوروؤں کے سوا دنیا کے بڑے سے بڑے ویکتی تک کے لئے یہ دروازہ ہمیشہ کے لئے کیوں بند کر دیا گیا ہے؟ ہمارے خیال میں سکھ ودوانوں کے پاس اسکا کوئی معقول جواب نہیں۔ گیانی پرتاپ سنگھ جی نے اتنا تو مانا ہے۔ کہ ایک ایشور کا خیال اسلام سے پہلے یہودی اور عیسائی مت میں بھی تھا۔ یہ تینوں مت ابھی پیدا ہی نہ ہوئے تھے۔ جب ہندوستان میں رشیوں نے اپنشدوں میں یہ خیال دیا تھا کہ "سرو بھوتے شو ایکے دیو" سارے تنوں میں ایک دیو ویاپک ہے اس لئے کسطرح کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں توحید صرف اسلام ہی لایا ہے۔ جب ہندو رشی ایشور کو نرگن نراکار اننت بیتی کتھن کرتے تو وہ ایشور کے ایک ہونے سے انکاری کسطرح ہوئے؟ اصل بات یہ ہے۔ ہندوستان میں ایشور کی ایکتا کا خیال فلاسفی کے روپ میں تو موجود تھا۔ مگر عمل میں نہیں تھا۔ مگر ہم گیانی جی کو یقین دلاتے ہیں کہ آدی سرشٹی سے ویدوں دوارا جو ستیہ گیان پرم پتا پرماتما کی طرف سے رشیوں کو ملا تھا اسکا پرچار آجتک سلسلہ وار آریہ مہاپرشوں دوارا ہوتا چلا آیا ہے۔ اور سمجھدار گیانی لوگ اسپر حسب توفیق پوری طرح عمل کرتے آئے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہینگے۔ ہاں اگیانیوں اور مورکھوں کی بات دوسری ہے کیونکہ جگت میں پرکاش کے ساتھ اندھیرا سکھ کے ساتھ دکھ گیان کے ساتھ اگیان ہمیشہ سے لگا ہوا ہے۔ اسی لئے پرماتما ہر زمانہ میں ایسی پوتر آتماؤں کو سنسار میں

اتپن کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ وہ وید وکت ستیہ گیان یا الیشوری گیان کو سنسار میں پرچار کرتے
رہیں۔ ایسے مہاپرشوں کا سلسلہ نہ کبھی بند ہوا ہے اور نہ آگے ہوگا۔ ہاں ایسی مہاتمائیں
سچائی کی موجد نہیں ہوا کرتیں بلکہ وہ پرماتما کے سچے علوم کو جو انادی کال سے
ایک رس چلا آتا ہے بسلسلہ وار پورن گوروؤں سے پڑھ کر سنسار میں پھیلایا
کرتے ہیں۔ اسلئے تو کہا ہے کہ "دساریش پوروے شام اپی گورو: کالینان وچھیدات"
ارتھات۔ وہی پرماتما گوروؤں کا بھی گورو۔ آدی گورو اور ستگورو ہے اس سدھانت کے
انوسار ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ شری گورو نانک دیو جی نے بھی سناتن سچائی کا جپ جی
صاحب میں اظہار کیا ہے۔ چونکہ سکھ ودوانوں نے تعصب اور تنگدلی کے کارن ہی
جپ جی صاحب کا ٹیکہ کرنے میں کئی جگہ غلطی کھائی ہے۔ اور ساتھ ہی وید آدی ست
شاستر اور آریہ (ہندو) دھرم پر بلا وجہ دوشن لگائے ہیں۔ اس لئے ہم نے مناسب
سمجھا۔ کہ جپ جی صاحب کا آریہ ٹیکہ تمام جنتا کے سنمکھ رکھا جاوے تاکہ سمپردائی اور متعصب
ٹیکاکاروں کی وجہ سے جو غلط فہمی پھیل رہی ہے اسکو دور کیا جاوے جہانتک ہو سکا
ہم نے کسی شبد یا اکھشر کا ترجمہ اپنی طرف سے یا من مانا نہیں کیا۔ ہاں اسکے بھاو
ارتھ کو جو سکھ ٹیکہ کاروں نے الٹا کر دیا تھا۔ ویدک اور سدھانت انکول کر دیا ہے
آشا ہے کہ طالبان حق اس پکش پات سے رہت ہو کر وچار کرینگے۔ اور جہاں بھی
ان کو کوئی ترٹی دکھلائی دے گی۔ اسکو جتلانے کی پریم پورک کرپا کرینگے
تاکہ وچار کرکے اسکو درست کر لیا جاوے یا اسکا سمادھان کرایا جاوے۔

نویدک:۔ تارا چند آریہ

پرستاؤ

پیارے پاٹھک گن! جب ہم غور سے وچار کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اسوقت دیش میں آٹھ مسائل ایسے ہیں۔ جن پر مذہبی دنیا کا آپس میں اختلاف ہے پہلا سدھانت جس نے دنیا کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا ہے یہ ہے کہ ایشور ہے کہ نہیں۔ جو لوگ دہریہ یا ناستک ہیں۔ وہ ایشور کے وجود سے ہی منکر ہیں۔ دوسرا سدھانت ایشور کی تعداد کا ہے۔ یعنی وہ پرماتما ایک ہے یا انیک۔ تیسرا سدھانت ایشور کے ستھان کا ہے یعنی یہ کہ ایشور کہاں ہے۔ آیا وہ ساتویں آسمان پر ہے یا چوتھے آسمان پر، سچ کھنڈ میں ہے یا بہشت میں۔ سورگ لوک میں ہے یا بیکنٹھ میں۔ کاشی میں ہے یا کہ گوروؤں کی نگری کے ہر مندر میں۔ گرجا میں ہے یا مسجد میں گوردوارے میں ہے یا مندر میں۔ چوتھا سدھانت یہ ہے کہ بھگوان کرموں کا پھل کسطرح دیتے ہیں۔ منکر و نکیر کے ذریعے یا چتر گپت کی معرفت مرشد کی شفاعت پر یا گورو کی بخشش، اوتاروں کی معرفت یا پیغمبروں پر ایمان لانے سے۔ ایشور کے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کا بپتسمہ لینے سے یا امرت چھکنے سے۔ پانچواں سدھانت یہ ہے کہ پربھو نے سنسار کو کسطرح پیدا کیا۔ نیستی سے ہستی میں لایا یا کن کے کہنے سے۔ اودیا سے پیدا کیا یا اچھا ماتر سے۔ چھٹا سدھانت یہ ہے کہ آتما اور پرماتما میں بھید ہے یا نہیں۔ کیا آتما ایشور کی انش ہے یا الگ پدارتھ؟ ان کا انادی سے پتا پتر کا سمبندھ ہے یا سرشٹی بننے کے بعد کوئی رشتہ قائم ہوا ہے اور پرلے کے بعد ختم ہو جاویگا؟ آتمائیں نئی پیدا ہوتی ہیں یا اننت کال تک وہی رہتی ہیں ساتواں سدھانت یہ ہے کہ انادی پدارتھ کتنے ہیں۔ آیا یہ سنسار یا پرکرتی ادر

آتمائیں ہمیشہ سے مالک حقیقی کی ملکیت ہیں۔ یا کبھی وہ سرشٹی بننے سے پہلے بغیر رچنا کے رہتا ہے۔ اور کبھی سرشٹی بننے کے بعد رچنا کا مالک بن جاتا ہے۔ آٹھواں سدھانت یہ ہے کہ مکتی کسطرح ہو سکتی ہے کرم سے یا شفاعت سے۔ کفارہ سے یا جپ یا پاٹھ سے۔ گیان کرم اُپاسنا سے یا کیوں شردھا یا اندھی بھگتی سے؟

پیارے پاٹھک گن! یہ آٹھ سدھانت ہی ہیں جن پر مت متانتروں کی دنیا میں بحث و مباحثہ ہے۔ اسی سے دنیا میں آتمک اور سماجک لڑائیاں ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ وہ کونسے سنیہ سدھانت ہیں جن سے اِن آٹھوں کا نرنے ہو سکتا ہے اُپنشدکا ایک واکیہ ہے جو دراصل رگ وید کے ایک منتر کا ترجمہ ہے:۔

"ایکو وشی سربھوت انتر آتما ایکم روپم بہودھا یا کروتی تم آتم ستھم یے انو پشینتی دھیرا ستیشام سکھم شاشوتم نیتر یشام" اسی کا کچھ سار "ایک اونکار ست نام کرتا پرکھ نربھو نروبیر اکال مُورت اجونی سے بھنگ گور پرساد" گرنتھ صاحب کے اس واکیہ میں موجود ہے۔ اب پہلا سوال یہ ہے کہ ایشور ہے یا نہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ ایشور ایک ہے۔ یا انیک تو اسکا جواب ملا (ایکو) یا (ایک اونکار) الفاظ میں کا جواب ہے۔ کہنے میں اور تعداد کا جواب ایک کہنے میں آگیا ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اب سوال پیدا ہوا۔ کہ وہ ایک کیوں ہے۔ اور وہ کہاں رہتا ہے؟ تو جواب ملا کہ (وشی) یا ست نام اور سروویاپک ہے۔ اور اسمیں کمی بیشی یا تبدیلی نہیں۔ کیونکہ جہاں کمی بیشی یا تبدیلی ہوگی۔ گوشتاں وہ یا انیک ہونگے اور وہاں درمیان کا فاصلہ بھی ضرور رہیگا۔ جہاں فاصلہ ہوگا۔ وہ وہاں حدود والا ہوگا۔ اسواسطے جو پرماتما لامحدود اور لا یہ نامی اور سروویاپک ہے۔ وہ ایک ہی ہے جب سروویاپک ہے۔ تو تیسرا سوال بھی حل ہو گیا۔ کہ وہ کہاں ہے؟ تو پتہ لگا کہ ست نام اور سروویاپک ہونیسے ہر جگہ موجود ہے۔ اب سوال پیدا ہوا کہ

ست نام اور سرو دیاپک ہونے سے ہر جگہ موجود ہے اب سوال پیدا ہوا کہ کہاں ویاپک ہے تو اس کا جواب ملا اسرو بھوت انتر آتما) یا کرتا یہ کہہ یعنی کل جیووں اور پدارتھوں کے اندر موجود ہے۔ برکھ کا ارتھ کرتے ہوئے پروفیسر صاحب سنگھ جی بی اے نے لکھا ہے کہ "وہ ایک اونکار جو سارے جگت میں ویاپک ہے۔ وہ آتما جو سارے سرشٹی میں رم رہا ہے۔ برکھ شبد منش اور آتما شبد میں بھی کئی جگہ آیا ہے"۔ ہر جگہ کہنے سے اس سوال کا جواب بھی مل گیا کہ ایشور کرموں کا پھل کس طرح دیتے ہیں۔ یعنی وہ ہر جیو اور آتما کے اندر موجود ہے۔ وہ سب کے کرموں کا ساکھشی ہو کر دیکھتا ہے۔ اور خود ہی ان کا پھل دیتا ہے۔ گوربانی میں (انربھو نروَیر) بے خوف اور دشمن سے مبرا لکھ کر یہی بتلایا کہ جب اسکو کسی کا ڈر نہیں کسی سے دشمنی نہیں۔ تو وہ بلا رو رعائت انصاف کرتا ہے۔ اور جیووں کے کرموں کا ٹھیک ٹھیک پھل دیتا ہے۔ ہمارے بہت سے سجن یہ کہینگے کہ ہم لوگ کسی گورو یا پیغمبر کی اوٹ یا سفارش کا سدھانت کیوں نہ مان لیں۔ لیکن یاد رہے کہ ایجنٹ یا پیغمبر یا دوت کا ماننا محدود ہونیکی بیماری کا علاج ہے چونکہ پرمیشور میں بیماری نہیں اسلئے وہ دوت پیغمبر یا گورو کی امداد کا محتاج نہیں جب وہ خود ہی ہر جگہ اور ہر زمانہ میں موجود ہے۔ تو اسکو دوسرے کی گواہی کی کیا ضرورت ہے۔ منکر نکیر یا چتر گپت کی معرفت لوگوں کے اعمال لکھوانا بھی بھول کی بیماری کا علاج ہے چونکہ پرماتما کو بھول کی بیماری نہیں اسلئے اس کے دربار میں لکھنے کا کوئی کام نہیں۔ یہ تو دنیاوی راجاؤں یا حاکموں کا جو تھوڑے گیان اور طاقت کے مالک ہیں کا کام ہے پانچواں سدھانت یہ ہے کہ پرماتما

نے دُنیا کو کس چیز سے بنایا۔ تو بتایا۔ (ایکم رُوپم بہو دھا یا کردنی) ایک پرکرتی سے وہ نانا پرکار کی سرشٹی کو اُتپن کرتا ہے۔ مگر ہمارے سکھ سجن مسلمانوں کی پیروی کرتے ہوئے۔ جیو اور پرکرتی کو انادی نہیں مانتے چنانچہ گیانی پرتاپ سنگھ جی نے لکھا ہے۔ کہ گورو جی نے بتایا ہے۔ کہ جیو پرکرتی اور ایشور تینوں انادی نہیں بلکہ ایک واہگورو ہی انادی ہے۔ گیانی شیر سنگھ جی لکھتے ہیں۔ کہ وہ پرمکھ کرتا یا کرن کارن سمرتھ ہے جو چاہے سو کرے ارتھات۔ اسنے بنا کسی اُپادان کارن کے سارے سنسار کو رچا ہے۔ جیو اور واہگورو میں یہی فرق ہے۔ کہ یہ بنا اُپادان کے اور نئی رچنا نہیں کر سکتا۔ لیکن واہگورو کر سکتا ہے،، مگر ہم ان گیانی منترول کو اعلانیہ کہتے ہیں۔ کہ گورو نانک دیو جی نے تو صاف طور پر تینوں چیزوں کو انادی تسلیم کیا ہے۔ جس کا ذکر معہ زبردست پرمانوں کے پرسنگ انوسار جپ جی صاحب کے ٹیکا میں ہوگا۔ یہاں ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ اُدپرکت شلوک میں جو گورپرساد شبد آیا ہے۔ اسپر ذرا وچار کیجئے گورو کا ارتھ گوربانی کا ٹیکا کرتے ہوئے سکھ ودوانوں نے ایشور بڑا لیا ہے۔ بھاری اگوا لیڈر۔ من گیان۔ آچاریہ۔ گورو۔ ہوا اور روحانی گورو کے کئے ہیں۔ سوڈھی تیجا سنگھ جی نے گورپرساد کا ارتھ ٹھاکر یا سروپ کیا ہے۔ سنسکرت کوش کے اندر گورو شبد کے کیا ارتھ ہیں اسپر بحث نہ کرتے ہوئے ہم بھی سکھ ودوانوں کے مانے ارتھوں کو سویکار کرتے ہوئے گوربانی کا ٹیکا کرنے سمیہ ان ہی ارتھوں کا پریوگ کرینگے۔ اسطرح گورپرساد کا ارتھ ہوگا۔ ٹھاکر یا سروپ یا روحانی گورو یا کرپا سروپ پرماتما۔ تو ہم ان گیانی سجنوں سے نمرتا پورنت کرتے ہیں کہ جب سرشٹی نہ بنی تھی۔ اور روحیں کا وجود ہی نہ تھا۔ تو اسوقت واہگورو کس کا روحانی گورو تھا۔ جب آپ اسکو آد سچ جگاد سچ مانتے ہیں تو اسکے کرپا سروپ ہونیکی صفت

اناوی کال سے سچ ہے یا سرشٹی اور آتماؤں کی پیدائش کے بعد ظہور میں آئی۔ تو وہ انگورو آدی سچ اور جگادی سچ نہ رہا۔ بلکہ یہ پریورتن شیل ہو گیا۔ دوسرا جب اس سمے پرماتما کی ساری رچنا مادہ یا پرکرتی سے ہو رہی ہے۔ اور اسمیں کوئی دوش نہیں تو آدی سرشٹی میں پرکرتی کو اپادان کارن ماننے میں کیا دوش آجائیگا۔ تیسرا گورو تیغ بہادر جی نے جب صاف لکھا ہے کہ

پنچ تتو کو تن رچیو جانو چتر سُجان
جیہ تے اپجیو نانکا لین تاہے میں مان

ارتھات اے گیانیوں! اے چتر سُجان انسانو! اس پرماتما نے اگنی ہوا آکاش پانی اور مٹی ان پانچ تتوؤں کے کارن سے اس سرشٹی کے سارے تن یا تمام جسم اور جنتیں وجودوں کو رچا اور موت یا پرلے کے بعد جن کارن تتوؤں سے یہ وجود پیدا ہوئے ہیں۔ اسی اپنے اپادان کارن پرکرتی میں لین ہو جائینگے۔ تو آپکو اس سدھانت سے کیوں انکار ہے؟ چوتھا نفی سے ثبت کی پیدائش یا نیستی سے ہستی کا ماننا تو عقل اور علم کے سراسر خلاف ہے۔ پانچواں گورو واکیہ بھی ہے اور کئی سکھ بھی مانتے ہیں "حکمی ہووَن آکار" یعنی واہگورو نے حکم کیا تو یہ سرشٹی بغیر اپادان کے ہو گئی۔ تو ہم ان سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ ایشور نے یہ حکم کس پر کیا۔ جب دوسرا وجود موجود ہی نہ تھا۔ تو حکم کرنا ہی بالکل غلط ہے چھٹا سدھانت یہ ہے۔ کہ جیو اور برہم ایک ہیں۔ یا الگ الگ اسکا جواب دیا گیا۔ کہ رتم اتم استھے ام ا اس آتما میں رہنے والے کو بھی جیو اور برہم دو پدارتھ ہیں۔ ساتواں سدھانت یہ تھا۔ کہ انادی پدارتھ کتنے ہیں تو جواب ملا۔ (انو پشیتی دیکھا اسکے اندر دیکھتے ہیں ہیں۔ یعنی دیکھنے والا جیو اور دیکھنے کی چیز پرکرتی اور اسکے اندر دیکھنے کے لائق پرماتما یہ تین پدارتھ انادی ہیں۔

آٹھواں سوال یہ تھا - کہ مکتی کسطرح ہو سکتی ہے؟ تو کہا - جو ایشور کو ایک سروویاپک سب کے اندر ہی جانتے ہیں - اور جیووں کے کرموں کا پھل دینے والا پرکرتی سے جگت کو پیدا کرنے والا اور جیو برہم کا بھید اور تینوں پدارتھ انادی مانتے ہیں اُن ہی کی مکتی ہو سکتی ہے - اسکے علاوہ ماننے والوں کی نہیں!

اوپرکت چند شبدوں میں ہم نے اپنا پرشاوحق لیزر پاٹھکوں کے سامنے رکھ دیا ہے - اور ہمارا پورا یقین ہے - کہ ان سدھانتوں کا جپ جی صاحب میں گورو نانک دیوجی نے پوری طرح منڈن اور سمرتھن کیا ہے اور ہمارا یہ دعویٰ ہے - کہ گورو نانک دیوجی مہاتما پورو جو بزرگوں کی طرح ویدانویائی تھے - اُنہوں نے سکھ پنتھ کے نام سے ایک نیا پنتھ چلا کر دنیا میں نفاق پھیلانے کی غلطی نہیں کی بلکہ وہ سنسار میں پرچلت مذہبوں کے تفرقوں کو مٹا کر ایک ستیہ دھرم کا پرچار دیکھنا چاہتے تھے - پرمیشور کرپا کریں کہ سنسار میں ایک مت ہو کر آپس کا ویر ودھ دور ہو اور ہمارا یہ اچھا پربتن سپھل ہو -

(اوم شم)

ایک اونکار = ایشور ایک ہے -

ست نام - کرتا پرکھ - نربھو - نرویر اکال مورت اجونی سے بھنگ گور پرساد

ترجمہ: سچ نام والا پاجس میں بہ پورنن اور تبدیلی نہیں سرشٹی کو رچنے والا سروویاپک ڈر یا خوف سے مبرا ویر یا دشمنی سے دور جسکو موت نہیں جو اجنم رہے جنم مرن کے بندھن سے رہت سوئم پرکاش اور رٹا کر یا سروپ ہے یا ستیہ گیان دوارا یا گورو کرپا سے پراپت ہوتا ہے -

(دیا کھیان) اوم اکال پُرش پرماتما کا نج نام ہے - اِسکے متعلق سودھی تیجا سنگھ جی نے لکھا ہے - کہ جب سرشٹی رچی تھی تو اوم جیسی آواز ہوئی تھی

جس سے ایک سروویاپک پربھو کا جو کیول ایک ہے نام اوم ہے۔ گیانی شیر سنگھ
جی نے لکھا ہے۔ کہ اوم کے کئی ارتھ دھارمک خیالات کے مطابق کرے جاتے
ہیں لیکن گورو صاحب کا ارتھ کرتے سمے اوم کا ارتھ کیول اکال پرکھ ہی ہے۔
بھائی دیارام جی کھنہ نے لکھا ہے۔ کہ اونکار اسم ذاتی ہے۔ اور سب نام پرمیشور
کے صفاتی ہیں الف واؤ اور میم تین حروف کا مجموعہ اونکار ہے۔ اور چوتھا جسمیں
نون غنہ ہے۔ جو ان ہر سہ حروف میں شامل اور اپنے علیحدہ بھی ہے از روئے
وید مقدس الف کے معنی ہیں۔ دنیا کو بنانے والا اور روشنی بخشنے والا اور
سب جگہ محیط واؤ کے معنی ہیں۔ سورج وغیرہ اجرام فلکی جس کے بطن میں ہیں
اور وہ انکو روشنی بخشتا ہے۔ اور نیا دور مطلق ہے۔ میم سے مراد ہے کہ
وہ مالک الملک لایزال اور دانائے ظاہر و باطن ہے۔ یعنی عقل کل ہے۔ اور
نون غنہ سے اشارہ ہے کہ وہ سب سے ملا ہوا بھی اور سب سے الگ بھی ہے
اسکا ادراک طاقت انسانی سے باہر ہے۔ پروفیسر صاحب سنگھ جی بی اے
خالصہ کالج امرتسر نے لکھا ہے۔ کہ اونکار سنسکرت کے اوم شبد سے لیا گیا
یہ اوم شبد سب سے پہلے اپنشدوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ مانڈوکیہ اپنشد
میں لکھا ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے۔ جو اسوقت موجود ہے اور جو ہوگا۔ یہ سب
کچھ اوم ہی ہے۔ پراچین خیالات کے مطابق اوم تین اکھشروں سے مرکب بنا
ہے۔ آ اُ اور ما آ معنی وشوانر ہے۔ بھاو جگت کے جیووں کی جاگرت اوستھا
کی آتما اُ وتجس سے بھاو سوپن اوستھا کی آتما ما پراگیہ سے بھاو گہری نیند
میں سوئے ہوئے آتما اوم وہ ہستی ہے جو اگم اور اگوچر ہے جسمیں سارا جگت
سمایا جاتا ہے۔ اوم شبد کے لئے سنسکرت میں عام طور پر پرنو یا ایکاکھشر
استعمال کیا جاتا ہے۔ اونکار شبد واہگورو کے ارتھ سری گورو گرنتھ

میں کئی دفعہ آتا ہے۔ جنم ساکھی بھائی بالا کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔ کہ بچپن میں گورو نانک نے "اوم اتی ایک اکھشرم برہم سمیت شلوک گیتا کا وچن اچارن کیا تو ماتا پتا نے کہا اے پتر ہماری سمجھ میں یہ سنسکرت نہیں آتی۔ اس کا ہمیں ارتھ بتائیے۔ تو گورو نانک نے کہا۔ بھگوان کرشن نے اپنے پیارے بھگت ارجن کو اپدیش دیا کہ اے ارجن اونکار جو پرم اکھشر وید میں ہے اور پرنو بھی اسی کا نام ہے۔ سو اونکار وہ جو پرم پرشوتم جسکو پورن برہم کہتے ہیں۔ تس کے سانس کا شبد ہے۔ سو بانی روپ ہو کر پرتھم برہما جی کے ہردے میں پرویش کیا۔ سو اسی بانی کے بل سے سنسار رچا اور چاروں وید بھی سنسار میں پرورت کیے اور بھگتی پرمیشور جی کا بھجن بھی پرورت کیا۔ جو کوئی اونکار کا جاپ کریگا اور میں جو پرم ایشور ہوں جو میرا دھیان دھریگا۔ جب وہ پرانی شریر کا تیاگ کریگا۔ سو میرے دھام کو پراپت کریگا۔ اسی جنم ساکھی میں آگے چلکر لکھا ہے کہ سدھوں نے کہا نانک جی آپ کچھ اشٹ بھی کرتے ہو تو سری گورو جی نے کہا ہمارا اشٹ ایک اونکار جو سچا منتر ہے۔ اسی سے ہمارا نستارہ ہوگا۔
گویا ان پرمانوں سے صاف سدھ ہے کہ اوم نام کی مہما سکھ گوروؤں نے بھی اسی پرکار گائی ہے جس پرکار دوسرے تمام ویدک دھرمی گاتے ہیں اسمیں پرمیشر کا کوئی مت بھید نہیں۔ ہاں سکھوں نے جو پرماتما کا واہگورو نام نویں کلپت کیا ہے۔ اسکو گوروؤں نے کہیں اپنی بانی میں نہیں لکھا۔ بھاٹوں کی بانی میں واہگورو شبد لکھا ملتا ہے۔ مگر وہاں وہ بھگوان کرشن کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ نہ معلوم ہمارے سکھ بھائیوں نے اس شبد کو کیوں اتنی وششٹتا دے رکھی ہے جبکہ دسوں گورو صاحبان نے اسکو کہیں بھی سویکار نہیں کیا۔ اس سے آگے فرمایا کہ پرماتما ایک ہے۔ سرشٹی کا کرتا ہے

ستیہ سروپ ہے ایک رس رہنے والا جسمیں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی تو وہ سرب ویاپک اور سرو بیاپی ہے۔ وہ سچا نیائے کاری ہے اسکو کسی کا خوف نہیں نکپش پات سے رہت ہے۔ سب کا متر ہے کسی کا دشمن نہیں جنم مرن کے بندھنوں سے رہت ہے۔ وہ نہ جنم لیتا ہے۔ اور نہ مرتا ہے۔ وہ ہمیشہ گیان کا پرکاش کرنے والا اور وید کا اپدیش کرنے والا آدی گورو ہے نہ اسکی کوئی مورتی ہے۔ اور نہ اوتار لیتا ہے۔ نہ وہ ایک مذہب کا اپنا ہے اور نہ دوسرے مذہب کا بیگانہ ہے نیچ ہو یا اونچ گورا ہو یا کالا بھارت دیش کا ہو یا امریکہ افریقہ اور یورپ کا جو بھی پورن شردھا اور پریتی سے اس کی بھگتی کرتا ہے۔ جو بھی سچائی کا گرہن کرتا ہے۔ وہ پرماتما اسکو نہال کر دیتا ہے۔ گوروبانی کا ٹھیکہ کرنے والے تمام سکھ ودوانوں نے ایک اونکار ستیہ گور پرساد کے شبد کو سکھ دھرم کا مول منتر تسلیم کیا ہے جو سروتھا ستیہ اور وید انکول ہے گورو ارجن دیو جی نے درست فرمایا کہ:-

ناہیں اُو بڈھا ناہیں او بالا ۔ ناہیں سو دکھ ناہیں جم جالا
ناہیں او بینسے ناہیں او جائے آد جگاد ہی رہیا سمائے

ارتھات: پرماتما نہ کبھی بوڑھا ہوتا ہے۔ اور نہ بال اوستھا میں آتا ہے اسکو نہ دکھ ہے اور نہ ہی موت کا خوف نہ وہ کبھی فنا ہوتا ہے اور نہ کہیں وہ آتا جاتا ہے۔ وہ تو ہر زمانہ میں اور ہر جگہ موجود اور سرب ویاپک ہے گورونانک جی نے کہا ہے۔

اک اونکار ہمارا خاوند جن اہ بنت بنائی
اسکو تیاگ اور کو لاگے نانک سو دکھ پائی (راگ رام کلی)

— جپ —

یہ اِس بانی کا نام ہے۔ اور اپدیش بھی ہے۔ کہ اے انسان اِس پرماتما کا سمرن یا جپ کر۔ وہ پرماتما کیسا ہے تو بتلایا کہ :۔

آد سچ جگاد سچ ہے بھی سچ۔ نانک ہوسی بھی سچ۔

ترجمہ :۔ وہ پہلے بھی ست تھا۔ یگوں کے آدی میں بھی ست تھا۔ اب بھی ست ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ آئندہ بھی ست ہوگا۔

(ویاکھیان) پروفیسر صاحب تیجا سنگھ جی ایم اے نے سچ کا ارتھ ہمیشہ ٹھہرا رہنے والا اٹل کیا ہے وہ لکھتے ہیں شبد سچ سنسکرت کے ستیہ کا بگاڑا ہوا روپ ہے ستیہ کا ارتھ ہے۔ اصلی جو سچ مچ ہو یا ہستی ہے۔

وہ ست اسلیئے ہے۔ کہ اسکے گن کرم اور سبھاؤ بھی ستیہ ہیں۔ جب ایک سچا آدمی کوئی جھوٹا کام نہیں کرتا اور اگر وہ جھوٹ بولتا یا جھوٹ کرتا ہے تو سچا کہلانے کا حقدار نہیں۔ تو ستیہ سروپ پرماتما کوئی جھوٹا کام کیسے کرسکتا ہے۔ کئی آدمی سنسار کو جھوٹا کہتے ہیں اور آسا دی وار میں آئے شبد "جھوٹ راجا جھوٹ پرجا جھوٹ سب سنسار" کا ایسا ہی ارتھ کرتے ہیں جو کہ بالکل انرتھ ہے۔ کیونکہ پرم پتا پرماتما سب کا رچنہار اور سرشٹی اسکی پرجا ہے۔ اور یہ سارا سنسار اسی کا بنایا ہوا ہے۔ تو پھر پرماتما اور اسکی سرشٹی کو جھوٹا کہنے والے خود کس پرکار سچے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ خود اسی سرشٹی کے اندر اور اسکا ایک رنگ ہیں۔ ہاں کاریہ روپ جگت پریورتن شیل ہے۔ یہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے۔ اسکا سنجوگ اور ویوگ ہے مگر اسکا کارن پرکرتی اور آتما ہیں ستیہ اور نت رہنے والی ہیں۔ اور ایشور دوارا جو کاریہ اس جگت میں ہو رہا ہے۔ وہ بھی کوئی سُپن یا جھوٹ نہیں۔ کیونکہ اسمیں بھی اس سچے بنائے کاری دیالو پتا کا سچا نیائے اور سچی دیا کام کر رہی ہے

اور یہی بھاؤ اِس شبد میں گورو نانک دیو جی کا ہے۔ گیانی شیر سنگھ جی نے بھی اسکا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سچ سدا اٹل ہے اور کیول واہگورو ہی سچ ہے۔ اسلیئے یہاں واہگورو کا نام سچ رکھا گیا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی یدی گیانی جی یہ بھی مانیں کہ اس واہگورو کے کام قانون قدرت یا اسکا حکم بھی اٹل اور سچ ہے اور اسکی تمام صفتیں اسکے ساتھ اٹل اور سچی ہیں۔ تو یہ ارتھ زیادہ صاف سچا اور یکتی یکت ہو جاویگا۔

سوچے سوچ نہ ہووئی جے سوچیں لکھ وار
چپے چپ نہ ہووئی جے لائے رہاں لو تار

ترجمہ:۔ سوچنے سے اُسکی سوچ (وچار) نہیں ہو سکتی اگر لاکھ بار اسپر وچار کیا جاوے چپ کر لینے سے بھی شانتی نہیں ہوتی۔ یدی برتی کو ایکتار لگا کے رکھیں

بھکھیاں بھکھ نہ اترئی جے بنّاں پوریاں بھار
سہس سیانپاں لکھ ہوئے تا اک نہ چلے نال

ترجمہ:۔ خواہشات کی بھوک یا ترشنا نہیں مٹ سکتی اگرچہ تمام دنیا کا سامان بھی اکٹھا کر لیں۔ ہزاروں دانائیاں لاکھوں ہو جائیں تو ایک بھی ساتھ نہیں دیتی

کو سچیارا ہوئیے کو کوڑے تٹے پال
حکم رجائیں چلنا۔ نانک لکھیا نال

ترجمہ:۔ کسطرح راستباز ہوں؟ کسطرح جھوٹ کے پردے چاک ہوں؟ حکم الٰہی اور اسکی رضا پر یا الشیوری گیان انکے دل چلنے سے جو (لکھیا نال آدی سرشٹی سے دیا گیا۔

(ویاکھیا) گیانی شیر سنگھ جی نے سوچے سوچ نہ ہووئی کا ارتھ یوں کیا ہے۔ کہ جو کا برتن صفائی کرنے پر من کی صفائی یا سوچ نہیں

ہوتی خواہ لاکھ بار اپنے آنکھوں پونّدہ کرتے رہیں مگر یہ شکتی سنگت نہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے پرماتما کی اور اسکی رچنا کی سچائی کا ذکر آچکا ہے اور اسکی رچنا کا وچار منش کی طاقت سے پرے ہے۔ کیونکہ جیووں نے اسکی رچنا کو ہوتے نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی اسکی اننت سرشٹی کا اندازہ لگا سکتے ہیں [illegible] گیان تو پرماتما کی طرف سے آدی سرشٹی میں ہونا چاہئے۔ تو اس پوری بات کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم پرماتما کی مہما کا۔ اسکی اننت شکتی کا وار پار نہیں پا سکتے۔ خواہ ہم کتنا ہی اس پر سوچ وچار کریں اور اسکی اُوکت [illegible] کہ چپ رہنا بھی مشکل ہے۔ اور اسکی اننت رچنا کو کچھ دیکھ کر اور اس کی ہوگی۔ بھوگ کر ہماری بھوک یا ترشنا کبھی نہیں مٹ سکتی اگر ہم کتنا ہی دھن ایشوریہ اور سارے سامان اکٹھا کریں۔ ہم لاکھوں کروڑوں منش ملکر اپنی بڑی سے بڑی عقل اور بدھی دوارا یدی اسکی اننت سرشٹی کا گیان حاصل کرنا چاہیں یا اسکی اننت شکتی کا وار پار معلوم کرنا چاہیں تو ہماری ایک دانائی بھی کام نہیں آسکتی کیونکہ کہا ہے کہ:-

رکھی نہ کرشٹر بھی بیشتر منی بیشیہ ہزار
بکھیہ لکھ کر ہاتھ ہو سارے وچار نہ پایا تیرا پار

گوربانی میں بھی آیا ہے کہ:-

گیانی دھیانی گور گوربائی۔
کہن نہ جائی تیری تل وڈیائی۔

اس پر گورو نانک دیو جی پرشن کرتے ہیں۔ کہ پھر کس پرکار ہم راستہ پا سکیں کس پرکار ستیہ گیان کا پرکاش ہو کس پرکار جھوٹ اور

اور اگیان کے پردے چاک ہو جائیں کیس پرکار ہم پیارے پرمیشور کے گن جان کر اسکی مہما کا گان کر سکیں ۔ تو اتر میں بتلایا کہ اسکے آدی ہی گیان ستیہ گیان ویدوں کو جان کر جو گیان کہ اس نے آدی سرشٹی میں دے رکھا ہے ۔ مگر ہمارے سکھ ودوان اس سدھانت کو نہیں مانتے اسلئے اسکا ٹھیک اوتر وچار کرتے ہوئے وہ اس کا جواب کچھ اور کہ اور بتلاتے ہیں اسلئے ہم اس سدھانت پر مزید وچار کرنا مناسب خیال کرتے ہیں ۔

جب ہم سنسار میں انسان کی حالت کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ہر ایک اندری یا حواس دوسرے دیوتا کی محتاج ہے انسان کی آنکھ بغیر سورج کی مدد کے کچھ بھی نہیں دیکھ سکتی ۔ اگر پرماتما سورج نہ بناتا تو آنکھ کی ایجاد بیکار رہتی ۔ اسی طرح پرماتما نے کان بنائے تو اس کے لئے آکاش بنا دیا ۔ اگر آکاش نہ ہوتا تو ہمارے کان کچھ بھی نہ سن سکتے ۔ اسی طرح پرماتما نے چمڑے کو یا چھونے کی حس کو بنایا تو ساتھ ہی ہوا پیدا کر دی ۔ جیبھ یا رسنا اندری کو بنا کر جل یا پانی بھی عنایت فرمایا اور اگر ناک دی تو پرتھوی بھی پیدا کر دی ۔ اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ انسان کے ظاہری حواس یا گیان اندری پرماتما کے بنائے ہوئے ہیں ۔ دیوتاؤں کی مدد کے بغیر بیکار ہیں ۔ تو اس کا دیا ہوا اندرونی حواس یعنی عقل یا بدھی بغیر گیان کے سورج کے کسی کام کی نہیں ۔ اگر وہ بدھی یا عقل کو چمکانے والے گیان کا پرکاش نہ کرتے تو بدھی کا عطیہ بھی بیکار ہے ۔ اب یہ بات بھی وچار کے لائق ہے ۔ کہ پرماتما نے سورج کو آنکھ سے پہلے بنایا ۔ آکاش کو کان سے پہلے رچا اس سے یہ بھی ماننا پڑیگا ۔ کہ پربھو نے انسان کو بدھی یا عقل دینے سے

پہلے اسکا معاون دیوتا یعنی وید گیان کا بھی پرکاش پہلے کیا ہے۔ لہذا جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ انسانی عقل نے آہستہ آہستہ بتدریج ترقی کی اور آج یہ ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا علم کی روشنی کے شکھر پر چڑھ گیا ہے۔ ان کا یہ دعوے سراسر غلط اور بے بنیاد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پرماتما کی کوئی بخشش ایسی نہیں جو اس نے آدی کال کے منشوں کو تو نہ دی ہو اور بعد کے انسانوں کے لئے اسکا پرکاش کیا ہو۔ کیونکہ اس سے تو وہ پکش پات کا دوشی ٹھہرتا ہے۔

نیز جسطرح سورج دنیا کی پیدائش سے لے کر آج تک ایک ہی ہے۔ اور انت تک ایک ہی رہیگا۔ اسکو بدلنے کی ضرورت نہیں اسی طرح گیان کا سورج بھی ہمیشہ سے ایک رس رہا ہے۔ اور انت تک ایسا ہی رہے گا۔ کیونکہ سچائی تینوں کال میں ایک رس رہتی یعنی تبدیل نہیں ہوتی۔ جسطرح انسانی آنکھ کے لئے چراغ یا لیمپ بھی کام تو دے سکتا ہے مگر وہ سورج کی طرح ہمیشہ کے لئے ایک رس نہیں رہ سکتا۔ اس طرح منشوں کی بدھی کیلئے منشوں کا گیان بھی کام تو دیتا ہے۔ مگر اس کے اپگیہ ہونے کے کارن گیان میں کمی رہتی ہے۔ مکمل گیان تو وہی ہے جو آدی سرشٹی سے پرماتما کیطرف سے منشوں کے کلیان ارتھ ملا ہے۔ جو مکمل اور نربھرانت ہے۔ اسی واسطے تو گورو نانک جی نے کہا ہے "وہ حکم رجائیں چلنا نانک لکھیا نال" اور کبیر صاحب نے فرمایا ہے۔

اونکار آدی میں جانا۔ لکھی اور میٹے تا ہی نہ مانا۔

ایک اونکار یا پرم پتا پرماتما کو ہی آدی گورو سکھ گورو میں نے مانا ہے وہ لکھے اور میٹے ارتھات اپنا گیان تبدیل کرے یا آج دھرم کا کوئی سدھانت بنائے اور کل اسکو مٹایا بدل کر دھرم کا کوئی دوسرا سدھانت نسچت کرے

یا سمے سمے پر تبادل کرتا رہتا ہے۔ اِس بات کو میں بالکل نہیں جانتا کیونکہ پرماتما تو گورو نانک جی کے شبدوں میں "آد سچ جگاد سچ" ہے

سرشٹی کی واستوک رچنا اور اُسکے اپیوگ کا درست طریقہ کیا ہے اِسکا پتہ لگانا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ اِسکا سچا جاننے والا تو پرماتما ہی ہے کیونکہ جب انسان کا جنم ہی پیچھے ہوا تھا تو وہ اِس سے پہلے کا حال کس طرح بتا سکتا ہے۔ اسلئے پرماتما اپنے ہی آدی میں رشیوں کو سب بھید اور طریقے بتلاتا ہے۔ اُسکے بتلائے ہوئے بھیدوں اور طریقوں کا مجموعہ بانی گرو ہی ویدوں میں ہے۔ اسلئے جب تک انسان اپنا دھرم سماج اور راشٹر ویدودھی کے انوسار نرمان نہ کرے تب تک وہ مکمل طور پر سکھی نہیں رہ سکتا۔ وید آدی کال سے ہے اور یہ ایشوری گیان ہے اِس لئے اِنمیں عالمگیر تعلیم دی گئی ہے۔ یہ نرنتر اور غلطی سے مبرا ہے۔ اور سنسار کے تمام انسانوں کے لئے یکساں مفید اور اپیوگی ہے۔ پرانی ماتر کے لئے کلیان کاری ہے۔

جس طرح پربھو کا بنایا ہوا سورج نرنتر ہے۔ اُسمیں تبدیلی کی گنجائش نہیں اور یکساں طور پر راجہ سے لیکر رنک تک پرانی ماتر کے لئے ہے اسی طرح گیان روپی سورج بھی پرانی ماتر کے لیئے ہے

اگر ڈارون کی تھیوری کے مطابق وکاس کے ذریعے گیان کی ترقی ہوتی تو گیان کا سلسلہ بھی خاندانی طریقہ سے ورثہ میں چلتا۔ یعنی وہ بغیر سیکھے ہی اولاد کو حاصل ہو جاتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تعلیم یافتہ خاندان کے بچوں کو بھی علم بغیر پڑھے کے نہیں آتا۔ اِس سے ثابت ہے کہ گیان کرم وکاس کا پھل نہیں وہ نیتک ہے۔ یعنی دوسرے کی معرفت حاصل ہوتا ہے۔ اسلئے یہ آغاز عالم میں پرماتما کی معرفت آدی رشیوں کو ہی ملا تھا۔ اور

اب بھی دوسروں کی معرفت حاصل ہوتا ہے اور بلا شبہ یہ ستیہ گیان یا سچا علم تو آدی میں ایشور کا پرکاش کیا ہوا ہے جسطرح گیان رشیوں کو ایشور کی طرف سے ملا ہے۔ اسی طرح بھاشا یا زبان بھی ایشور کی پریرنا سے پراپت ہوئی ہے۔ کیونکہ گیان بغیر بھاشا کے یا ودیا بغیر ناد کے ٹھہر ہی نہیں سکتا گورو نانک دیو جی نے آسا دیوار میں اسی لئے تو کہا ہے۔

"وسماد ناد وسماد وید"

ہے یہ جو تیار شدہ یا بھاشا گیان اور وید گیان آسچریہ جنک ہے

جس طرح گیان بغیر سیکھے حاصل نہیں ہوتا۔ ٹھیک اسی طرح بھاشا بھی بغیر سیکھے نہیں آتی۔ انسان وہی بھاشا یا بولی بولتا ہے جو وہ سنتا ہے ماتا کی گود میں پریوار میں بیٹھ کر جس دیش کی بھاشا سنتا ہے۔ وہی سیکھ جاتا ہے۔ اسی لئے ہر پردیش ہر دیش ہر ضلعے اور ہر گاؤں کی بھاشا الگ الگ ہے اتہاس میں آتا ہے۔ کہ بادشاہ سامٹکس نے دو تازہ پیدا ہوئے بالکوں کو گڈریئے کے سپرد کیا۔ اور ایسا بندوبست کیا۔ کہ ان کو پشوؤں کے سوا انسانی بولی سننے کو نہ ملے جب لڑکے بڑے ہو گئے تو دیکھا گیا۔ کہ ان کو آ۔ ای۔ انگ کے سوا کچھ بھی نہ آتا تھا۔ اس پرکار سمراٹ فریڈرک دوم جیمز چہارم اور اکبر بادشاہ نے بھی تجربے کے طور پر بچوں کو گونگ کھلاؤں میں انسانی بولی سے الگ رکھا نتیجے کے طور پر پتہ لگا۔ کہ انسان بغیر سکھائے کے کوئی بھاشا بھی نہیں بول سکتا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آغاز عالم میں اسکو آدی گورو شنکرو ایشور کی طرف سے ہی گیان دیا گیا تھا۔

جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ نمت یا بغیر ذریعے کے گیان یا بھاشا کا بودھ

نہیں ہوتا ۔ تب آغاز عالم میں جس میں سے پہلے کہ کوئی گیان یا بھاشا نہ تھی۔ اُس وقت انسانوں کو کس کی معرفت گیان یا بھاشا کا پرکاش ہوا ۔ تو اِسکا جواب یہی ہے۔ آدی گیان اور آدی بھاشا کا ایشور نے ہی آدی سرشٹی میں آدی منشیوں کے ہردے میں اپنی دیالتا اور شکتی متا سے پرکاش کیا۔ یونان کے مہاتما سقراط کہا کرتے تھے۔ کہ کوئی کسی کو نیا گیان نہیں سکھلاتا بلکہ بھولے ہوئے گیان کی یاد دلاتا ہے۔ بھلا دیواروں اور پتھروں کی چٹانوں کو یا چراغ پر جلتے ہوئے پتنگوں کو کسی نے کیوں گیانی نہیں بنا لیا۔

دنیا کے پڑھنے والے مانتے ہیں۔ کہ ویدوں میں لوک اور پرلوک کی شدھ اور مکمل تعلیم ہے۔ لوک اور پرلوک کے گیان کو ہی جس سے ہر دو لوکوں میں سکھ نصیب ہو۔ کو دھرم کہتے ہیں۔

چونکہ دھرم کا تعلق پرلوک سے ہے۔ اِسلئے ماننا پڑیگا۔ کہ اس کی ابتدا انسان سے نہیں ہوئی۔ وہ ایشور کا ہی عطیہ ہے۔ دوسرا ہم دیکھتے ہیں کہ سنسار کے تمام مذاہب کا منبع ویدک دھرم ہی ہے اور لحاظات یہ تمام دھرموں سے پرانا دھرم ہے۔ اِسلئے ویدوں کے ایشوری گیان ہونے کا یہ دوسرا پرمان ہے۔ تاریخ اِسبات کی شاہد ہے۔ کہ جسطرح ویدوں نے سنسار کو دھرم کی تعلیم دی ہے۔ اسی طرح جیوتش۔ گنت۔ حکمت راج نیتی اور سنگیت وغیرہ دوسری ودیاؤں کی تعلیم بھی سنسار کو ویدک رشیوں نے دی ہے۔ اور رشیوں نے مندرجہ بالا علموں کو کسی دوسری جاتی سے نہیں سیکھا بلکہ وہ سب کے سب یہی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم نے یہ سارا گیان ویدوں سے حاصل کیا ہے۔ اور اِسبات کا بھی اتہاس گواہ ہے۔ کہ سارے چار سبھیتا نیا ہے اور دنیا کی تعلیم سب سے پہلے ویدوں نے

ہی سنسار کو دی ہے۔ لہٰذا ان تمام پرمانوں سے ثابت ہے۔ کہ ویدک گیان ہی الہامی اور ایشوری گیان ہے۔ اور اسی کی طرف گورو نانک دیو جی کا اشارہ ہے۔

پوڑی ۲۔

ہُکمی ہوون آکار۔ حکم نہ کہیا جائی۔ حکمی ہوون جیا حکم ملے وڈیائی
حکمی اُتم نیچ۔ حکمی لکھ دُکھ سُکھ پائیے۔ اکناں حکمی بخشیش۔ اِک حکمی
سدا بھوائیے۔

ترجمہ:۔ حکم میں وجود ہوتے ہیں۔ حکم کہا نہیں جاتا۔ حکم میں جیو ہوتے ہیں حکم میں عزت ملتی ہے۔ حکم میں اونچ اور نیچ ہوتے ہیں۔ حکم میں لکھے ہوئے دُکھ اور سُکھ پاتے ہیں۔ کبھی ایک کو حکم میں بخشش ہوتی ہے۔ اور کبھی ایک حکم میں پھرائے جاتے ہیں۔

حکمے اندر سب کو۔ باہر حکم نہ کوئے۔ نانک حکمے جے بُجھے۔
تا ہومے کہے نہ کوئے۔

ترجمہ:۔ حکم میں ہی سب کچھ ہے۔ حکم کے باہر کوئی چیز بھی نہیں۔ نانک جی کہتے ہیں۔ کہ جو کوئی حکم کو سمجھ بوجھ لے تو پھر میں ہوں یا ابھیمان کوئی بھی نہ کرے۔

(ویاکھیان)۔ سکھ ودوانوں نے حکم کا ارتھ الشیور اگیا۔ قانون قدرت۔ بنائے ہم سرشٹی نیم کے کئے ہیں۔ پرنسپل تیجا سنگھ جی ایم اے نے آسا دی وار کے ٹیکا میں لکھا ہے۔ کہ "اسکا حکم اندھا دھند نہیں ہو رہا۔ بہت دانائی سے دیکھ بھال کر ورت رہا ہے۔ اور کہ وہ سب سے بڑی گنوں والی طاقت یا اخلاقی ہستی ہے۔ جس نے تمام جیووں میں اپنا نام یا گنوں کا پرکاش کر

کر رکھا ہے۔ وہ کسی خاص قوم ہندو یا مسلمان کا نہیں۔ وہ سارے جہان کا جگ جیون داتا ہے"

گیانی شیر سنگھ جی لکھتے ہیں۔ کہ اس پوتھی میں بتایا گیا ہے۔ کہ سنسار کا حکم کس پرکار آدی سے لے کر حکم کے اندر ہے۔ حکم سے ہی آکار اور تتھات سورج چاند دھرتی وغیرہ چیزیں بنی۔ حکم سے ہی پھر اس لیلا میں بھانت بھانت کے جیو اور یونیاں ہوئیں۔ ان جیووں سے وکاس ہو کر منش بنا۔ اور تمام جیو سرشٹی کو بڑائی ملی۔ پھر منشوں میں ادھم نیچ اچھے بُرے کا وچار اور تتھات اور جو گیان کا وستار ہوا۔ اور جو گیان جہاں تک کم ہے۔ وہاں تک غلطی ہے۔ جہاں زیادہ ہے۔ وہاں سچی سمجھ ہے۔ سچی سمجھ کا پھل سکھ اور بھول کا پھل دُکھ ہے۔ دُکھی ہمیشہ بھٹکتے اور سُکھی ہمیشہ واہگورو کے میل کا آنند لیتے ہیں۔ بس اس طرح ہر کوئی حکم کے حلقے میں ہے اگر اس بات کو مان لیا جاوے تو ہومے اور تتھات خودی رہتی ہی نہیں۔ کیونکہ ہر بات اُسکے ادھین دکھتی ہے اس پوتھی میں دُنیا کے آغاز سے لے کر اسکے مکمل ہونے تک حکم کا کھیل بتلایا ہے۔ جس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ سنسار کی ساری رچنا کس پرکار حکم کی لڑی میں ہے اور حکم ہر جگہ ہمارے ساتھ اور ہر جگہ ہم حکم سے سکھ پا سکتے ہیں۔

پہلی پوتھی میں یہ دعوے کیا تھا۔ کہ حکم ہمارے ساتھ ہے۔ اس پوتھی میں بتلایا کہ حکم کس پرکار آغاز سے لیکر آخر تک ہمارے اور ساری دنیا کے ساتھ بہتا ہے۔ اس پرکار گیانی شیر سنگھ جی اور اُنکے کئی ہم خیال سکھ ودوانوں نے ڈاروِن کی طرح وکاس واد کی پشٹی کی ہے۔ کہ جیووں سے وکاس ہو کر منش بنا اور پھر ترقی کرتے کرتے اسمیں گیان کی اونتی ہوئی۔ مگر یہ سدھانت قانون قدرت کے سراسر خلاف ہے۔ آج کیوں بندر سے آدمی نہیں بن جاتے

پرانیوں کی جاتیاں بدلتی ہوئی کیوں دکھائی نہیں دیتیں۔ ایشور نے کیوں اس
تصویری کو بنا کر دیا۔ ہم پہلی پوڑی کی ویاکھیا کرتے ہوئے ثابت کر چکے ہیں کہ
گیان نمتک ہے۔ کوئی منش اپنے آپ گیانی نہیں بن سکتا۔ چونکہ سکھ ودوانوں
نے اس پوڑی کی ویاکھیا کرتے ہوئے اس غلطی کو دہرایا ہے۔ اس لئے ہم
اس پر قدرے روشنی ڈالنا مناسب سمجھتے ہیں۔ پرانیوں کی تمام قسمیں یا
یونیاں پرماتما کی اُتم رچنا ہیں۔ تمام یونیاں ایک خاص نیم کے ماتحت اُتپن
ہوئیں اور یہ بات صاف دکھائی دیتی ہے۔ کہ انسان کے علاوہ دوسرے جتنے
پرانی ہیں۔ وہ سب بغیر کسی نمتک سکھشا کے یا دوسروں سے تعلیم حاصل کئے
بنا اپنے قدرتی یا سوابھاوک گیان سے ہی اپنی جیون یاترا کو پورا کرتے ہیں۔
خوراک کی تلاش۔ گھر بنانا۔ اولاد پیدا کرنا اور اُن کی پرورش کرنے کا علم
اُنہیں بغیر سکھلائے کے اپنے آپ آجاتا ہے اور پیدائش سے لے کر مرنے
مرنے تک یکساں بنا رہتا ہے۔ لیکن منش کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔
وہ نمتک گیان کے بغیر نہ تو خوراک کی پہچان نہ وستروں کا بنانا۔ نہ ہی گھر بنانا جان
سکتا ہے۔ کسی سے سیکھے بغیر وہ نہ استری پرش میں تمیز کر سکتا اور نہ رہن سہن کر
سکتا ہے۔ نہ بول سکتا ہے۔ نہ کھڑا ہو سکتا ہے۔ نہ ہاتھوں سے پکڑ سکتا ہے
نہ ہی ہاتھوں سے کھا پی سکتا ہے۔ اور نہ ہی ایک دن زندہ رہ سکتا ہے۔
بھیڑیوں کی ماند سے ملے ہوئے بچے یتیم خانوں میں لائے گئے تو دیکھا گیا کہ
وہ بغیر تعلیم کے کھڑے ہو کر چل نہ سکتے تھے۔ وہ پشوؤں کی طرح چار پاؤں
سے چلتے تھے۔ بول نہ سکتے تھے صرف غراتے تھے۔ ہاتھ سے پکڑ کر کھا پی نہ
سکتے تھے۔ منہ سے کھاتے اور پانی پیتے تھے۔ ان باتوں سے پتہ لگتا ہے۔
کہ اگر انسان کو اپنی اصلی حالت میں رکھا جائے۔ اسکو کسی ذریعہ سے تعلیم نہ

ملے تو وہ نئے پیدا شدہ بچے کی طرح رہے گا۔ انسان کے بچے کو پیدائش کے دن سے جو گیان کی تعلیم ملتی ہے۔ وہ دوسروں سے ملتی ہے۔ اگر وہ حیوانوں کی سنگت میں رہے۔ تو اسمیں حیوانیت آئے گی۔ اگر انسانوں کی صحبت میں رہے۔ تو اُن جیسا بنے گا۔ اور اگر وہ عالموں کی صحبت کریگا۔ تو زیادہ علم حاصل کر کے عالم بن جائیگا۔ اگر جنگلی آدمیوں کے پاس رہے گا تو مہا مورکھ بن کر حیوان نُما ہو جائیگا۔ مطلب یہ کہ انسان بغیر کسی دوسرے سے علم حاصل کئے گیانی نہیں ہو رہتا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ انسان نے سلسلہ وار ترقی کی وہ غلطی پر ہیں اگر اپنے آپ بتدریج ترقی ہوتی۔ تو جزیرہ انڈیمان کے جنگلی باشندے جیوتش اور ریاضی کے موجد ہوتے۔ مگر اُن کو تو پانچ تک گننا بھی نہیں آتا۔ ہندوستان انگریزوں کی عملداری میں ڈیڑھ صد سال تک رہا مگر کمال نہ حاصل کر سکا ہمارے دو دیار بھی کالجوں سے کلرک بن کر ہی نکلتے رہے۔ یورپ کو بھی اگر یونان اور مصر نہ سکھلاتے تو وہ بھی بے شعور رہتا۔ اسی طرح اگر یونان پراچین بھارت سے سکھشا گرہن نہ کرتا تو اِن کے پلے بھی کچھ نہ پڑتا۔ حاصل مطلب یہ کہ انسان کا دماغ کتنا اچھا کیوں نہ ہو۔ وہ بغیر تعلیم کے کچھ نہیں سیکھ پاتا۔ جب یہ حال ہے۔ تو سکھ دوانوں کا کہنا کیسے مان لیا جاسکے کہ انسانوں نے درجہ بدرجہ ترقی کی اِسلئے اِس پوڑی کا صاف اور درست بھاؤ ارتھ یہ ہے۔ کہ حکم یا سرشٹی نیم کے انوسار سنسار کے تمام وجود لوک لوکانتر دیپ دیپانتر۔ سورج۔ چاند۔ ستارے زمین آدی بنتے ہیں۔ اور یہ رچنا اتنی اننت ہے کہ انسان کی بُدھی چکرت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسکی مہما ناقابل بیان ہے۔ اِس کے نیائے نیم انوسار جیو مختلف شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور اُن کے کرموں کے انوسار ہی نیائے کاری پرماتما اِن کو بڑائی یا چھوٹائی دیتا ہے۔ اِس نیائے نیم سے

ادنچ اور نیچ یونیوں میں پرانی دکھ سکھ کا اُپ بھوگ کرتے ہیں ایک وہ ہیں جو اپنے نشکام کرموں سے پربھو کی کرپا سے مکت ہو جاتے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں۔ جو ہمیشہ جنم مرن کے چکر میں پھرائے جاتے ہیں۔ سنسار کا سارا کھیل ایشور کی آگیا میں قانون قدرت۔ سرشٹی نیم یا بنائے نیم کے مطابق چل رہا ہے حاکم کے حکم یا قادر کی قدرت کے اندر ہی سارا برہمانڈ کاریہ کر رہا ہے کوئی بھی اسکی حکومت سے باہر نہیں۔ نانک جی کہتے ہیں۔ کہ جو بھی انسان اسکے بنائے نیم کو جانتا مانتا اور اسکی آگیا انوسار کرم کرتا ہے۔ تو اسکا خودی ابھیمان نشٹ ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی پریم بھگتی شردھا اور نمرتا سے پربھو کا منظور نظر بن جاتا ہے۔

پوڑی ۔ ۳

گاوے کو تان ہووے کسے تان۔ گاوے کو دات جانے نیسان۔
گاوے کو گن وڈیائیاں چار۔ گاوے کو ودیا وکھم وچار۔

ترجمہ:۔ کوئی تو اُسکے بل کو گاتا ہے۔ اگر کسی میں بل ہو تو اور کوئی اس کی دات اور بخشش کو گاتا ہے۔ اگر اُسکے نشان جانتا ہے تو کوئی اس کے گن بڑائی اور بھلے یا کرموں کو گاتا ہے۔ اور کوئی اس کی ودیا کا مشکل وچار کر کے گاتا ہے۔

گاوے کو ساج کرے تن کھیہہ۔ گاوے کو جیا لے پھر دیہہ
گاوے کو جاپے دسے دور۔ گاوے کو ویکھے حادرا حضور

ترجمہ:۔ کوئی گاتا ہے۔ کہ وہ وجودوں کو بنا کر کے پھر ناش کر دیتا ہے۔ کوئی گاتا ہے کہ وہ شریروں کو بار بار اُتپن کرتا ہے۔ کوئی گاتا ہے کہ وہ دور سے

بھی دور نظر آتا ہے ۔ اور کوئی گاتا ہے ۔ کہ وہ حاضرہ ناظر ۔ حاضر حضور پرمیشر یا پک ہے ۔

کتھنا کتھی نہ آوے توٹ ۔ کتھ کتھ کتھی کوٹی کوٹ کوٹ
دیندا دے لیندے تھک پاہیں ۔ جگا جگنتر کھاہی کھائیں
حکمی حکم چلایا راہ ۔ نانک وگسے بے پرواہ

ترجمہ :- کہنے سننے کا بیان ختم نہیں ہوتا اگرچہ اسکو کروڑوں ہی کہہ گئے ۔ دینے والا دیتا ہی جاتا ہے ۔ لینے والے لے کر تھک جاتے ہیں ۔ یگ یگانتروں سے اسکے دئیے بھوگ پدارتھوں کو بھوگ یا کھا رہے ہیں ۔ حاکم حقیقی نے حکم انوسار یا نیارے نیم کے مطابق راہ چلائے ہیں ۔ گورو نانک جی کہتے ہیں پرماتما بے پرواہ اور پرسن رہتا ہے ۔

دیا کسیال) اننت پربھو کے گن بھی اننت ہیں ۔ منش اپنی بدھی کے مطابق اس کے گن کرم سبھاؤ کی استتی کرتا ہے ۔ کوئی تو اسکو بلوں کا بھنڈار مانتا ہے کوئی اسکو داتار مانتا ہے ۔ کیونکہ اسکی ہزار نعمتیں اور کروڑوں بخششیں بنتی ہوئی دیکھتا ہے ۔ کوئی اسکی بزرگی اسکی پاکیزگی اور اس کے اننت گیان گن کی تعریف کرتا ہے ۔ کوئی انسان ودیا کے بل سے پرماتما کے سوکشم اور کٹھن گیان کو گاتا ہے بھاؤ وید آدی ست شاستروں سے آتمک فلاسفی کے مشکل وشیوں پر وچار کرتا ہے ۔ کوئی یہ گاتا ہے ۔ کہ پرماتما جیو کے کرم انوسار شریر بناتا ہے اور پھر آواگون کے چکر کو چلاتا ہے ۔ کوئی یہ کہتا ہے ۔ کہ وہ دور سے بھی دور جہاں تک اس کی رچنا کو دیکھ یا انوبھو کر سکتے ہیں اس سے پرے بھی اسکی رچنا ہیں معلوم پڑتی ہیں پر تنفات وہ جہان سے بھی جہان ہے ۔ کوئی کہتا ہے کہ پرمیشر یک ذرے ذرے میں موجود ہمارے شریر اور آتما میں بھی دیا پک ہے اور تنفات

وہ سو کھشم سے بھی سو کھشم ہے۔ حاصل مطلب اُسکی مہما اور اُسکے گنوں کا
انت نہیں کسی کو پڑا لوگ اس کے اوصاف کو بیان کر گئے۔ مگر وہ اس اپار کا
پار نہ کر سکے۔ پرماتما انادی کال سے سنسار کو بھوگ پدارتھ پردان کر رہا ہے
اور اننت کال تک دیتا رہیگا۔ لینے والے جیو سر شٹا سے ان بھوگوں کو
بھوگ رہے ہیں۔ وہ ایسے کہ تھک جائیں تو تھک جائیں۔ دینے والا تو
اُن تھک ہے وہ یگ یگانتروں سے دان کر رہا ہے یہ سارا کاریہ اس کی
آگیا انوسار ہی شبھ نیم کے مطابق نیم پوروک چل رہا ہے ناتک جی کہتے ہیں۔
کہ وہ ایسے پرماتما سروپ اور آنند سروپ ہے۔ یہاں لگانے سے مطلب تعریف
اور استتی ہے۔

پوڑی ۴

ساچا صاحب ساچ نائے بھابیا بھاؤ اپار
آکھیں منگیں دے دے دات کرے داتار

ترجمہ:۔ وہ سچا مالک حقیقی ہے اس کا نیائے اور نام سچا ہے بھگتوں نے
بڑے پریم سے کتھن کیا ہے۔ جنتا کہتی ہے۔ اور مانگتی ہے کہ اے پربھو دے
ہمکو دے اور وہ داتار بخشش کرتا ہے۔

پھر کی اگے رکھیے۔ جت دسے دربار
منہ کی بولن بولیئے۔ جت سن دھرے پیار

ترجمہ:۔ پھر ہم اُس کے آگے کیا رکھیں؟ جس سے اس کا دربار نظر
آئے۔ منہ سے کیا بولیں؟ کہ جس کو سن کر وہ پیار
کرے۔

امرت ویلا سچ ناؤں ۔ وڈیائی ویچار
کرمی آوے کپڑا ۔ ندری موکھ دوار
نانک ایوین جانیئے سبھ آپے سچیار

ترجمہ :۔ امرت ویلا میں سچے نام کا دھیان کرو ۔ اور اُسکی بڑائی کا فکر کرو۔ کرموں کے مطابق شریر ملتا ہے ۔ اور اُسکی کرپا سے موکش پراپت ہوتا ہے ۔ نانک جی کہتے ہیں ۔ اِسطرح سمجھو کہ وہ آپ ہی سچیار یا ستیہ سروپ ہے

(دیاکھیان) یہاں نائے ناؤں یا نام کا ارتھ پربھو کی شکتیاں نیائے نیم اور ستیہ گیان کے ہیں اور اِس کے مطابق اپنے عملی جیون کو بنانا ہی نام سمرن کہلاتا ہے ۔ پروفیسر تیجا سنگھ جی ایم اے نے لکھا ہے ۔ کہ وہ بڑی اونمات سے پریا اخلاقی شخصیت ہے ۔ جس میں پورا پورا نیائے پوری پوری بخشش اور پوری پوری رضا ہے ۔ اِسکو نام کہتے ہیں ۔ خالصہ ٹریکٹ سوسائیٹی کے ٹریکٹ نمبر ۹۳۸ میں نام کی ویاکھیا کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ کہ نام ایک پرکار کا گیان پرچار ہے ۔ کوش میں نام کے معنی جو یاد کراوے یا کسی کی یاداشت اور سمرتی کا سادھن ہو ۔ اِس پرکار کرتار (پرماتما) کے لئے منش نے نام کا یہ بھاؤ کہا ۔ کہ اکال پُرکھ من سے اوشے ہے ۔ لیکن اِس اگم اور اگوچر کو سمرتی میں لانے کے لئے نام ہی رکھنا پڑا ۔ ورنہ وہ تو نام رہت انامی ہے ۔ نام اوطع سے رکھا جاتا ہے ۔ ایک نرگن یعنی اچھا ۔ ابھے اجر امر اننت ۔ نربندھ نروکار ۔ دوسرا سگن ارتھات ست چت آنند دیالو کرپالو سرب ویاپک سرب شکتیمان ۔ نیائے کاری ۔ سروانتریامی وغیرہ اتہاس پورٹی کا بھاؤ ارتھ یہ ہے کہ :۔

وہ مالک حقیقی انادی اور اننت ہے۔ اسلئے اسکے گن کرم سبھاؤ بھی لازوال ازلی اور ابدی ہیں۔ وہ یہ جانتی ہے کیونکہ اسکی یہ جاجیہ اور پرکرتی انادی اور نیتم ہے۔ اور ہمیشہ اپنے راجہ پرماتما کے ادھین رہتی ہے۔ جیو ایگیہ ہونے کے کارن ہمیشہ دکھوں سے رہائی پانے کے لئے اور آنند کی پراپتی کے لئے پربھو کے در کے سوالی یا مانگنے والے رہتے ہیں۔ وہ مانگتے ہیں۔ کہ اے پربھو! ہمیں اس لوک کا سکھ دے۔ پرلوک میں سکھی کر۔ دھرم ارتھ کام اور موکش کا بھاگی بنا۔ چونکہ یہ چیزیں پربھو کے سوا دوسرا کوئی بھی دینے میں سمرتھ نہیں۔ اس لئے وہ ادھیکاریوں کو یا مستحق لوگوں کو جو جس چیز کے لائق ہوتا ہے وہی اس کو دیتا ہے لیکن ہم ان نعمتوں کے عوض میں اس کے آگے کونسی بھینٹ رکھیں۔ جس سے کہ اس کا دربار نظر آئے۔ ارتھات ہم اس کے نزدیکی یا اسرت تیر ہو جائیں۔ اسکے آنند میں آنند ہو کر مکتی کا سکھ بھوگ سکیں۔ منہ سے کیا بولیں؟ کس پرکار اسکی استتی پرارتھنا اور اپاسنا کریں کہ وہ سن کر پیار کرے کوی نے کہا بھی ہے۔

عجب حیران ہوں بھگوان تمہیں کیونکر رجھاؤں میں۔
تم ہی ہو مورتی میں بھی تم ہی ویاپک ہو پھولوں میں
بھلا بھگوان کو بھگوان پر کیسے چڑھاؤں میں
تمہاری جیوتی سے چمکیں یہ سورج چاند اور تارے
مہاں اندھیر ہے تم کو اگر دیپک دکھاؤں میں
لگانا بھوگ کچھ تم کو یہ اک اپمان کرنا ہے
کھلاتا ہے جو سب جگ کو اسے کیونکر کھلاؤں میں

تو اسکے جواب میں کہا - امرت وبا یا ارتھات سائنگت پراتہ اُسکے سچے نام اور
بزرگی کا دیچار کریں . کیونکہ اسکا نیائے نیم اٹل ہے . اونشیہ میو بھوگ تویم
کرتم کرم . شبھا شبھ ارتھات کیے ہوئے کرموں کا پھل اونشیہ بھگتنا پڑتا
ہے . اسلئے کرم انوسار شریر روپی کپڑا ملتا ہے اور اُسکی کرپا یا درشٹی سے
ارتھات مکتی اور اُنکار کے لیے ادھیکاری ہونے پر انسان جنم مرن کے چکر
سے چھوٹ جاتا ہے - نانک جی کہتے ہیں . کہ یہ یقین سمجھو کہ وہ آپ ہی
سچیار ہے - وہاں کسی دوسرے کی سفارش کا کام نہیں آتی . کسی اور کی
بھگتی کرنے کی ضرورت نہیں کسی دوسرے کا نام سمرن کرنے کی حاجت نہیں
اُسکے پراپت ہونا یا ارداس میں اس ایک سے سوا کسی پیر پیغمبر دیوتا اوتار یا گورو
کے نام لینے کی ضرورت نہیں - جو کچھ مانگنا ہو اسی ایک سے مانگنے کا حکم ہے
کیونکہ وہ خود ہی بڑا داتا سچا نیائے کا کرنے والا اور سچا کرم پھل دیتا ہے

پوڑی ٥ -

تھاپیا نہ جائے کیتا نہ ہوئے . آپے آپ نرنجن سوئے .
جن سیویا تن پایا مان - نانک گاوئیے گنی ندھان

ترجمہ :- وہ بنایا یا استھاپن نہیں کیا جا سکتا - کیا نہیں جاتا - وہ اپنے آپ
مایا سے رہت یا نرنجن ہے - جس نے اسکا سیون کیا - یا اسکی بھگتی کی
اس نے بڑائی پائی . نانک جی کہتے ہیں . کہ گنوں کے خزانے اس پرماتما
کی مہما کا گان کرنا واجب ہے .

گاویئے سُنیئے من رکھیئے کیاؤ۔ دکھ پرہر سکھ گھرلے جاوٗ۔
گورمکھ نادنگ گورمکھ ویدنگ گورمکھ رہیا سمائی!
گورالیشر گورگورکھ برہما گور پاربتی مائی۔

ترجمہ:- ہم اسی کے گن گان کریں اُسی کا لیشی سُنیں من میں اسی کا پریم رکھیں تاکہ دُکھ دور ہوکر سُکھ نصیب ہو۔ گورو اپدیش شبدہ ہے۔ گورو اپدیش وید ہے۔ گورو اُپدیش سارے سما رہا ہے گورو الیشور ہے گورو ہی پرتھوی کی رکھشا کرنے والا ہے۔ گورو ہی برہما ہے۔ گورو ہی پاربتی (ماتا) ہے۔

جے ہوں جانا اکھاں ناہیں۔ کہنا کتھن نہ جائی۔
گوراں اک دہ بُجھائی۔ سبھناں جیاں کا اکو داتا
سومیں وسر نہ جائی۔

ترجمہ:- یدی میں اُسکو جان بھی لوں تو بھی اُسکو بیان نہیں کرسکتا کیونکہ وہ لابیان ہے۔ گورو نے مجھے ایک سکھشا سمجھادی ہے۔ ایک سدھانت پر نسچہ کرادیا ہے۔ کہ وہ تمام جیوؤں کا ایک ہی داتا ہے۔ وہ مجھے بھول نہ جائے ادیا کھیان) گیانی شیر سنگھ جی نے لکھا ہے کہ یہاں گورو سے بھاؤ واہگورو اور بانی سے اِسکا حکم ہے۔ پھر لکھا کہ گورو نانک کا گورو بھی واہگورو کے بغیر کوئی نہ تھا۔ اِس پوڑی میں تبلایا ہے۔ کہ واہگورو کی سیوا کرنی اور گانا سُننا عملی کمائی ہے۔ کہیں اِسکی جگہ مورتی پوجا میں نہ لگ جانا۔

بھائی دیارام جی عاکف نے لکھا ہے کہ:- ناد ایک روحانی آواز ہے جو راگ ودیا کی بنیاد ہے اور اِسکا وجود وید سے پہلے مانا گیا ہے۔ وید کے معنی ہیں۔ علم مطلق اور گورو اشارہ ذات الٰہی سے ہے پس ناد اور وید اور اس محیط عالم کی حقیقت گورو کی طفیل معلوم ہوسکتی ہے۔ وہی گورو شو لشن اور

برہما اور پاربتی لکشمی اور سرسوتی کی صورت ہے یعنی ہر سہ صفات انتشار و البقا اور ایجاد اور حسب سلسلہ ان کی تینوں قوتیں فنا پرورش اور پیدائش عین گورو ہیں۔ ایسے گورو کو اگرچہ میں جانتا ہوں لیکن اسکا اصلی راز بیان نہیں ہو سکتا۔ اس گورو نے مجھے بتلا یا ہے۔ کہ تمام عالم بصورت ویراٹ ایک ہی جسم ہے۔ اور کل جانداروں کا داتا اور پرورش کنندہ وہی ایک ہے اتہ اسکا صاف بھاؤ ارتھ یہ ہوا ہے کہ:۔

وہ پربھو کسی کا بنایا ہوا نہیں کیونکہ وہ ازلی اور ابدی ہے۔ مگر آج ہم جن کے آگے سر جھکاتے ہیں۔ جن کو معبود اور اشٹ مان۔ کہا ہے وہ ہمارے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے لکھے یا چھاپہ خانہ میں چھاپے ہوئے ہیں حق تو یہی تھا۔ کہ ہم اس گن ندھان یا اوصاف کے خزانے کے پیش گمان کرتے نہ کہ اسکی رچنا اور رشیوں کی رچنا کے آگے ارداس کرتے کیونکہ جن تھا پرشوں نے کیول الشور کو ہی اپنا معبود بنایا تھا۔ انہوں نے مان اور بزرگی حاصل کی تھی۔ وہ اسکے گیت گاتے اور سنتے تھے۔ پھر کیوں نہ ہم بھی انکی پیروی کرتے ہوئے کیول اس کے گیت گائیں اسی کا یش سنیں اور اسی سے پریم کریں۔ تاکہ ہمارے دکھ دور ہو کر سکھ نصیب ہو۔ گورو اپدیش یا الشوری گیان ہی ناتھ ہے اور الشوری گیان وید ہے الشور ہی کلیان کرتا شو۔ پرتھوی اور ہماری اندریوں کا رکھشک یعنی گورکھ اور تمام سنسار کا پیدا کرنے والا اور بڑھانے والا برہما ہے۔ اور وہی تمام آتماؤں کو قابل بناتا بزرگی دیتا ہے۔ اور ماتا کی مانند اپنی اولاد کو آرام دینے والا ہے ارتھات پاربتی ماتا ہے۔ گورو الشور۔ الشوری گیان وید اور آپت پرشوں نے ہمیں ایک بات سمجھا دی ہے۔ کہ تمام جیووں کا وہی ایک داتا ہے۔ میں اسکو بھول نہ جاؤں۔

پوڑی ۶

تیرتھ ناواں جے تِس بھاواں وِن بھانے کے ناے کریں۔
جیتی سرشٹھ اُپائی ویکھاں وِن کرماں کے مِلے لئی۔

ترجمہ:- میں تیرتھوں کا اشنان تو تب کروں اگر اُس کو پسند آجاؤں۔ اسکی کرپا مقبولیت یا پسندیدگی کے بغیر نہا کر کیا کروں۔ میں جتنی اسکی پیدا کی ہوئی سرشٹی کو دیکھتا ہوں۔ بغیر کرموں کے وہ کیا حاصل کر سکتی ہے؟

مت وچ رتن جواہر مانک جے اِک گور کی سِکھ لئی۔
گوراں اک دیہ بُجھائی۔ سبھناں جیاں کا اِک داتا
سو میں وِسر نہ جائی۔

ترجمہ:- بُدھی میں رتن جواہر اور مانک ہیں۔ یدی ایک گورو (ایشور) کی سکھشا کو دھارن کریوں کیونکہ گورو نے ایک بات نشچے کرا دی ہے۔ کہ تمام جیوں کا ایک ہی داتا ہے۔ اسکو میں کبھی فراموش نہ کروں۔

(دیاکھیان) وید آدی ستیہ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا دھارمک عالموں کی محبت سنگی بھلائی کرنا۔ دھرم پر چلنا۔ یوگ ابھیاس دشمنی اور فریب نہ کرنا۔ راستبازی سچائی کا اعتقاد۔ راست کرداری۔ برہمچریہ رکھنا۔ گورو سادھو پُرش۔ ماتا پتا کی سیوا کرنا۔ پرمیشور کی اُستتی پرارتھنا۔ اُپاسنا۔ شانتی۔ اندریوں کو جیتنا نیک سبھاؤ نیک برتین ودیا گیان آدی سبھے گن کرم سبھاؤ کا دھارن کرنا۔ دکھوں سے پار کرنے والے اوصاف ہیں۔ اِسلئے ان کا نام تیرتھ ہے۔ اِن سب میں سے ایشور پر شردھا۔ اسکی بھگتی اسکی آگیا کا پالن کرنا سچا تیرتھ ہے۔ اسی گن کے نہ ہونے سے باقی سارے گن بے معنی ہیں۔ اسلئے گورو نانک جی کہتے ہیں۔

کر پربھو بھگتی کے بغیر تیرتھ اشنان اٹھارت ہردوار کاشی امرتسر ترن تارن آدی جگہوں پہ نہانا تیرتھ ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہردوار اس سروور نا کیے سب اُتھرس پاپ کماتے"۔ وہ اِس پوڑی کے آشے کے خلاف کہتے ہیں کیونکہ تمام پرانی اپنے اعمال کا پھل پاتے ہیں۔ اِس لیے ایہ وگن نیک اعمال ہی نیچے تیرتھ ہیں۔ اگر ہم اِس ایشور سکھشا کو سُن لیں اور یہ مان لیں کہ تمام جیوؤں کا داتا کیول ایک ایشور ہی ہے تو مانو میری بدھ میں رتن اور جواہرات بھرے ہیں۔

پوڑی - ۷ -

جے جگ چارے آرجا۔ ہور دسوُنی ہوئے
نواں کھنڈا وِچ جانیئے نال چلے سب کوئے
چنگا ناؤں رکھائے کے جس کیرت جگ لے
جے تِس ندر نہ آدئی تا وات نہ پچھے کے

ترجمہ:۔ اگر چار زُگوں کی عمر ہو اور اُس سے بھی دس گُنا اور ہو جائے تو کھنڈ برتھوی میں مشہور ہو جاؤں اور عزت کرتے ہوئے ہر ایک میرے ساتھ چلے تیرا نام رکھوا کر سنسار میں یش اور کیرتی کو حاصل کر لوں۔ یدی میں اُس کی کرپا کا پاتر نہیں بنتا تو سنسار میں بات پوچھنے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔

کیٹاں اندر کیٹ کر دوسی دوس دھرے
نانک نرگن گن کرے گُن ونتاں گن دے
تہاں کوئی نہ سُجھی جے تِس گُن کوئے کرے

ترجمہ:۔ وہ بے مُکھ کو، کیڑی کے برابر کر دیتا ہے۔ اور نرگنہ گاروں میں

روشنی نظر آتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ پربھو گن ہینوں کو گن والا کر دیتا اور یہ گن والوں کو اُتم گن دیتا ہے۔ ایسا کوئی نظر نہیں آتا جو ایشور پر کوئی گن کرے۔ ارتھات پربھو کے برابر دوسرا کوئی بھی اور صفات حمیدہ کا مخزن نہیں ہو سکتا۔

(دیاکھیان) اس پر وچار کرتے ہوئے سوڈھی تیجا سنگھ جی نے لکھا ہے کہ بڑی سے بڑی مان بڑائی سے بھی اُسکی کرپا کے بغیر مکتی کے بغیر نہیں ملتی وہ سب کا گنی داتا ہے۔ لیکن ایسا کوئی نہیں جو اکال پُرکھ پر کوئی اُپکار یا گن کر سکتا ہو۔ گیانی شیر سنگھ جی لکھتے ہیں کہ جن اوگنیوں سے بھی کنارے کر کے مانا جاتا ہے۔ اور جن پر دو شنی بھی دو دشن دھرتے ہیں۔ واہگورو اُن نرگنوں پر بھی اپنی مہر (کرپا) کا گن کرتا ہے۔ اور گن والوں کو تو گن دینا ہی ہے۔ کہا کہ وہ اپنی کرپا سے خالی کو بھر دیتا اور بھرے ہوئے کو اور زیادہ بھرتا ہے۔ لیکن اسکی مہر کے بغیر بڑے سے بڑا کسی بھی کام کا نہیں ایسا کوئی نہیں معلوم ہوتا جو کوئی اسکو لابھ پہونچا سکے ارتھات واہگورو سب کا داتا ہے۔ اس کا کوئی داتا نہیں ہے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ ایشور کی مہر یا کرپا اندھا دھند نہیں ہوتی وہ سچا نیائے کاری ہے اُس کے دربار میں لوگ کرم انوسار پھل ملتا ہے وہ کرپا نرمل پر مہر نہیں کرتا۔ اس کا کرپا پاتر بننے کے لئے تو سپاتر بننے کی ضرورت ہے۔ رنگ تو سفید کپڑے پر ہی چڑھے گا۔ اسلئے پاپوں کے داغ کو دھونا ہوگا۔ پربھو نے منش کو کرم کرنے میں سوتنتر رکھا ہے پھل کرم انوسار پرماتما کے ادھین ہے۔ اگر انسان اس آزادی کا ناجائز استعمال کریگا۔ پربھو کی آگیاؤں کا اُلنگھن کرے گا۔ اپنے جیون کو پاپی

بنا کر یا اشارہ رکھیگا۔ کہ پربھو مہر یا کرپا کر کے گن ہینوں کو گن دیگا تو اسکا یہ نشچے غلط ہے۔ ہاں منش کو نیک بننے کا یتن کرنا ہوگا۔ اسکو سچے دل سے شردھا اور پریتی سے اسکی آگیاؤں کا پالن کرنا ہوگا۔ تو پربھو اسکو اوشیہ سہایتا دیگا۔ بھلا کہیں عیسےٰ پر ایمان لانے سے۔ پیغمبر کی سفارش سے یا اکھنڈ پاٹھ کرا کر ارداس کرنے سے یا اسی طرح کے اور طریقوں سے اسکا نیائے نیم ٹوٹ سکتا ہے؟ شبھ کرموں سے ہی وہ گھن اور واسنائیں دور ہونگی۔ کیونکہ وہ مہر کا سمندر ہے۔

پوڑی ۱۰۔

سنیئے سدھ پیر سُرناتھ۔ سنیئے دھرت دھول آکاس
سنیئے دیپ کھنڈ پاتال سنیئے پوہ نہ سکے کال
نانک بھگتاں سدا وگاس سنیئے دوکھ پاپ کا ناس

ترجمہ:- پربھو کا یش اور گیان سُننے سے منش سدھ گورو دیوتا اور سوامی بن جاتا ہے۔ زمین کی آکرشن شکتی اور آکاش کی حقیقت کو جان جاتا ہے شرون سے دیپوں لوکوں اور پاتالوں کا گیان حاصل کرتا ہے۔ سُننے سے موت اثر انداز نہیں ہو سکتی نانک جی کہتے ہیں۔ کہ بھگتوں کو سدا آنند ہر سُننے سے دکھ اور پاپ کا ناش ہوتا ہے۔

ادھیا تمک ارتھ:- اسپورتھی تیجا سنگھ جی لکھتے ہیں کہ ایسے اکال پرکھ کا نام (صفتیں اور لیش) سن کر لوک پرلوک میں بڑے سے بڑی دیکتیاں ہو گزری ہیں۔ اور دنیا کے بڑے سے بڑے مان بھی نام کے سُننے سے پراپت ہوتے ہیں۔

گیانی شیر سنگھ جی لکھتے ہیں۔ کہ سُننے سے بھاؤ کسی آواز کو کیول کانوں سے سُن لینا ہی کافی نہیں بلکہ ستگورو کو آتمک اُستاد اور واہگورو کو اپنا سرتاج سمجھ کر اُن کے حکم کو سُننا اور تن من ایک کر کے سُننا اور کتابوں سے پڑھنا یہ سب کچھ سننے میں ہی شامل ہے۔ قدرت کے چمتکار دیکھ کر اصلی بات کو سمجھنا بھی سُننا ہی ہے۔ اپنی آتمک آواز (ضمیر شنتی) کی پریرنا کا خیال رکھنا سُننا ہے۔ ستگورو اور ست پُرشوں کے کاموں کو دیکھ کر سچ کی طرف لگنا بھی سُننا ہے۔ حاصل مطلب کسی چیز کو اپنے من اور عمل میں گرہن کر لینا اِس جگہ سُننا (کہا گیا) ہے۔ لہٰذا اِسکا اصل بھاؤ یہ ہے۔ کہ ایشور کے گن کرم سبھاؤ کو وید اور ودیا کے جاننے والے باکمال آپت پُرشوں رشیوں گوروؤں اور عالموں کی زبان سے سُننا اور اُن پر وشواش کرنا اور ماننا شرون اور منن کہلاتا ہے اسکو علم الیقین بھی کہتے ہیں۔ جو کچھ سُنا اور مانا اِس پر وچار کرنا اور تصور باندھنا ندھیاسن کہلاتا ہے۔ جس کو عین الیقین کہا جاتا ہے۔ ایشوری گیان کی من پر چھاپ لگ جانا۔ من کی آنکھ سے پربھو کو سروویاپک اور ذرے ذرے میں دیکھنا ساکھشات کار کرنا کہلاتا ہے۔ اِسکو حق الیقین کہا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ ست ودیا من کی آنکھ ہے۔ اِس سے تمام ودیاؤں کو جان کر اُسکے آدی مول پرماتما کو ساکھشات کار کرنے سے حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا اِس جگہ گورو نانک جی نے شرون کی مہما کا ورنن کیا ہے۔



پوڑی ۔ ۹ ۔

سُنیئے الشیر برہما اِندہ ۔ سُنیئے مُکھ صالاحن مندہ
سُنیئے جوگ جگت تن بھید ۔ سُنیئے شاستر سمرت وید
نانک بھگتاں سدا وگاس ۔ سُنیئے دوکھ پاپ کا ناس

ترجمہ: ۔ سُننے سے الیشر برہما اور اندر کا گیان ہوتا ہے ۔ شروَن سے تمام نیک و بد کی پہچان ہوتی ہے ۔ یا بُرا آدمی بھی پربھو کی تعریف کرنے لگ جاتا ہے ۔ سُننے سے یوگ کی یکتی اور شریر کا بھید آتا ہے ۔ شروَن سے شاستر سمرتی اور وید کا گیان ہوتا ہے ۔ نانک جی کہتے ہیں ۔ کہ بھگتوں کو سدا آنند ہے ۔ سُننے سے دکھوں اور پاپوں کا ناش ہوتا ہے ۔

ویاکھیان: الیشر برہما اندر پرماتما کے صفاتی نام ہیں ۔ جس پرکار گوبند کا ارتھ پرماتما ہے ۔ اور ماتا پتا نیز جو لوگ سچائی کو اختیار کرائیں اور جھوٹ کو چھڑائیں بھی گوبند کہلاتے ہیں ۔ اسی پرکار وششٹ گنوں کے کارن منش بھی الیشر برہما اور اندر ناموں سے ہو چکے ہیں ۔ اور ہو سکتے ہیں ۔ الیش کے معنی ہیں دولت و حشمت جن کا علم برحق اور دولت و حشمت بے حد ہے ۔ جو تمام رہا ہے اس لئے اس پرماتما کا نام الیشر ہے ۔ اسی پرکار جو انسان دنیا میں دولت و حشمت والا ہو اس کا نام بھی الیشر ہو سکتا ہے ۔ اسی طرح اندر بھی مگر وہ الیشور پرماتما کے برابر یا معبود نہیں ہو سکتے لہٰذا اس پوڑی کا بھاؤ یہ ہے ۔ کہ شروَن سے پرماتما کے الیشر برہما اندر آدی صفاتی ناموں کا گیان اور نیک و بد کی پہچان ہوتی ہے ۔ یا دھرم اپدیش سُن سُن کر بُرے آدمی بھی پربھو کی تعریف کرنے لگ جاتے ہیں ۔ شروَن سے یوگ

یا الٹے ورما لاپ کا طریقہ شرن ہیں روحانی اور مادی طبیعہ کا گیان شاستر سمرتی اور وید کے ستیہ سدھانتوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ جس سے کمال خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اور دکھوں اور پاپوں کا ناش ہوتا ہے۔

پوڑی - ۱۰ -

سُنئے ست سنتوکھ گیان ۔ سُنئے اٹھ سٹھ کا اشنان
سُنئے پڑھ پڑھ پاویں مان ۔ سُنئے لاگے سہج دھیان
نانک بھگتاں سدا وگاس ۔ سُنئے دکھ پاپ کا ناس!

ترجمہ:- شرون سے ست ۔ سنتوش اور گیان کی پراپتی ہوتی ہے سُننے سے اٹھا سٹھ تیرتھوں کا اشنان ہوتا ہے۔ شرون سے ودیا حاصل کر کے مان اور عزت ملتی ہے۔ اور شرون سے سہج ہی پربھو میں دھیان لگ جاتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں اِس سے بھگتوں کے من میں بڑا انند ہوتا ہے۔ شرون سے دکھوں اور پاپوں کا ناش ہوتا ہے۔

(ویاکھیان) گیانی شیر سنگھ جی نے لکھا کہ گورو جی نے اِس میں پہلے کے سادھنوں اور نسیوں کا کھنڈن کیا ہے۔ تاکہ مورتی پوجا ناد۔ وید۔ تیرتھ اشنان اور یوگ، آدمی دیش میں غلط طریقے پرچلت ہونے کے کارن کہیں سکھ کی عملی سکیم میں فرق نہ آجاوے۔ پھر کہا کہ لوگ اپنی سدگتی کے لئے تیرتھوں پر بھٹکتے ہیں۔ پرنتو یہ لابھ وانگھرو کا نام اور پربتلانے الوسار سُننے میں ہے۔ مگر میکالف صاحب کے بنائے سکھ اتہاس میں جس کو سکھ بھائی پرمانک مانتے ہیں۔ اور گورو بانی کے شبدوں میں ہم اِس کے بالکل برعکس لکھا پاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ۔

۱۔ گورو امرداس جی نے باؤلی صاحب (گوئندوال) کے بننے پر زور دیا کہ اسکی چوراسی سیڑھیوں پر جو کوئی اکاگر چت ہو کر شردھا سے جپ جی صاحب کا ہر ایک سیڑھی پر پاٹھ کریگا۔ وہ چوراسی لاکھ یونیوں سے بچ جائیگا۔

۲۔ راگ گجری محلہ ۳ میں آتا ہے کہ:۔

امرتسر سنگورست وادی۔ جت نہاتے کوانہیں ہو ہے

ارتھات:۔ امرتسر ست وادی گورو کا ہے۔ جس میں اشنان کرنے سے کوڑھ نہیں ہو جاتا ہے۔

۳۔ گورو رامداس جی نے امرتسر سرور پورا کیا اور کہا یہ امرت کا سرور ہے۔ یہ پرمیشور کا گھر ہوگا۔ جو بھی اس میں اشنان کرے گا۔ وہ پرمارتھک اور سنسارک سب پدارتھ حاصل کریگا۔

۴۔ نانک کس مل جائے نہائیے رامداس سر (گونڈ محلہ ۵)

گورو جی کہتے ہیں۔ کہ رامداس سر میں اشنان سے سب پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ اس پرکار بت پرستی۔ لیتک پرستی اور گورو ڈم کا سکھوں میں عام رواج ہے۔ چنانچہ جی بی ناتی ایک سکھ نے اگست ۱۹۶۱ء میں لکھا تھا۔ کہ پاٹھ کرتے سمیہ سکھ جو ایک لمبے عرصے سے سفید ریش بڈھے بابے کے مسکراتے چہرے کی تصویر من کی آنکھوں کے سامنے نہیں بھی رکھتے۔ تب ان کا دھیان جو پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کی دھونی (آواز) پر لگا رہتا ہے یا حروف کی شکل پر جس طرح کی گورو گرنتھ صاحب میں دیکھی ہوتی ہیں۔

پھر لکھا تیرتھوں اور پوتر استھانوں سے خالی کوئی مذہب نہیں مسلمانوں کے لئے مکہ کے علاوہ ہندوستان میں کئی پیروں کی قبروں پر عرسوں پر جاتے ہیں اور نذر نیاز دیتے ہیں۔ سکھ اگر جیتے جی ہردوار نہ بھی جائیں مر کر تو

نتا نوے فی صدی ہو چکے ہیں۔ پنڈوں والے اٹھ سٹھ تیرتھ تو انہوں نے چھوڑے نہیں۔ بلکہ ساتھ انکے یہ تالاب اور باولیاں بڑھا لی ہیں۔ اور تیرتھ یاترا کا خیال اب بھی وہی باپوں کا دھوتا اور آگے کا سنوارنا ہوتا ہے۔ من کا کھوٹ گنہ اناسدا چار کا بنانا یا دنیا کی بھلائی اس کے پریوجن نہیں۔ اپنی مرادیں دودھ پوت لکشمی ضرور مانگ لی جاتی ہیں یا کسی جگہ نہا کر یا پاٹھ پوجا کرکے یا مرادیں مانگ کر کسی گوڑھے رنگ میں مل جاتی مان لی جاتی ہیں۔

شری سوامی دیانند جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ کہ اس تالاب کا نام صرف امرتسر ہے جب کبھی جنگل ہوگا۔ تب اس کا پانی اچھا ہوگا۔ اس لیے اسکا نام امرت سر رکھ دیا ہے۔ اگر امرت یا آب حیات ہوتا تو پورانیوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی کیوں مرتا۔ اس پوڑی کا سیدھا بھاوارتھ یہ ہے۔ کہ شرون سے سچائی کا راستہ ملتا ہے۔ جس سے من کو سنتوش ہوتا ہے۔ اور سینہ گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ جتنا پوہر انک لوگ اٹھاسٹھ تیرتھوں کے اشنان کا پھل مانتے ہیں۔ اتنا پھل شرون سے حاصل ہوتا ہے۔ شرون سے آدمی ودوان بنتا ہے جس سے سنسار میں عزت اور مان کو حاصل کرتا ہے۔ اور شرون سے الشور ملاپ میں آسانی ہوتی ہے۔

پوڑی ۱۱

سُنیئے سراں گناں کے گاہ ۔ سُنیئے سیخ پیر پاتشاہ
سُنیئے اندھے پاویں راہ ۔ سُنیئے ہاتھ ہووے اسگاہ
نانک بھگتاں سدا وگاس ۔ سُنیئے دکھ پاپ کا ناس

ترجمہ:۔ شرون سے گنوں کے اتھاہ سمندر یا سمار کا پتہ لگ جاتا ہے شرون سے انسان شیخ پیر بادشاہ اور نجات آتمک دھارمک اور سنسارک۔ گویا سب کچھ بن جاتا ہے شرون سے اندھوں اور نجات اگیانیوں کو مارگ مل جاتا ہے۔ شرون سے اتھاہ سنسار ساگر یا تھاہ یعنی قابل عبور ہو جاتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں۔ بھگتوں کے من میں آنند ہوتا ہے۔ شرون سے دکھوں اور پاپوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

(دیا کھیان) پرشن ۔ پربھو کی بھگتی کرنی واجب ہے یا نہ

جواب ۔ کرنی واجب ہے ۔

پرشن:۔ تو کیا بھگتی سے یا بھگتوں کے کہنے پر پرمیشور اپنے قانون یا نیم کو بدل کر بھگتوں کے پاپ کھشما کر دیتا ہے۔ یا قانون قدرت کے خلاف ناممکن باتیں کرنے لگ جاتا ہے؟ جیسا کہ گیانی بھاگ سنگھ نے گورمت درشن نامی پستک میں لکھا ہے۔ اور گورو گرنتھ صاحب میں آئی ان کتھاؤں کا ذکر کرتے ہوئے عالم سکھ ودوان بھی ایسا ہی مانتے ہیں۔ کہ مردہ گئو کا زندہ کرنا ٹھاکر جی نے دودھ پی لینا۔ بڑھئی بن کر نام بھگت کی چھپن باندھنا۔ دیرہ یا مندر پھرانا۔ ساری باتیں اسمبھو (ناممکن) اور قانون قدرت کے خلاف) تھیں مگر اس نرنکار نے پریمی بھگت نامدیو کی کامنا کو پورا کرنے کے لئے ناممکن باتیں بھی ممکن کر کے دکھلا دیں۔ بھائی گورداس جی جن کی بانی گورو گرنتھ صاحب کی جابی تسلیم کیجاتی ہے بھی لکھتے ہیں کہ آپے ہی پربھو راکھتا بھگتاں کی آن۔ جو جو چتوے سادھ جن سو سو لیتا مان ۔ اور نجات بھگت خواہ درست وچار میں یا غلط وہ بات قانون قدرت کے خلاف بھی ہو تو بھی پرماتما ان کی مان لیتا ہے۔

اُتر:۔ پرماتما کا قانون اٹل ہے۔ اگر وہ پاپ معاف کرے یا اپنے ہی قانون

کی خلاف ورزی آپ کرے تو وہ بنائے کا رہی اور گیان سروپ نہیں رہ سکتا۔ اگر ایسا ہو تب تو لوگ زیادہ پاپ کرنے لگ جائیں۔ مثلاً اگر ایک راجہ یا حاکم چوروں کو معاف کرے یا قانون کو نظر انداز کر کے اُلٹے پلٹے کام کرے تو لوگ بے فکر ہو کر زیادہ چوری اور ڈاکہ زنی کریں گے۔ اور من مانا قانون چلانے سے یا قانون میں رد و بدل کرنے سے حکومت کا کوئی طریقہ یا ڈھنگ نہ رہے گا۔ اور اسکا کسی کو اعتبار یا یقین نہ رہے گا۔ اب جب پرماتما کا یہ قانون ہے کہ آتما جب شریر سے نکل جائے تو وہ نیا شریر دھارن کرتی ہے اپنے پہلے شریر میں واپس نہیں آ سکتی تو اس نے مردہ گرو کو کیسے جلایا؟ جب اسکا یہ گن ہے کہ وہ نراکار اجنما ہے تو اس نے ساکار ہو کر دودھ کیسے پیا۔ جب اوتار ہی نہیں لیتا۔ تو بڑھئی بن کر کیسے آیا۔ اور دیو یا منارہ کیسے پھرایا۔ چونکہ یہ ساری باتیں قانون قدرت کے خلاف ہیں اسلئے سراسر غلط اور اگیان سے بھرپور ہیں۔ وہ گنوں کا اتھاہ سمندر ہے نکہ اس کے گن اٹل اور غیر مبدل ہیں۔ اسلئے شرتوں سے پرماتما کے سچے گنوں کا پتہ لگتا ہے۔ غلط کا نہیں۔ ستیہ گیان سے ہی بھگت آتمک دھارمک اور سنسارک بھلائیوں کو جان لیتا ہے۔ جب اس کے اندر گیان کا پرکاش ہو جاتا ہے تو اندھا پن یا اگیانتا مٹ جاتی ہے۔ اسکو سیدھا راستہ مل جاتا ہے۔ ستیہ گیان سے ہی وہ اتھاہ سنسار ساگر کو عبور کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ جب وہ اس رتبہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ تو جنتا اسکو اپنا رہبر گورو اور راجہ مانتی ہے۔ ایشور کی سچی بھگتی سے اور پرماتما کی سچی تعریف کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور اسکے سچے گن کرم سبھاؤ کا ذکر کرنے سے بھگت کے اپنے گن کرم سبھاؤ کی اصلاح ہوتی ہے۔ اسکی پرارتھنا کرنے سے نمرتا پیدا ہو کر ہمت بڑھتی ہے۔ اور پربھو کی سہائتا پراپت ہوتی ہے۔ پھر اسکے حضور میں جانے سے یا اسکی اپاسنا سے اسکا ملاپ

ہوتا ہے۔ اور اسکا ساکھشات کار ہو کر بھگتوں کو آنند پراپت ہا ہے۔ دکھوں کا
اور پاپوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

پوڑی ۱۲۔

منے کی گت کہی نہ جائے ۔ جے کو کہے پچھے پچھتائے
کاگد قلم نہ لکھن ہار ۔ منے کا بہ کرے وچار
ایسا نام نرنجن ہوئے ۔ جے کو من جانے من کوئے

ترجمہ:۔ منے یا منن کرنے کی مہما ناقابل بیان ہے۔ جو کوئی کہے بھی آخر اسکو
پچھتانا پڑتا ہے۔ کاغذ اور قلم سے اسکو لکھا نہیں جا سکتا۔ انسان کی یہ طاقت
نہیں کہ بیٹھ کر اسکا وچار کرے۔ ایشور کا نام ایسا شدھ اور پوتر ہے۔ کہ منن
کرنے والا ہی اپنے من میں جانتا ہے۔

(ویاکھیان) منے کا ارتھ سکھ ودوانوں نے جو کچھ سنا یا پڑھا ہے۔ اسکو ماننا
اسپر منن کرنا پوری طرح سوچنا اور وچار کرنا۔ منن کر کے کسی بات کے ست
یا غلط ہونے کا نسچہ کرنا۔

یقین کر لینے والے کی اوستھا۔ سچے آتما اور شردھا کیے گئے ہیں گیانی شیر سنگھ
جی لکھتے ہیں کہ کسی چیز کو اپنے من اور عمل میں گرہن کر لینا اس جگہ سننا کہا ہے اسکو
اپنے عملی جیون میں زندگی کے ساتھ اِک مک کر لینا ماننا ہے۔ سوڈھی تیجا سنگھ
جی لکھتے ہیں۔ کہ جنھوں نے نام کو سنا ہے۔ اگر انہوں نے اسکو مانا ہے۔ یا
گرہن کیا ہے۔ تب وہ اس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ جسکا بیان کرنا مشکل ہے
وہ ہر جگہ سرخرو ہوتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کے اور کئی رست سنگی بڑائی
حاصل کر لیتے ہیں۔ حاصل مطلب جب کوئی عالم اُپدیشک یا سنت مہاتما نصیحت

کرے تو من کی تسلی سے دل لگا کر ان کے پوتر چاروں کو سُننے خصوصاً ایشور درشنے یا علم معرفت کی باتیں سننے میں خاص دھیان دے کیونکہ یہ درشنے تمام علموں سے سرکھشم یا لطیف ہے۔ اِسی کا نام شرون ہے۔ سُننے کے بعد وچار کا نمبر آتا ہے۔ سُنی ہوئی بات پر خلوت میں غور کرنا ایکانت میں سوچنا جس بات میں شک ہو اُسکو پھر پوچھنا منن ہے اِسی کو علم الیقین کہا گیا ہے۔ اسکا وہ جو آنا ناممکن ہے۔ کہ بانی اور شبدوں سے بیان نہیں کیا جا سکتا گُنگے کی رسنا کے سمدرش ایسی چیز۔ کسے بتائے کہ کیا رس اڑایا۔

پوڑی ۱۲۔

منے سُرت ہووے من بُدھ۔ منے سگل بھون کی سدھ
منے منہ چوٹاں نہ کھائے۔ منے جم کے ساتھ نہ جائے
ایسا نام نرنجن ہوئے جے کو من جانے من کوئے

ترجمہ:- منن سے من میں اور بدھی میں پرکاش ہوتا ہے۔ منن سے سارے سنسار کی اصلیت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ منن سے مُنہ پر چوٹیں نہیں لگتیں۔ یا انسان ٹھوکریں نہیں کھاتا۔ منن سے یم یا موت کے پنجے سے وہ چھوٹ جاتا ہے۔ ایشور کا نام ایسا شدھ اور پوتر ہے۔ کہ منن کرنے والا اپنے من میں جانتا ہے۔

(دیاکھیان) پروفیسر صاحب سنگھ جی نے مُنہ چوٹاں نہ کھائے اور جم کے ساتھ نہ جائے کا بھاؤ ارتھ کرتے ہوئے لکھا ہے، کہ جیو اتنت سمے یم دوتوں کی چوٹیں نہیں کھاتا مگر پروفیسر جی اور اُنکے ہم خیال سکھوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے، کہ یم کے دوت کوئی الگ ہستی نہیں۔ پرماتما سروشکتی مان ہے

وہ امداد وغیرہ سے اپنے کام کرتا ہے۔ وہ اپنے سبھاؤ کے نیم انوسار جیووں کو کرم پھل دیتا ہے۔ اور سزا و جزا دیکر جنم دیتا یا موت کے منہ میں دھکیلتا ہے۔ لہٰذا اسکو اپنا کام چلانے کے لیئے کسی فرشتے یا دوت کی ضرورت نہیں یا حاجت یا محتاجی نہیں۔ اہلکار یا کارندے تو ایکمیہ منش رکھا کرتے ہیں۔ دنیاوی راجاؤں کی شکتی محدود ہے۔ اسلیئے وہ راج پربندھ اکیلے نہیں کر سکتے وہ اپنے نائبوں۔ ملازموں۔ کارندوں اور ایجنٹوں کی مدد سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔ جو پرماتما اپنی ستا سے ساری سرشٹی میں پرلے لا سکتا ہے ایک سیکنڈ میں بھو بخیال آدمی سے لاکھوں کو موت کے منہ میں دے سکتا ہے تو اسکو کسی ایک کے مارنے کے لیئے یم دوتوں کی سینا کی بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

اس لیئے انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ اندریوں کو پاپوں کی طرف سے روک کر من اور بدھی کو ایشور کے گنوں کے منن کرنے میں لگائے۔ اور سارے سنسار کی اصلیت کو سمجھنے کی وہ بدآدی ست شاستروں دوارہ کوشش کرے۔ اس سے وہ غلط راستہ پر جاکر ٹھوکریں نہ کھائے گا۔ اس کے منہ پر چوٹیں نہ آئینگی وہ موت کی ماہیت کو جان جائیگا۔ آتما کو امر جانے گا۔ اتہ موت کے خوف سے چھوٹ جائے گا۔ کیونکہ ایشور کا نام یا اس کا لیش گان پاپوں کے چھڑانے اور کلیان کاری راستہ پر لے جانے میں ممد ہوتا ہے

پوڑی ۱۴ -

منے مارگ ٹھاک نہ پائے - منے پت سیؤں پرگٹ جائے -
منے مگ نہ چلے پنتھ منے دھرم سیتی سنبندھ
ایسا نام نرنجن ہوئے ! جے کو من جانے من کوئے

ترجمہ:- منن کرنے سے انسان راستہ نہیں بھٹکتا - منن سے عزت اور ناموری لے کر جاتا ہے - منن سے ایشور کے بغیر دوسرے متوں کے راستہ پر نہیں جاتا - یا ایشور کی راہ میں مگن ہو کر چلتا ہے - منن سے اِسکا دھرم کے ساتھ سنبندھ رہتا ہے - ایشور کا نام ایسا شدھ اور پوتر ہے - کہ منن کرنے والا من دوارا ہی جان سکتا ہے -

(دیا کھیان) پروفیسر صاحب سنگھ جی نے مگ اور پنتھ کو الگ الگ مانا ہے وہ لکھتے ہیں - مگ کا مارگ اور پنتھ ایک ہی ارتھ ہے - شلاً مارگ پنتھ چلے گورو منتگ گورو منگ سکھیا - (تھکا رتی چھینا - تحلہ ۱۴) ارتھات وہ پھر الگ الگ پنتھوں کے راستہ نہیں چلتا - مگر گیانی شیر سنگھ جی اِسکو اکٹھا ملا کر مگن شبد سدھ کرتے ہیں اور لکھتے ہیں - کہ منن سے آتمک راستہ پر بے پرواہ ہو کر چلتے ہیں - بھاؤ کسی قسم کا ڈر نہیں رہتا کیونکہ ماننے والوں کو کیول دھرم سے تعلق رہتا ہے یعنی مگن - کسی طرف ایک راستہ پر مست ہو کر چل نکلنا گری صاحب مگ کا ارتھ پگ ڈنڈی اور پنتھ کا ارتھ شاہی سڑک کرتے ہیں - مگر اِسمیں کوئی پرمان نہیں دیئے کہ مارگ کا ارتھ کس طرح سمجھنا ہے - سردار گورو دیال سنگھ جی دہیر ہیں - سردار نہال سنگھ جی سوری - سردار موہن سنگھ جی رئیس - راولپنڈی آدمی بہت سے سجنوں نے مگن پاٹھ ہی رکھا ہے - سوڈھی تیجا سنگھ جی نے دو لوما نغذ سویکار

کہہ ائے ہیں۔ ہم نے بھی یہاں دونوں کو سویکار کیا۔ کیونکہ اس سے سدھانت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

پوڑی ۱۵۔

منے پاوے موکھ دوار ۔ منے پرواریے سدھار
منے ترے تارے گور سکھ ۔ منے نانک بھونے نہ بھکھ
ایسا نام نرنجن ہوئے ۔ جے کو من جانے من کوئے

ترجمہ:۔ منن سے انسان مکتی کے دوار کو پراپت ہوتا ہے۔ منن سے پریوار کا بھی ادھار کرتا ہے۔ یا اپنے اتم سے اپنے پریوار کو بھی سنوار لیتا ہے۔ منن سے گورسکھ ارتھات ایشور بھگت جگیا سو یا طالب حق خود نجات حاصل کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی دلاتا ہے۔ یا منن سے گورو خود بھی سنسار ساگر سے پار ہوتا ہے اور سکھ کو بھی تار دیتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں منن سے منش بھیک نہیں مانگتا یا بھک منگوں کی طرح گھر گھر نہیں پھرتا۔ کیونکہ اسکو ایک آسرا مل جاتا ہے ایشور کا نام ایسا شدھ اور پوتر ہے۔ کہ منن کرنے والا منش دوارا ہی جان سکتا ہے

(ودیا کھیان) دکھوں سے چھوٹنے کا نام مکتی ہے مکت ہو کر انسان آنند سروپ پرماتما سے آنند حاصل کرتا ہے۔ اور یہ ہم الخصات ذات باری میں نواس کرتا ہے۔ جب ایشور آگیا کا پالن انسان کرتا ہے۔ اودیا ناستک پن۔ برے سنگت بری عادتوں اور برے اثرات سے پرہیز کرتا ہے۔ سچ بولتا دوسروں کا بھلا کرتا۔ ودیا کو حاصل کرتا۔ پکش پات کو چھوڑ کر انصاف کرتا۔ دھرم کی ترقی کرتا اور ایشور کی استتی پرارتھنا اور اپاسنا کرتا اور اس کا لوگوں میں پرچار کرتا۔

ایمانداری سے محنت کر کے نیک کمائی کھاتا اور دھن اور دولت کو نیک کاموں میں خرچ کرتا اور تمام کرم دھرم اکھنڈ ادھیائے کے کرتا ہے۔ تو نکتی کا ادھیکاری ہوتا ہے۔ جو اس کے اندر سے اسکا پرلوکا اسکے سکھ (شیشن) سادھن جاتے ہیں۔ پھر اسکو سنسار کے کسی پدارتھ کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو لوگ سورگ بیچ کھنڈ۔ موکش شیلا۔ چوتھے آسمان ساتویں آسمان۔ بہشت۔ سورگ لوگ۔ بیکنٹھ آدمی میں مر کر پہنچے اور وہاں حوروں اور اپسراؤں کے ملنے اور دوسرے پرکار کے دنیاوی سکھوں کے ملنے کو مکتی مانتے ہیں۔ وہ سخت غلطی پر ہیں کیونکہ جہاں عیش و عشرت ہو وہاں امراض بھی ہونگی۔ جہاں امراض ہونگی بڑھاپا ضرور ہوگا۔ جب یہ چیزیں وہاں بھی لگی رہیں گی۔ تو یہ مکتی نہیں بلکہ قید ہے۔ فارسی کے ایک عالم نے درست لکھا ہے کہ

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد کسے را با کسے کارے نباشد

کہ سورگ سکھ تو اسکا نام ہے۔ کہ جس حالت میں کوئی دکھ نہ ہو کسی کو کسی دوسرے کی محتاجی نہ ہو۔

پوڑی ١٦

پنچ پروان۔ پنچ پردھان۔ پنچے پاویں درگاہ مان
پنچے سوہے در راجان۔ پنچاں کا گورو ایک دھیان

(ترجمہ)۔ ایشور بھگت جو ایشور کے منظور نظر ہیں۔ وہ پردھان یا مکھیہ ہیں وہ پربھو کی درگاہ میں مان پاتے ہیں۔ وہی راج درباروں یا راجاؤں کے راجہ شہنشاہ حقیقی کے دربار میں شوبھا پاتے ہیں۔ ان پنچوں یا عین الیقین والوں کا ایک ہی گورو (پرماتما) کی طرف دھیان رہتا ہے۔

جے کو کہے کہہ وچار ۔ کرتے کے کہنے ناہیں سمار
دھول دھرم دیا کا پوت ۔ سنتوکھ تھاپ رکھیا جن سوت

ترجمہ :- کوئی کہے اور وچار کرے تو ایشور کے کاموں کا کوئی شمار نہیں اور انہت وہ بے شمار ہے ۔ دھرم یا ایشور نیم روپی دھول ہے ۔ جو سرشٹی کو قائم کئے ہوئے ہے جو دیا کا پتر ہے سنتوش روپی دریا وہ کو جس نے ستھاپن کر رکھا ہے ۔

جے کو بجھے ہووے سچیار ۔ دھولے اوپر کیتا بھار
دھرتی ہور پرے ہور ہور ۔ تس تے بھار تلے کون جور

کوئی ستیہ پرش یا جگیاسو یہ جان سکتا ہے کہ دھول یا سرشٹی کو نیم میں رکھنے والی شکتی پر کتنا بوجھ ہے ۔ پرتھویاں انیک اور پرے سے پرے ہیں ۔ اسکے بوجھ کے نیچے کس کی طاقت ہے ؟

جیا جات رنگا کے ناؤ ۔ سبھناں لکھیا وڑی کلام
اہ لیکھا لکھ جانے کو ۔ لیکھا لکھیا کیتا ہوئے

(ترجمہ) رنگا رنگ کے اور مختلف ناموں کے جیا جنت ہیں ان سبکو قانون قدرت کی قلم سے ایشور نے لکھا ہے ۔ ان کا مفصل حال کون لکھ سکتا ہے اور وہ لکھا ہوا حساب کتاب کتنا لمبا چوڑا ہوگا ۔

کیتا تان سوالیو روپ ۔ کیتی دات جانے کون کوت
کیتا پساؤ ایکو کواؤ ۔ تس تے ہوئے لکھ دریاؤ

ترجمہ :- پربھو تیرا کتنا سندر بل اور بے انت روپ ہے ۔ تیری کتنی بخشش ہے ۔ کس کی قوت ہے کہ جان سکے یا اسکو گوت سکے ۔ انہنات اندازہ لگا سکے تو نے ایک حکم سے سبھا وک گیان سے

یا اچھا مانو سے اِس سنسار کا پسارا کیا ہے۔ اِس سے لاکھوں دریا ہوئے ہیں۔

قدرت کوان کہا ویچار - وارِیا نہ جاواں ایک وار
جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار - تو سدا سلامت نرنکار

ترجمہ :- میں تیری کونسی قدرت کا وچار کروں میں ایک بار بھی تجھ پر قربان نہیں ہوتا۔ جو تجھے منظور ہے وہ کرم اچھا ہے اے نرنکار ایشور تو ہمیشہ تمام ارتھات ستیہ سروپ اور سدا سلامت ہے۔

(دریا کھیاں) پنچ کے ارتھ سوڈھی تیجا سنگھ ایڈیٹر فلیسر صاحب سنگھ جی نے سنت اور گیانی شیر سنگھ جی نے مکمل آدمی اور بھائی وریام سنگھ جی حاکم نے حاکمان حق اندیش کئے گئے ہیں شروان اور منن کے بعد ندھیاسن کرنا یا عین الیقین کا درجہ آتا ہے۔ جسکو یہ رتبہ حاصل ہو۔ اُسی کو یہاں پنچ کہا گیا ہے۔ اور یہاں گورو شبد کے ارتھ دو وان ٹکا کاروں نے پرمیشور کے کئے ہیں مگر گیانی شیر سنگھ جی نے اِسکا ارتھ اگر کیا ہے سوڈھی تیجا سنگھ جی نے اسپر لکھا کہ پنچ یعنی نام کو سن کر ماننے والے اِس سنسار میں سکھی ہیں۔ اور وہ ہر جگہ شوبھا پاتے ہیں۔ پرمیشور کی قدرت کا انت نہیں پایا جاتا۔ دھول کا ارتھ ہے۔ سرشٹی کو نیم میں رکھنے والی شکتی جو اتیندر کی دیا سے کام کر رہی ہے۔ اِسواسطے اِس شکتی کو پربھو کی دیا کا پتر لکھا ہے۔ دھول شبد پر گیانی شیر سنگھ جی لکھتے ہیں۔ کہ واہگورو نے اپنی کرپا سے پدارتھوں میں ایک دوسرے کو کھینچ رکھنے کی طاقت پیدا کی ہے۔ جس کو کشش ثقل کہا جاتا ہے۔ دوسرے دھول کا ارتھ کئی گیانیوں نے بیل کیا ہے۔ مگر یہ ان کی بھول ہے۔

اگر وہ پہلے کی طرح اِس جگہ بھی سرشٹی کو نیم میں رکھنے والی شکتی کرتے تو ارتھ صلف اور سنگتی ٹکیت ہو جاتا۔ کہ اوہ کا ارتھ گیانی شیر سنگھ جی اور گیانی پرتاپ سنگھ جی نے پورنا کیا ہے سوڈھی تیجا سنگھ جی نے اِسکا ارتھ شبد کیا ہے۔ گیانی شیر سنگھ جی نے اِسکا دوسرا ارتھ حکم کیا ہے جو درست اور سنگتی ٹکیت ہے۔ کیونکہ حکم کا ارتھ الیشور آ گیا۔ سرشٹی نیم بنانے نیم اور قانون ثمہ رت ہم پہلے کر آئے ہیں۔ اِسلیئے ایکہ کہ اوہ کا ارتھ ہوا ایک ہی پرماتما روپ سے انادی طریقہ یا نیم مگر سکھ ودوان آتما اور پرکرتی کو انادی نہیں مانتے۔ گیانی پرتاپ سنگھ جی گورمت لیکچر نامی پستک میں لکھتے ہیں۔ کہ سانکھیہ کا مت ہے۔ کہ الیشور جیو اور پرکرتی تین پدارتھ انادی ہیں۔ الیشور کمہار کی طرح برتن بناتا ہے۔ لیکن چاک اور مٹی اِس سے علیحدہ ہے مگر گورو جی نے بتایا کہ جیو پرکرتی اور الیشور تینوں انادی نہیں۔ بلکہ ایک واہگورو ہی انادی ہے۔ یہی وچار بھائی کاہن سنگھ جی نابھہ اور گیانی شیر سنگھ آدی ودوانوں کا ہے۔ پروفیسر تیجا سنگھ جی لکھتے ہیں۔ کہ جب سرشٹی نہیں بنی تھی۔ تب وہ (الیشور) نرگن تھا۔ (اِس میں کوئی گن نہ تھا) پھر جب واہگورو گپت سے پرگٹ آیا۔ (چھپا ہوا ظاہر ہوا) تب وہ سرگن روپ میں ہوا۔ اُسکا نام روپ کہا ہے۔ ارتھات جب سرشٹی نہ رچی تھی۔ تب اِسمیں کرتا پرکھ آدی کوئی صفت نہ تھی۔ اب گیانی پرتاپ سنگھ جی نے جو لکھا ہے کہ سانکھیہ درشن الیشور کو کمہار مانتا ہے۔ سو سانکھیہ درشن ہی نہیں مانتا بلکہ آپ کے تیسرے گورو امرداس جی نے بھی لکھا ہے۔ کہ:۔

ماٹی ایک سکل سنسارا۔ بہو بدھ بھانڈے گھڑے کمہارا۔
کہت نانک جیو کرم ساتھ ہوتا بن ستگور بھیٹے مکت نہ ہوئی۔

ارتھات ایک ہی پرکرتی یا مادہ روپی مٹی ہے جس سے پرماتما روپی کمہار سکل سنسار کو رچکر اسمیں طرح طرح کے بھانڈے یا وجودوں اور شریروں کی رچنا کرتا ہے۔ پانچ عناصر یا کارن روپ پرکرتی سے شریروں کے آکار بنے ہیں۔ اسمیں کمی وبیشی ہو ہی نہیں سکتی۔ یا دوسرا کوئی وچار درست ہو ہی نہیں سکتا۔ گورو امرداس جی لکھتے ہیں کہ جیو اس شریر کے اندر اپنے کرم انوسار نباہ حصن میں آتا ہے مگر بغیر ستگورو گیان کے یا بغیر سچے گورو سنگ کے پراپت کیے۔ یا آدی گورو ایشور کو ساکشات کار کیے بغیر اس کی مکتی ہو ہی نہیں سکتی۔ پروفیسر تیجا سنگھ جی ایم اے کا وچار اتنا اگیانتا سے بھرپور ہے کہ ایک ودوان کو اسکا اندر دیتے بھی شرم محسوس ہوتی ہے بھلا نہ ایشور رچیست نام ہے۔ جو سدا ایک رس رہنے والا ہے۔ جس کا تغیر و تبادل نہیں ہوتا۔ جس کے گن کرم اور سبھاؤ انادی ہیں۔ اس کو سرشٹی سے پہلے گن ہین ماننا اور سرشٹی بننے پر صفتوں کا مالک ماننا کتنی بھوری خطا ہے۔ سرشٹی سے پہلے اسکی کوئی ملکیت نہیں اور وہ مالک نہیں۔ تو ایشور کیسا! بے بس بیٹھے ہوئے کو سرو شکتیمان ماننا جس کے سامنے کوئی وشے نہیں۔ اسکو سرو ویاپک ماننا جب کوئی انتر آتما ہی نہیں۔ اسکو سرو انتریامی ماننا۔ جب قدرت نہیں اسکو قادر ماننا فضول اور اگیانیوں کا کام ہے بھلا قدرت کے بغیر اس نے سرشٹی کی رچنا کر ہی کیسے لی تھی۔ پروفیسر ایم اے صاحب نے تو بات کا بالکل صفایا ہی کر دیا ہے۔ کہ سرشٹی سے پہلے تو پرماتما صفتوں سے بالکل خالی ٹھونٹھ ہی تھا۔ چہ خوب!

اب ہم اس بات پر وچار کرتے ہیں۔ کہ ایک ایشور ہی انادی ہے یا ایشور جیو اور پرکرتی تین پدارتھ انادی ہیں۔ اسکا کچھ وچار نیچے درشاتے ہیں کہ آیا

ہیں۔ مزید بیہاں کہ دیا جاتا ہے۔ جس سے یہ سادھانت بالکل سپشٹ ہو جائے۔
گورو تیغ بہادر جی نے فرمایا ہے۔ کہ:-

چار پدارتھ ہیں جگ ماہیں۔ کرم ہین نر پاوت ناہیں۔

ارتھات - ارتھ دھرم کام اور موکش یہ چار پدارتھ سنسار میں گرہن کرنے کے لئے ہیں۔ مگر کرم ہین۔ نکمے آدمی اور آلسی لوگ اسکو حاصل نہیں کر سکتے مہرشی منو بھگوان اپنے ایک شلوک میں فرماتے ہیں۔ کہ پانی سے شریر ستیہ سے من اور ودیا تپ سے آتما اور گیان سے بدھی نرمل اور پوتر ہوتی ہے اس شلوک میں شریر من آتما اور بدھی کا شمار الگ الگ کیا گیا ہے یہی چار ستھان انسانی جسم میں ضرورتوں اور خواہشوں کے پورا کرنے والے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان چاروں کی جہاں پانی وغیرہ الگ الگ چار پدارتھوں سے پوتر ہوتی ہے۔ وہاں ان شریر آدی چاروں انگوں کو الگ الگ اپروکت چار پدارتھوں یعنی ارتھ دھرم کام اور موکش کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً شریر پوشن کے لئے ارتھ کی من کو تسکین کرنے کے لئے کام کی بدھی کے لئے دھرم اور آتما کی شانتی کے لئے موکش کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بھوجن وستر یا خوراک پوشاک آدی دھن دھانیہ روپی ارتھ کے بغیر شریر ناکارہ ہو جاتا ہے۔ سام ارتھات بنا وہ سنگار استری اور اولاد کی کامنا کے بغیر من نکما ہو جاتا ہے۔ بنا موکش امرتا یا موت کے دکھ سے چھوٹنے کے آتما بیکار ہے۔ اور بغیر دھرم نیک۔ انصاف یا سچائی اور انصاف کے بدھی نکمی ہو جاتی ہے۔ گویا ارتھ اور شریر کا کام اور من کا۔ موکش اور آتما کا تعلق ظاہرا اور پرتیکش ہے۔ اس میں کسی کو کسی پرکار کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔ البتہ بدھی اور دھرم کا تعلق شن کر ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ لوگ کہہ اٹھیں کہ یہ درست نہیں

کیونکہ دُنیا کے کئی مذاہب مذہب میں عقل کے دخل کے ورودھی ہیں۔ مگر جس ویدک دھرم کا ذکر ہم کر رہے ہیں۔ اور جسکی تائید جپ جی صاحب میں گورو نانک دیو جی نے کی ہے۔ اُسکی یہ حالت نہیں۔ ویدک دھرم تو بُدھی پوروک ہے جس طرح بُدھی اور گیان ایک ہی چیز کے دو حصّے ہیں۔ اسی پرکار دھرم اور گیان بھی ایک ہی چیز کے دو حصّے ہیں۔ ان میں سے اگر ایک کو دوسرے سے الگ کیا جاویگا۔ تو دونوں کی موت ہو جاویگی۔ اور یہ بات بالکل صاف ہے۔ کہ ارتھ کام اور موکش کے ملاپ اور یوگیتا کو قائم رکھنے والا اور پراپت کرانے والا دھرم ہی ہے۔ اسطرح یہ چاروں پدارتھ ایک دوسرے کے مددگار ہیں تاہم چاروں میں سے موکش یا مُکتی یا موت کے بندھن سے چھوٹنے کا درجہ سب سے اونچا ہے۔ موکش پراپتی کے راستہ پر چلنے والے کو دو باتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک تو دُنیا پیدائش کے جاننا اور کارخانوں کے آدی مُول پرماتما کا پراپت کرنا دوسرا سرشٹی کے استعمال کرنے کی ودھی کا سمجھنا سرشٹی کے کارخانوں اور الشور پراپتی کے وسیلوں کے گیان سے سرشٹی کی پیدائش اور بقا پانا اور فنا جیو الشور کرم۔ کرم پھل اور الشور جیو کے سنجوگ اور اسکی پراپتی کارا نہ کھل جاتا ہے۔ اور سرشٹی کے استعمال کرنے کے طریقے کے گیان سے ارتھ اور کام کے اُپ بھوگ کا مدعا سمجھ میں آجاتا ہے۔ نیز ارتھ اور کام ان دونوں کے درست گیان اور جائز استعمال سے موکش ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ارتھ اور کام کے پھیر سے چھوٹنے کا نام ہی موکش ہے۔ لیکن ان دونوں کے پھیر میں پڑے بغیر موکش بھی نہیں۔ اِس صورت میں دھرم کا سہارا لے کر ہی منزل مقصود تک پہنچا جا سکتا ہے۔

دیکھئے بھوجن وستر گھر مکان اور ضروریات زندگی کے سامان کے بغیر

گذرتی نہیں۔ اور یہ سبھی پدارتھ سنسار سے ہی لینے پڑتے ہیں۔ اسی طرح سب کو کام (کھلنا) کی ضرورت ہے۔ استری۔ اولاد۔ شوبھا۔ سنگار اور ٹھاٹھ باٹھ کی قدرتی خواہش سبھی رکھتے ہیں۔ یہ پدارتھ بھی سرشٹی سے ہی میسر آتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اول سے لیکر آخیر تک انسان کی تمام ضروریات زندگی سرشٹی سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اسلئے جب تک سنسار کے کارخانوں کا گیان نہ ہو جائے۔ تب تک اسکے کاریہ کا درست استعمال ہی ناممکن ہے۔ اس کاریہ روپ سرشٹی میں تین نیم کام کرتے ہوئے۔ صاف طور پر دکھائی دے رہے ہیں۔ اول یہ کہ دنیا کا ہر ایک پدارتھ باقاعدہ تبدیل ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ ہر ذات کے پرانی اپنی جماعت کے اتم مدھم ادھم تین سبھاؤ کے پیدا ہوتے ہیں۔ اور تیسرا یہ کہ اس لمبے چوڑے سنسار میں جو کچھ یہ ہو رہا ہے وہ سب کچھ نیم پوروک باقاعدہ بدھی پوروک اور ضروری ہے۔ ان میں سب سے پہلا پدارتھوں کی باقاعدہ تبدیلی ہے۔ بڑے بڑے سورج چاند وغیرہ گرہوں سے لیکر انسان پشو پرند چرند اور کیڑے مکوڑوں تک۔ میں ہر روز تبدیلی دکھائی دیتی ہے۔ سب میں پیدائش بال اوستھا جوانی بڑھاپا اور موت کا سلسلہ یکساں جاری ہے۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ تبدیلی کا نیم سرشٹی کا ذاتی خاصہ نہیں۔ ذاتی گن تو پدارتھ کے ہمیشہ ساتھ ہی رہتا ہے۔ اسمیں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اسلئے تبدیلی تو نمت سے یا دوسرے کی معرفت ہوتی ہے۔ قدرتی نہیں۔ بننے اور بگڑنے یا پیدائش اور موت کے روزانہ درشن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دنیا چھوٹے چھوٹے ذروں سے ملکر بنی ہے یہاں تک کہ کھلا اور پتھر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ثابت ہے کہ یہ سارا سنسار پرمانوؤں سے مل کر بنا ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا یہ پرمانو چیتن اور گیان وان بھی ہیں۔ تو اسکا

جواب یہ ہے۔ کہ اگر یہ زندہ اور گیان وان ہوتے تو نیم پوروک کام نہ کرتے
اپنی آزادی سے جسطرح چاہتے حرکت کرتے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تو
بڑی سچائی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ شریر میں سرشٹی میں یا دوسرے جڑھ
پدارتھوں میں جہاں بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ آنکھ موند کر اپنا مقررہ کام کر رہے
ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سرشٹی کا پریورتن شیل کارن جو پرمانو روپ
میں موجود ہے۔ وہ جڑھ ہے۔ اسکو مایا یا پرکرتی پرمانو مادہ اور میٹر آدی
ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ سنسار کے کارخانوں میں سے ایک ہے اور
انادی کارنوں میں سے ایک ہے۔ اور انادی کارن اور انادی پدارتھ ہے۔
سرشٹی کا دوسرا نیم پرانیوں کے اتم مدھم ادھم نیچ سبھاؤ ہیں۔ انیک انسان عادتاً ہی
بڑے سجن شریف اور دیالو ہوتے ہیں۔ انیک آدمی مورکھ شرارتی اور بے رحم ہوتے
ہیں۔ اسطرح گائے گھوڑا وغیرہ انیک پشو اصیل سیدھے اور غریب ہوتے ہیں انیک
لڑاکے اور دوڑ دوڑ کر مارنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے درخت میٹھے
پھل والے بہت سے کڑوے کسیلے پھل دیتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بھی
ہیں۔ جو پاس آنے والے پرانیوں کو پکڑ کر چوس لیتے اور کھا جاتے ہیں۔
اس پرکار تمام پرانیوں کی عادتوں میں باہمی اختلاف ہے۔ یہ اختلاف
جسمانی یا مادی نہیں بلکہ روحانی ہے۔ جو چیتن بدھی اور گیان سے تعلق رکھتا
ہے لیکن یہ گیان پرانیوں کے سامنے جسم میں ویاپک نہیں ہوتا۔ اگر سارے
جسم میں ویاپک ہوتا تو ہاتھ پیر کان ناک وغیرہ کٹ جانے پر گیان بھی کٹ
جاتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دونوں بازو کٹ جانے پر بھی کسی حساب دان
یا تاریخ دان کا علم کم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کا علم جیوں کا تیوں بنا رہتا ہے
اسلئے یہ فیصلہ شدہ امر ہے۔ کہ گیان وان طاقت پرانیوں کے سارے جسم میں

دیا ایک نہیں بلکہ وہ ایک دلیشی تحریدہ۔ پرکرتی جیسن۔ سوکشم اور انو (باریک ترین ذرہ) روپ ہے۔ کیونکہ یہ خوردبین سے نظر آنے والے باریک سے باریک جوہر میں بھی موجود ہے۔ آتما یہ مفرد انو اور گیان والی چیز ہے۔ علاوہ ازیں یہ روحیں لاتعداد اور اسنکھ بھی ہیں۔ کیونکہ ایک انسان کا تجربہ دوسرے انسانوں میں پھیلتا ہوا نظر نہیں آتا۔ مثلاً ایک آدمی کاشی کے راج گھاٹ کے پل پر کھڑا ہو کر جس وقت ایک کشتی کو گنگا میں تیرتا ہوا دیکھ رہا ہوتا ہے تو اس وقت تمام دنیا کے انسان اسکو نہیں دیکھ رہے ہوتے اس سے ثابت ہوا۔ کہ ہر ایک جسم میں ایک الگ مفرد پرکرتی جیسن انو اور گیان وان آزاد آتما موجود ہے۔ جو اپنی عادت کے مطابق اُتم مدھم اور نیچ عادت سوبھاؤ یا آچرن رکھتی ہے۔ اسکو لوگ جیو۔ روح۔ آتما اور سول کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہی سرشٹی کا دوسرا کارن ہے۔ اور آتما یہ دوسرا اناد ی پدارتھ ہے۔

سرشٹی کا تیسرا نیم یہ ہے۔ کہ اس لمبی چوڑی دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے، وہ باقاعدہ عاقلانہ بدھی پورک اور ضروری ہے۔ زمین چاند اور ستارے اور سورج اپنی مقررہ چال سے اپنا سفر طے کر رہے ہیں۔ موسمیں وقت پر تبدیل ہوتی ہیں۔ انسانوں چرندوں پرندوں اور کیڑوں کی جسمانی بناوٹ درختوں میں پھولوں اور پھلوں کی پیدائش بیج سے درخت اور درخت سے بیج کا قاعدہ ہر ایک جنس کی عمر اور بھوگوں کا قانون آدی جتنے بھی اس سرشٹی کے موٹے یا باریک کام ہیں سب میں باقاعدگی انتظام اور اصول کام کر رہا ہے۔ منتظم کے انتظام کا سب سے بڑا چمتکار تو ہم ایک پرانی کے شریر کی ترقی اور تنزلی سے عیاں ہے۔ کیول ہر ایک

پھیلا ہو کہ مقررہ وقت تک بڑھتا پھر جہاں ہوتا آہستہ آہستہ بوڑھا ہوتا اور
آخر مر جاتا ہے ۔ اس کا راز سوائے اس کے پربندھ کرنے والے کے اور کوئی
نہیں بتا سکتا۔ ان دلکش چیزوں میں عجیب اونچے نیموں سے ثابت ہوتا
ہے ۔ کہ اس دنیا کے اندر ایک نہایت ہی سوکشم سروویاپک پرمی پورن اور
گیان سروپ چیتن شکتی موجود ہے ۔ جو اننت آکاش میں پھیلے ہوئے لاتعداد
لوک لوکانتروں کا اندرونی اور بیرونی انتظام بڑی خوش اسلوبی سے
کر رہی ہے ۔ کیونکہ انتظام بغیر منتظم کے نیم کے بغیر نیامک بغیر گیان کے
اور گیان بغیر گیانی کے نہیں ٹھہر سکتا لیکن ہم اس سنسار میں ایک
باقاعدہ اور مکمل نظام دیکھتے ہیں لہذا سرشٹی کا یہ تیسرا کارن اور تمات
تیسرا انادی پدارتھ ہے ۔ لوگ اس کو پرماتما خدا گاڈ ایشور آدی انیک ناموں
سے پکارتے ہیں ۔ سرشٹی کے یہ تینوں کارن ثابت شدہ اور انادی ہیں ۔
اسلئے پرواہ یا سلسلہ سے یہ انادی سرشٹی بھی بدھی پورک قاعدوں کے
اندر بندھی ہوئی انادی کال سے اپنے راجہ پرماتما کی رعیت مالک حقیقی کی
ملکیت اور سچے حاکم کی محکوم ہو کر اپنا کاریہ کر رہی ہے ۔ اور اننت کال
تک یہی پرکار کرتی رہے گی ۔ اسکے متعلق گوہیانی کے مزید بیان حسب موقعہ
اگلی پوڑیوں کے ویاکھیان میں دیئے جاویں گے ۔

پوڑی ۱۷ ۔

سنکھ جپ اسنکھ بھاؤ ۔ اسنکھ پوجا اسنکھ تپ تاؤ
اسنکھ گرنتھ مکھ وید پاٹھ ۔ اسنکھ جوگ من رہے اداس

ترجمہ: ۔ ایشور کے رچے ہوئے سنسار میں جپ کرنے والے اور لاتعداد

پریم کرنے والے بے شمار پوجا کرنیوالے اور بے شمار تپ کرنے والے ہیں۔ بے شمار گرنتھوں کا جن میں لکھ یا اعلےٰ و افضل دید ہیں۔ کار زبانی) یا پاٹھ کرنے والے ہیں۔ بے شمار یوگ کرنے والے ہیں جو من میں ویراگ دھارن کئے ہوئے ہیں۔

اسنکھ بھگت گن گیان وچار۔ اسنکھ ستی اسنکھ داتار
اسنکھ سور مُنہ بھکھ سار۔ اسنکھ مون لو لائے تار

ترجمہ:۔ بے شمار بھگت ایشور کے گنوں اور گیان کا وچار کرتے ہیں۔ بے شمار ستی اور بے شمار دانی ہیں۔ بے شمار سورمے ہیں جو منہ پر لوہا لیتے ہیں۔ بے شمار مون دھارن کرنے والے ہیں۔ جو سمادھی لگا کر پربھو پریم اور ملاپ کا آنند لیتے ہیں۔

قدرت کون کہا ویچار۔ وار یا نہ جاواں ایک وار
جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار تو سدا سلامت نرنکار

ترجمہ:۔ میرے میں کیا شکتی ہے۔ کہ تیری قدرت کا بیان کروں میں ایک دفعہ بھی قربان نہیں جاتا۔ جو تجھے منظور ہے وہی کرنا یا اچھا ہے اے نرنکار ایشور تو ہمیشہ قائم یا سدا سلامت ہے۔

(دیا گھیان) جپ کا ارتھ ہے۔ سمرن کرنا ارتھات ایشور کے ناموں کے ارتھ جان کر پرمیشور کے گن کرم سبھاؤ کے مطابق اپنے گن کرم اور سبھاؤ کو بنانے جانا پرمیشور کا نام سمرن ہے۔ اور ایشور کے گنوں کو جان کر اسکی اسی پرکار تمنا اور اپاسنا کرنا پوجا کہلاتا ہے۔

اسنکھ گرنتھ مکھ وید پاٹھ کا ارتھ پروفیسر صاحب سنگھ جی نے

بے شمار جیو ویدوں اور دوسرے دھارمک پستکوں کے پاٹھ منہ سے زبانی کرتے ہیں۔

سنسار میں دو قسم کے پرانی ہیں ایک نیک دوسرے بد یا اچھے اور برے ان ہی کو دیوتا اور راکھشش بھی کہا ہے۔ اور ان ہی کا نام آریہ ہے۔ سرلشٹھ نیک یا آریہ پرشوں کے کیا لکشن ہیں۔ ان کو مندرجہ بالا پوڑی میں ورنن کیا ہے۔ یعنی ان نیک انسانوں میں بے شمار جپ کرنے بے شمار پریم بھگتی کرنے بے شمار ایشور کے گنوں کا ستکار کرنے اور انیک تپ کرتے ہیں۔ انیک وید آدی ست شاستروں یا دھرم گرنتھوں کا پاٹھ کرتے انیک لوگ سمادھی لگاتے اور انیک ونتیوں سے ویراگ دکھلاتے انیک گنوں اور گیان کا وچار کر بھگتی کرا اور انیک سچائی پر قائم رہتے اور انیک سپاتروں کو دان دیتے ہیں۔ انیک دھرم یدھ میں منہ پر لوہا لیتے ارتھات پاپی شتروں کو مارتے اور انیک خاموشی سے وچار کرتے اور انیک ایک تار سمادھی میں لین ہو کر پرمیشور پریم کا انند لیتے ہیں۔

پوڑی - ۱۸ -

اسنکھ مورکھ اندھ گھور۔ اسنکھ چور حرام خور۔
اسنکھ امر کر جائیں جور۔ اسنکھ گل وڈھ ہتیا کماہیں۔
اسنکھ پاپی پاپ کر جائیں اسنکھ کوڑیار کوڑے پھرائیں۔

ترجمہ:۔ تیری رچی ہوئی سرشٹی میں بے شمار اتی مورکھ اگیانی ہیں۔ بے شمار چور حرام کی کمائی کھاتے ہیں۔ بے شمار پاپی پاپ کر جاتے ہیں بے شمار جھوٹے جھوٹ بولتے ہیں۔

اسنکھ ملیچھ مل بھکھ کھاہیں۔ اسنکھ نناکیہ سر کریں بھار
نانک نیچ کہے وچار ! واریا نہ جاواں ایک وار
تو سدا سلامت نرنکار۔

ترجمہ:۔ بے شمار ملیچھ میلا کھاتے ہیں۔ اسنکھ نندک نندا کر کے (گناہوں کا) بوجھ اٹھاتے ہیں۔ نانک جی یہ سنسار کے نیچ منشیوں کا وچار کر کے کہتے ہیں۔ میں ایک بار بھی تجھ پر قربان نہیں جاتا جو تجھے منظور ہے۔ وہی کرنا تو یہ نیک ہے۔ اے نرنکار ایشور تو ہمیشہ قائم نتیہ سروپ یا سدا سلامت ہے۔

(ویاکھیان) اب اس پوڑی میں گورو نانک جی سنسار کے نیچ منشیوں کو گناتے ہیں۔ بدخصلت بُرا۔ پاپی۔ راکھش پاپی اُسر لیتا خ آدمی نام نیچوں کے لئے آئے ہیں۔ دسم گورو نے لکھا ہے کہ:۔

"کلجگ کرم جو جگ میں کرہیں نام اُسر تن کہ جگ دھریں"

ارتھات جو انسان پاپ کرم کرتے ہیں۔ اُن ہی کا نام سنسار میں اسر یا راکھش رکھا جاتا ہے۔ شاستر میں بھی وید والوں کو دیوتے علموں کو اسر یا پیوں کو راکھش اور بد چلنوں کو لیتا خ نام سے پکارا گیا ہے۔ اسجگہ گورو نانک جی نے گل وڈھ قاتلوں کو پاپی اور نیچ شرینی میں گنایا ہے پروفیسر صاحب سنگھ بی اے نے گل وڈھ کے ارتھ قاتل خونی اور دوسروں کا گلہ کاٹنے والا لکھا ہے مگر آج کل کے گیانیوں نے اپنے ہاتھوں جھٹکا کر کے کھانا سکھ کا دھرم مان رکھا ہے۔ میکالف صاحب جو انگریز اور مانس دھاری تھا۔ جب سکھ ہوا۔ تو اس خرابی کو سکھوں میں بھی پھیلانا چاہتا تھا۔ اسلئے اس نے سکھ اتہاس میں کئی جگہ پر

مانس کا منڈن کیا چنانچہ گورو انگد جی کے متعلق لکھا کہ ایک دفعہ انہوں
نے اپنے لنگر میں مانس بنوایا۔ امرداس جی بھی آئے ہوئے تھے اور
وہ مانس نہ کھاتے تھے۔ گورو انگد جی نے حکم دیا۔ کہ امرداس جی
کو دال دی جاوے۔ امرداس جی نے من میں وچار کیا اگر سکھ کا
آچار گورو آچار کے ورودھ ہو۔ تو سکھ ناکام رہتا ہے۔ اس لئے کہا
کہ اگر گورو جی مجھے اپنے ہاتھ سے مانس دیں تو میں کھالونگا۔
گورو انگد جی نے جب سُنا تو انہوں نے اپنی تھالی امرداس جی کے آگے
سرکا دی۔ امرداس نے مانس کھایا۔ اور بڑی شانتی نصیب ہوئی۔ مگر
مرزا محسن فانی جو ایک غیر قوم کا مؤرخ تھا۔ نربکش ہو کر لکھتا ہے کہ:۔
نانک قایل بہ توحید باری بود و بہ تناسخ نیز ایمان داشت و خمر و گوشت و
خوک را حرام شمردہ۔ ترک حیوانی کردہ اجتناب آزار حیوان امر مے فرمودہ و گوشت
خوردن بعد از وے در میان ایشان شہرت یافت۔ چہ ارجن مل کہ از خلفائے بواسطہ
اوست چون قبح آزار دریافت مردم را از اکل حیوان مانع آمدہ و گفت این
عمل مرضی نانک نیست (دبستان مذاہب صفحہ ۲۲۳)

ارتھات گورو نانک جی پرماتما کی وحدت کے قائل تھے اور آواگون کو
مانتے تھے۔ شراب گوشت اور سؤر کو حرام شمار کرتے تھے۔ ان کا کھانا پینا ساتک
تھے۔ انہوں نے جانوروں کو دکھ دینے اور مارنے کو ممنوع قرار دے رکھا تھا۔
ان کے بہت عرصہ بعد ان کے سکھوں میں گوشت کھانے کا رواج ہوا اور
ارجن مل یعنی گورو ارجن دیو جی جو ان کے جانشینوں میں تھے۔ جب ان کو
اس خرابی کا پتہ لگا۔ تو سکھوں کو جانوروں کے گوشت کھانے سے منع کیا
اور فرمایا۔ یہ کام گورو نانک جی کی مرضی کے خلاف ہے۔ آج سے تین چالیس

سال پہلے سکھوں میں گوشت خوری کا رواج بہت کم تھا ان کی استریاں تو
بالکل نہ کھاتی تھیں۔ بلکہ کھانے والے مردوں کو اپنے چوکے میں مانس لانے
کی اجازت تک نہ دیتی تھیں۔ مگر اب سکالفی فرسینت کے گیانیوں کی کرپا
سے سکھوں میں گوشت خوری بہت بڑھ گئی ہے حتیٰ کہ انکی استریاں اور
لڑکیاں مردوں سے زیادہ کھانے لگ گئی ہیں۔ اب تو ان کی وواہ
شادیوں میں لازمی طور پر گوشت کھلایا جاتا ہے مجھے یاد ہے۔ سرگودھا
کے ایک سردار بہادر کی لڑکی کی شادی پر ایک وقت کے کھانے میں
اڑھائی صد مرغے جھٹکائے گئے تھے ۔ اور انڈے آدی اس کے علاوہ
تھے۔ میرے گاؤں میں ایک سکھ کی لڑکی کی شادی پر ایک بکری جھٹکائی
گئی۔ وہ حاملہ تھی۔ جب اس کا پیٹ چاک کیا گیا۔ تو تڑپتا ہوا بچہ اس
کے پیٹ سے باہر جا پڑا۔ گیانی بھاگ سنگھ جی جو سرگودھا کے علاقہ میں
سکھ پرچارک تھے۔ جب سہج دھاری تھے۔ تو مانس نہ کھاتے تھے مگر
جب امرت چھک لیا۔ تو گیانی اپدیشکوں کی سنگتی سے مانس کھانے لگ
گئے۔ انہوں نے گورمت درشن نامی پستک میں لکھا ہے۔ کہ سکھ مت
میں مانس کا کھنڈن اور منڈن ایک فضول چرچا ہے۔ کیونکہ سکھ پنتھ ہندوؤں
کی طرح کالیا بھیروں وغیرہ دیوی دیوتاؤں کے نام پر پشوؤں کو کاٹ کر کھا
کوئی نہیں سمجھتا اور نہ ہی بودھوں کی طرح کیڑی مچھر بلکہ جوں وغیرہ کے
مارنے سے بھی بھیک ہو کر شکار وغیرہ شستر پرہار کے ابھیاس کا ملیامیٹ
کرنا چاہتا ہے۔ مگر جو سچائی کا گلا گھونٹ رہا ہو اور دھارمک سدھانتوں
کو تلانجلی دیکر کمارگ پر چل کھڑا ہو اسکی یادداشت کمزور ہو جاتی ہے۔
کیونکہ اسی پستک میں آگے چل کر گیانی جی لکھتے ہیں۔

مانس شراب تمباکو بھنگ ایسی وستو نہ چھووت انگ (پنتھ پرکاش)
ارتھات سکھ مانس شراب تمباکو بھنگ وغیرہ نشوں کو چھوتے بھی نہیں۔ دھرم شاستر میں دکھایا ہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں کو غلیظ بول و براز وغیرہ کی کھاد سے پیدا ہوئی ہوئی ترکاریاں پھل وغیرہ بھی نہ کھانے چاہئیں۔ نیز مختلف قسم کے نشے بھنگ اور شراب وغیرہ نہ کھانے چاہئیں جس مادہ اناج گلے سڑے بدبودار ہوں ان سے پرہیز کریں اور نشے باز گوشت خور ملیچھ جن کا جسم گوشت اور نشوں کے ذرات سے پر ہوتا ہے اُن کے ہاتھوں کا بھی نہ کھانا چاہئیے۔ اس کو گورو جی نے مل بھکھ یا میلا کھانا کہا ہے۔

پوڑی ١٩۔

اسنکھ ناؤں اسنکھ تھاؤں اگم اگم اسنکھ لوئے
اسنکھ کہے سر بھار ہوئے اکھری نام اکھری صالاح
اکھری گیان گیت گُن گاہ

(ترجمہ) اے پربھو تیری بے شمار قدرتیں یا نام ہیں۔ بے شمار استھان یعنی رہنا ئیں ہیں۔ بے شمار لوک۔ لوکانتر ہیں جو اگم ہیں ارتھات جہاں انسان یا انسانی عقل نہیں پہونچ سکتی۔ بے شمار کہنا بھی سر پر (گناہ کا) بوجھ لینا ہے یعنی شمار کے لفظ کی یہاں گنجائش نہیں پھر بھی اکھشروں سے ہی استتی کیجاتی ہے۔ اکھشروں سے ہی ایشوری گیان اور گنوں کے گیت گائے جاتے ہیں۔

اکھری لکھن بولن بانی اکھراں سر سنجوگ وکھانی
جن اہ لکھے تِس سر ناہیں جو فرمائے تو تو پائیں

اکھشروں سے ہی تیری بانی لکھی اور بولی جاتی ہے۔ اکھشروں سے ہی منش کا سنجوگ، سمبندھ یا رشتہ یا کرم پھل کہا جاتا ہے۔ جس نے یہ لکھے ہیں۔ اس کے اپنے سر پر نہیں۔ جس طرح اسکی آگیا ہوتی ہے ویسے ہی منش ان اکھشروں کو حاصل کرتے ہیں۔

جیتا کیتا تیتا ناؤں وِن ناویں ناہیں کو تھاؤ
قدرت کون کہا وِچار واریا نہ جاواں ایک وار
جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار تو سدا سلامت نرنکار

(ترجمہ) ایشور نے سرشٹی کی جتنی رچنا کی ہے۔ اُتنا ہی اُس کا نام ہے یا اسکی قدرتیں لاانتہا ہیں۔ نام یا قدرت کے بغیر کوئی جگہ نہیں میں تیری کونسی شکتی کا وچار کروں میں ایک دفعہ بھی قربان نہیں جاتا جو مجھے منظور ہے وہی کرم نیک ہے۔ اے نرا کار ایشور تو ہمیشہ قائم ہے

(دیاکھیان) اکھشر شبد پر وچار کرتے ہوئے گیانی شیر سنگھ جی نے لکھا ہے کہ یہاں اکھشر سے بھاؤ حساب ہے جو بہت کھلے لفظوں میں میں استعمال کیا گیا ہے۔ دُنیا کی ہر قسم کی گنتی اور ماپ لیکھا یا حساب سمجھنے کے لئے اکھشروں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بھاؤ ساری دنیا ان اکھشروں کے آشرے ہے۔ یہاں اکھشروں سے بھاؤ ترمیم دنیا ہے۔ سنسکرت کوش میں جو سب کا احاطہ کرتا ہے اور کبھی فنا نہیں ہوتا اس لئے اس پرماتما کا نام بھی اکھشر آیا ہے۔ چونکہ اکھشر سمپورن گیان یا ایشوری گیان نیتر ہے۔ اس سے سب کا حساب اور سب دُرائیں پر کاشت ہوتی ہیں۔ اور یہ کبھی فنا نہیں ہوتا۔ کیونکہ پرماتما کا اپنا گن ہے یہ سروداپرماتما کے آشرے رہتا ہے۔ بڑے بڑے

اُس ایک اکھنڈ برہم (پرماتما) میں رہتا ہے۔ اور سرشٹی بننے پر سب کے کلیان اور گیان ارتھ پرکاشت ہوتا ہے۔ اسلئے وید کو نتیہ اور اکھنڈ مانا ہے۔ مگر پروفیسر تیجا سنگھ جی ایم اے لکھتے ہیں۔ کہ "انسان شروع میں جو بھی اُدیم کرتا تھا اسکی طرف پریرنا کیول ڈر یا سکھ کی خواہش کر کے ہوتی تھی۔ جنگلوں میں رہتے ہوئے یا ایک دوسرے کے ڈر سے کام ہوتا تھا۔ یا لالچ کر کے کہ ایسا کرنے سے سکھ ہوگا۔ جب منش نے کچھ اننتی کی تب نرک سورگ کے خیالوں نے پریرنا شروع کی نرکوں کے دکھ سے ڈر رہتا تھا۔ اور سورگوں کے سکھ میں کشش ہوتی تھی۔ یہ بھی قدرتی نیموں کے مطابق تھا۔ کیونکہ اس وقت منش کی بدھی ہی ایسی تھی۔ کہ وہ اس کام کی طرف پریرنا کرے پھر جب منش کی طرح طرح کے وچار ہونے لگے وید۔ پوران قران وغیرہ دھارمک پستکیں تیار ہوئیں یہ بھی قدرتی نیموں کے انوسار ہوا"۔

سُنا ہے اب پروفیسر جی کالج کے پرنسپل بنے ہوئے ہیں۔ کاش وہ اس بانی کے سیدھانت بھاؤ کو دیکھتے تاکہ ٹھیک نہ کھاتے پرماتما ست نام ہے اس لئے اسکے سمپورن گیان میں نہ تغیر و تبدل ہوتا ہے اور نہ کبھی کمی و بیشی اس لئے وہ نیائے کاری پتا آدی سرشٹی سے ہی اپنے پیارے پتروں کی رہنمائی کے لئے پرمان کر دیتا ہے۔ اگر اس سدھانت سے وید انادی سدھ ہوتے ہیں۔ تو سکھ ودوانوں کو گھبرانا نہیں چاہئے کیونکہ اس کے لئے تو سنکڑوں پرمان گوربانی میں موجود ہیں جو حسب موقعہ درج ہوتے جاویں گے۔

پوڑی ۲۰

بھریئے ہتھ پیر تن دہ پانی دھوتے اُترہ س کھیے
مُوت پلیتی کپڑ ہوئے دے صابون لئے اوہ دھوئیے
بھرئیے مت پاپاں کے سنگ اوہ دھوپے نا دیں کے رنگ

(ترجمہ) اگر ہاتھ پاؤں یا جسم کے بیرونی انگوں کو میل لگ جائے تو وہ میل پانی سے دھونے پر اُتر جایا کرتی ہے اور اگر کپڑا یا شریر پیشاب سے ناپاک ہو جائے تو صابن لگا کر صاف کر لئے جاتے ہیں۔ اور اگر بدھی پاپوں کی میل سے آلودہ ہو جائے تو وہ صابن یا پانی سے نہیں بلکہ نام کے رنگ سے یا ستیہ گیان سے یا الیشور ایا سُنا سے صاف ہوتی ہے

پُنی پاپی آکھن نا ہیں کر کر کرنا لکھ لے جاہیں۔
آپے بیج آپے ہی کھاؤ۔ نانک حکمی آوے جاؤ

(ویاکھیان) اس پوڑی کی ویاکھیا میں پروفیسر صاحب سنگھ جی ایم اے نے لکھا ہے۔ کہ ور ساری سرشٹی واہگورو کے خاص نیموں میں چل رہی ہے ان نیموں کا نام اُستگورو (نانک) جی نے حکم رکھا ہے۔ وہ نیم یہ ہیں۔ کہ منش جیسے کرم کرتا ہے ویسے پھل پاتا ہے کرموں کے انوسار ہی جنم مرن کے گیڑ میں پڑا رہتا ہے یا واہگورو کی رچنا میں چلکر اپنا جنم سپھل کر لیتا ہے۔ بھگوان منو جی نے کہا ہے کہ۔

جسم کے بیرونی اعضا جل سے من سچائی سے آتما ودیا تپ سے اور بدھی گیان سے شدھ ہوتی ہے۔ جو لوگ تیرتھوں کے جل سے من یا آتما کی شُدھی مانتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ جل تو من اور آتما کے مقابلہ میں

موٹی چیز ہے۔ اس لیئے وہ اپنے سے سوکشم یا باریک چیز کے اندر جا کر اُس کو صاف کرنے میں اسمرتھ ہے۔ استھول شریر میں پرتھوی کے پرمانو ہیں۔ جل ان میں پرویش کر کے اُن کو پوتر کر سکتا ہے آتما کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ من بدھی اور شریر اسکے ادھین ہیں۔ ان سے جیسا چاہے کام لے سکتا ہے اگر یہ بدھی روپی کوچوان کو سمجھا کر من روپی لگام کو قابو میں رکھے اور اندریاں روپی گھوڑے دھرم اور کرتویہ مارگ پر چلائے تو یہ جیون میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور اگر ان سے الٹا کام لے تو سزا کا مستحق ہے کیونکہ یہ اپنے نیک بد کرموں کا پھل بھوگنے میں ایشور کے بنائے نیم کے آدھین ہے۔ مگر اس سدھانت پر پنڈت بیر سنگھ جی لکھتے ہیں کہ کئی جگہوں پر گورو جی بتلاتے ہیں۔ کہ واہگورو آپ ہی انسان کو اپنے سے دور رکھ کر بھرماتا ہے۔ اس کا کیا بھاؤ ہے؟

گورو جی بادان اکھری میں بتلاتے ہیں۔ کہ واہگورو کا اسطرح کرنے سے بھاؤ یہ ہے۔ کہ "نش ٹھگریں مار کر پشچاتاپ کرے" کا ہو پنتھ دکھاوے آپ ہُوا دیاں بھرمت ناپ"۔ کسی کو خود ہی راستہ بتلاتا ہے۔ اور کسی کو جنگلوں میں گھما کر بھٹکا دیا کرتا ہے"۔ اب اسپر وچار نایہ ہے۔ کہ اگر پرماتما ہی آتما کو گمراہ کرتا ہے تو گمراہی میں کرے گئے فعلوں کا آتما ذمہ وار نہیں ہو سکتی اور چونکہ پرماتما سدا پوتر ہے اور نیک اسواسطے کسی آتما کو پاپ کرنے کی ترغیب نہیں دے سکتا کسی شریف کا یہ کام نہیں کہ ایک ناداں مسافر کو آزمانے کے لیئے بھی اُسے غلط راستہ بتلا دے اگر وہ ایسا کرتا ہے۔ تو رہبر کہلانے کا حقدار نہیں بلکہ خود پاپ کا بھاگی ہے۔ مان لو کسی کاریگر نے کان سے لوہا نکالا اسکو صاف کر کے تلوار بنائی۔

وہ تلوار ایک سپاہی نے خرید کر لی اور اُس سے ایک بے گناہ کا سر کاٹ دیا - تو قانون کی رُو سے سزا کا ذمہ دار سپاہی ہے نہ کہ کاریگر۔ یا تلوار سپاہی کا کام تھا - کہ تلوار سے کمزوروں اور بے گناہوں کی رکھشا کرتا۔ نہ کہ اُس سے اُن کا گلہ اتارتا - ٹھیک اسی پرکار نیک وبد کرموں کا ذمہ دار جیو خود ہے - نہ کہ اسکے ہتھیار من بُدھی اور شریر یا اُن کا بنانے والا پرماتما اُس جس پرکار جیو آتما کرم کرنے میں آزاد ہے - اسی طرح پرماتما بیاُکے کرنے نیک و بد کرموں کی سزا دینے میں آزاد اور خود مختیار ہے -

پلوڑی ۲۱

تیرتھ تپ دیادت دان جے کو پاوے تِل کا مان
سُنیا مَنیا من کیتا بھاؤ انترگت تیرتھ مل ناؤ
سب گُن تیرے میں ناہیں کوئی ون گن کیتے بھگت نہ ہوئے

(ترجمہ) تیرتھ (ویدآدی ست شاستروں کا پڑھنا - وِدوانوں کا ست سنگ سب کی بھلائی آدی نیک کرم) اتپ (سکھ دکھ ہانی لابھ سردی گرمی مان اپمان کا برداشت کرنا)، دیا (دوسروں پر رحم) ادان (دان کے دینے سے چونکہ یہ یگیہ کرم ہیں - اِس لئے ہو سکتا ہے - کوئی تِل بھر مان یا عزت حاصل کرے مگر جس نے شروَن نِدِھیاسن اور من میں ایشور پریم باندھیا سن کیا ہے - اِس نے مانو انتر آتما کے تیرتھ میں مل کر اشنان کر لیا ہے پربھو تو گنوں کا بھنڈار ہے میں الپگیہ ہوں - میں تجھ گن سروپ سے ہی گن حاصل کر سکتا ہوں گن حاصل کئے بغیر یا ایشور گیان وید کو جانے بغیر بھگتی نہیں ہو سکتی -

سو ستی بانی برماؤ ست سوہاں سدا من چاؤ

کون سو ویلا وکت کون کون تھت کون وار

کون سے رُتی ماہ کون جت ہویا آکار

(ترجمہ) کلیان روپ آدی بانی برہما کی (ویدہ) ستیہ سروپ اور من کو ہمیشہ آنند دینے والی ہے۔ وہ کونسا وقت تھا۔ کونسا زمانہ تھا۔ کونسی تاریخ اور کونسا دن تھا۔ کونسا موسم اور کونسا مہینہ تھا۔ جبکہ یہ وجود ظاہر ہوا یا تو یہ سرشٹی پیدا ہوئی۔

ویل نہ پائیا پنڈتیں جے ہووے لیکھ پوران

وکھت نہ پایو قادیاں جے لکھن لیکھ قران

تھت وار نہ جوگی جانے رت ماہ نہ کوئی

جا کرتا سرٹھی کو ساجے آپے جانے سوئی

(ترجمہ) یہ نہ پرانوں کے لکھنے والے پنڈتوں کو اور نہ قران کے قاضیوں کو پتہ ہے۔ نہ اُس کو یوگی یا کوئی اور ہی بتلا سکتا ہے کہ دنیا کب کسی وقت کون سے دن موسم یا تاریخ کو بنی یہ تو وہی جانتا ہے جس نے اِس سرشٹی کو بنایا ہے۔

کو کہہ آکھاں کو سالاحیں کیو ورنی کو جاناں

نانک آکھن سب کو آکھے اک دو اک سیانا

وڈا صاحب وڈی نائیں کیتا جا کا ہووے

نانک جے کو آپو جانے آگے گیا نہ سوہوے

(ترجمہ) میں کس طرح بیان کروں۔ کس منہ سے تعریف کروں کس پرکار ورنن کروں کس طرح سمجھوں کہنے کو تو سب لوگ کہتے ہیں۔ جو ایک سے

ایک عقلمند ہیں مگر وہ مالک حقیقی سب سے بڑا عقلمند ہے۔ وہ بڑے نام والا ہے جسکی شکتی سے یہ رچنا ہوتی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں اگر کوئی خودی میں گرفتار ہے تو ایشور کے حضور میں نہ جا سکے گا یا جاکر شوبھا نہ پا سکے گا۔

(دیا کھیان) سوستی اتھی یانی برہانڈ کا ارتھ بھانی دیا رام جی عاکف نے اسطرح کیا ہے کہ: برہما کے کلام یعنی ویدوں کا مدعا ہے کہ آدمی نجات کو حاصل کرے وہ کلام حق اور پاکیزہ دلپسند ہے میرے دل میں ہمیشہ اس کا ذوق و شوق ہے

تیرتھ تپ دیا دت دان اچھے ہیں مگر جب ان کے ساتھ ایشور وشواش اور پریم ہو تو ایشور پریم اور ایشور کے گن کرم اور سبھاؤ کے جاننے سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی ایشور کی صفات جانے بغیر ایشور بھگتی ناممکن ہے۔ پربھو کے گن اور سبھاؤ ویدوں سے جو کلام الہی ستیہ سروپ اور من کو آنند دینے والے ہیں سے ہو سکتا ہے۔ سرشٹی کس نے بنائی اور یہ کب بنی کس چیز سے بنی کس لئے بنائی۔ یہ ایسے پرشن ہیں جنکا سچا اُتر ان کے بنانے والا ہی دے سکتا ہے۔ اس کے متعلق پیدائش عالم کے بعد کا کوئی گرنتھ یا عالم چشم دید گواہ نہیں ہو سکتا اسکی گواہی تو وہی دیگا جو سرشٹی رچنے سے پہلے موجود تھا اور جس نے اس کو بنایا جس پرکار بیٹا اپنے باپ کی پیدائش کا چشم دید گواہ نہیں ہو سکتا اسی پرکار بعد کا بنا ہوا گرنتھ یا انسان سرشٹی رچنا کا درست پرمان نہیں دے سکتا ہاں وید جو پربھا کی بانی۔ کلام الہی یا ایشوری گیان ہے۔ وہی اس کے متعلق سچا ثبوت پیش کر سکتا ہے

دہی اسکے بلنے کا تھان موسم وغیرہ سب کچھ بتلانے میں حق بجانب ہے
اور اس کے مطابق ہی جیوتش شاستر نے اس کا ذکر کیا ہے۔
اور اسی کو گورو نانک دیو جی نے صاف لفظوں میں سوہ لیکار کیا ہے

پوڑی ۲۲-

پاتالاں پاتال۔ لکھ آگا ساں آگاس
اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک وات
سہس اٹھاراں کہن کتیاں اصلو اک دھات
لیکھا ہوئے تاں لکھیئے لیکھے ہوئے وناس
نانک وڈا آکھیئے آپے جانے آپ!

(ترجمہ) بے شمار پاتال اور آکاش ہیں اس کے انت کی تلاش کر کے تھک گئے۔ ویدوں نے ایک بات کہی۔ (کہ وہ بے انت ہے) علمائیوں اور مسلمانوں کی چار کتابیں کہتی ہیں۔ کہ اٹھارہ ہزار عالم ہیں۔ مگر سدھانت کی بات تو ایک ہی ہے۔ (کہ وہ بے انت ہے) حساب ہو سکے تو کیا جائے؟ حساب ہو گیا تب تو وہ وناش ہو گیا (کیونکہ حساب تو محدود کا ہوتا ہے۔ اور محدود شے فانی ہے)۔ نانک جی کہتے ہیں۔ کہ اس پربھو کو تو مہان سے بھی مہان کہنا واجب ہے۔ وہ خود ہی جیسا کہ وہ ہے اپنے حساب (مکمل گیان) کو جانتا ہے۔

(ویاکھیان) انسان کا گیان سبھاوک نہیں یہ بغیر کسی سے علم حاصل کیئے خود بخود عالم نہیں ہو سکتا۔ نیز اسکا علم محدود ہے۔ اس لئے یہ سرشٹی کا مکمل گیان نہیں جان سکتا۔ منشیوں نے اپنی عقل کو بہترا

دوڑایا۔ جہاں بھی اُسکی بدھی جاکر اٹکی۔ ایشور کی لا انتہا رچنا اِس سے بھی
پرے نظر آئی اِس لئے کہا کہ اننت آکاش اور پاتال ہیں۔ اِس اننت
پربھو کی رچنا اننت ہے۔

کیا کوئی گاوے سناوے پربھو مہما تیری لکھی کسی سے نہ جائے

اگر کہیں ویدوں سے بھی تیری حد کا پتہ لگ جاتا۔ تب تو محدود ہو جاتا
اور محدود کا ناش لازمی تھا۔ لیکن ویدوں نے ایک ہی بات کہی کہ تو
اننت ہے۔ جن پُستکوں نے اٹھارہ ہزار کی گنتی بتلائی انہوں نے
جھوٹ کہا تو کتنا ہے۔ اور کیا ہے؟ اِسکو تو تو ہی جانتا ہے جیسا کہ تو
ہے!

بن وید پتہ نہ پایا۔ میں بر تم پیارے لال کا۔

پوڑی ۲۳

صالاحی صالاح ایتی سُرت نہ پائیا۔ ندیاں اتے واہ
پویں سمند نہ جانیئے۔ سمند ساہ سلطان
گریاں سیتی مال دھن۔ کیڑی تل نہ ہوونی۔ جے تس منوں نہ وسرے

(ترجمہ) ایشور کی تعریف یا استتی کرنے والوں نے استتی کر کے پربھو کی مہانتا کا اِس طرح پتہ نہ پایا جس طرح ندیاں اور نالے سمندر میں پڑ جانے پر سمندر کی تھاہ کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ سمندر روپی پرماتما جو شاہوں کا بھی شہنشاہ ہے۔ اگر کسی کے پاس پہاڑوں کے برابر مال دھن ہو تو وہ اِس کیڑی کے برابر بھی نہیں۔ جس کیڑی نے کہ ایشور کی مہانتا کو من سے نہیں بھلایا۔

(روپا کھیان) گھڑی پل دن رات مہینے موسم اور سال اتھات کال کے حصے سب ہی پرم پتا پرماتما کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہی اس سرشٹی کے اوپر نیچے آڑے ترچھے اور ذرے ذرے میں ویاپک ہے اِس کا کوئی تول اور ماپ نہیں۔ کیونکہ اُسکا نام بڑا ہے۔ وہی ذریعہ تمام دشاؤں میں ویاپک ہے۔ اور وہی سب کے اندر سب سے پہلے بیٹھا ہوا ہے۔

(پرشالاجی صالاہ) ایسے قابل تعریف پرماتما کی حمد و ثنا واجب ہے وہی سب میں رما ہوا ہے تین پرکار کی جیوتیوں کو پیدا کرتا ہے اتھات اگنی۔ بجلی اور سورج کا بنانے والا وہی ہے۔ وہ کایا رہت چھدر رہت ناڑی اور نس کے بندھن سے رہت اور پاپ رہت ہے۔ وہ شکتی سروپ شدھ بدھ مکت سبھاؤ ہے۔ وہ ہمارا بندھو پتا ماتا اور ودھاتا اور سب سرشٹی کے جاننے والا ہے وہ اننت اتھاہ اور اننت ہے۔ کہ یہ چھوٹی سی بانی اِس صالاجی اِس قابل تعریف کی صالاح یا تعریف کرنے میں اسمرتھ ہے۔ جن مہاپرشوں نے پہاڑوں جتنا دھرم دھن۔ یش دھن۔ پتر دھن اکٹھا کیا جو سنسار میں سمندر ماتھ جیسے ابتار گردہ اور جیون مکت کہلائے بڑے سے بڑا نام پایا وہ سب تیرے اتھاہ خزانہ سے ایک چمچہ بھر دات کو لے کر ہی اتنے بڑے کہلائے کہ ان کی تیرے مقابلہ میں کیا ہستی ہے۔ مورکھ ہیں وہ لوگ جو تجھ دیالو کو چھوڑ کر یا ان مہاپرشوں کو تیرے ساتھ ملا کر اُن کا نام سمرنا کرتے ہیں۔ اُن سے مکتی کا سکھ چاہتے ہیں۔ یا اِس لوک اور پرلوک کا اننڈ مانگتے ہیں۔ جو خود تیری کرپا کے محتاج تھے۔ وہ کسی دوسروں کے دینے میں کیا سمرتھ ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے اے پربھو! میں کیڑا سا یا

الیگھ جیو کبھی بھی اپنے من سے تجھے فراموش نہ کروں اور کسی بڑے سے بڑے کو بھی اپنا معبود اور اشٹ دیو نہ بناؤں۔

پوڑی ۲۴۔

انت نہ صفتی کہن نہ انت۔ انت نہ کرنے دین نہ انت
انت نہ ویکھن سُنن نہ انت انت نہ جاپے کیا من منت
انت نہ جاپے کیتا آکار۔ انت نہ جاپے پارا وار
انت کارن کیتے بل لاہیں تا کے انت نہ پائے جاہیے

(ترجمہ) ایشور کے اوصاف کا انت نہیں اور اُسکے گُہن گنتھوں باقی یا ایشوری گیان کا بھی انت نہیں۔ یا اُس کے اوصاف بیان کرنے والے لاتعداد بھگتوں سنتوں مہاتماؤں اور رشی منیوں کا بھی انت نہیں دیکھنے اور سننے کا بھی انت نہیں۔ اُسکی اچھا کا بھی انت نہیں۔ اُسکی سرشٹی یا اُسکے رچت آکاروں یا وجودوں کا بھی انت نہیں۔ اُسکے وار پار کا بھی انت نہیں۔ انت جاننے کے لیئے یا اُسکی تھاہ معلوم کرنے کے لیئے کتنے ہی سر ٹیک کر رہ گئے۔ انتہا نہ پا سکے۔

ایہو انت نہ جانے کوئے۔ بہتا کہیئے بہتا ہوئے
وڈا صاحب اُوچا تھاؤ۔ اوچے اوپر اوچا ناؤ
ایوڈ اوچا ہووے کوئے تس اوچے کو جانے سوئے
جیوڈ آپ جانے آپ آپ نانک ندری کرمی دات

(ترجمہ) اُس انت کو کوئی نہیں جان سکتا زیادہ سے زیادہ کہنے پر وہ اور زیادہ ہوتا ہے۔ (اسکی صفات ختم پذیر نہیں) مالک حقیقی یا

سچا صاحب بزرگ ترین ہے۔ اسکا مرتبہ بلند ترین ہے۔ اسکا نام یا اسکی قدر نہیں۔ اسکی صفات یا گیان اونچے سے اونچا ہے اگر کوئی اور اتنا بلند رتبہ ہو۔ تو اس اونچے کو بھی وہ جانتا ہے۔ الغرض وہ لاثانی ہے جتنا وہ بزرگ اور رتبے میں بلند ہے۔ اس اوستھا کو وہ آپ جانتا ہے نانک جی کہتے ہیں۔ کہ اسکی نظر کرم سے اور بخشش سے اسکی ذات ملتی ہے۔

(دیالکھیاں) اس سنسار میں کئی صفتوں کے مالک ہیں۔ بجلی سورج آگ ہوا بارش جل پرانیوں کے لئے جیون داتا ہیں۔ ان کے بنا جاندار ایک پل بھی نہیں سکتے مگر ان سے بھی بڑھ کر صفتوں والا پرماتما ہے جس کے یہ سب صفتوں والے بنائے ہوئے ہیں۔ اور جسکی شکتی اور آگیا سے یہ اپنا کرتویہ کرم کرتے یا اپنا دھرم پالن کرتے ہیں۔ سنسار میں کہنے والوں کا بھی کوئی انت نہیں بڑے بڑے رشی منی اور گورو ہوئے ہیں جو وہ امرت وچن کہے کہ ان کے پڑھنے سننے اور ان پر عمل کرنے سے منش سنسار کے دکھوں کے سمندر سے پار نکل جائے۔ مگر ان سے بھی بڑھ کر ایک کہنے والا ہے۔ جس نے آدی سرشٹی میں امرت کے بھنڈار ویدوں کا پرکاش کیا۔ اگر وہ اپنا گیان نہ دیتا تو رشی منی اور گورو گیان سے کورے رہ جاتے ہیں۔ اسی واسطے تو اسکو گوروؤں کا بھی گورو کہا گیا ہے۔ اور گورو جی نے خود تسلیم کیا کہ "آد انت ایک اوتارا۔ سوئی گورو سمجھیو ہمارا"۔ وہ بے انت ہے اور ہر صفت میں بے انت ہے۔ اس کے پرشارتھ اور دان کا انت نہیں۔ اسکی نگہبانی اور نیائے کا انت نہیں اسکی وچار شکتی اور

برھمی منا کا انت نہیں۔ اُسکی رچنا اور کاریگری کا انت نہیں۔ اس
سنسار میں بڑے بلند مرتبہ لوگ ہو گذرے کوئی دھنوان ہوا۔
کوئی بلوان کوئی گورو کہلایا کوئی پیغمبر کوئی اوتار بنا کوئی اُسکا اکلوتا
بیٹا مگر کیا انہوں نے !! انتہا کا انتہا جان لیا سب کے اقبالی
بیان اُن کی اپنی ہی پستکوں میں موجود ہیں جگہ نہیں !
ہرگز نہیں۔!! انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ وہ اتھاہ ہے۔ اُسکی قدرتوں کا
سلسلہ ختم پذیر نہیں ہوتا۔ وہ لوگ پیغمبر اور گورو کہلوا کر بھی پربھو
کے در کے سوالی بنے اور اپنے پیرؤں سکھوں اور آنے والی
سنتانوں کو اس ملک کی بھگتی کرنے کی تلقین کر گئے۔ وہ گمراہ ہیں
اُن بزرگوں کی نافرمانبرداری اور حکم عدولی کے مجرم ہیں جو
پربھو کو چھوڑ کر پربھو کے نام لیوا ادمیوں کو اُن کی مورتیوں کو اور انکی
بنائی ہوئی پستکوں کی جگہ اپنا معبود سکھ داتا اور مکتی داتا مان بیٹھے
ہیں۔

پوڑی ۲۵

بہتا کرم لکھیا نہ جائے۔ وڈا داتا تل نہ تمائے
کیتے منگیں جودھ اپار۔ کیتیاں گنت نہیں وچار
کیتے کھپ تٹیں وکار۔ کیتے لے لے مکر پاہیں
کیتے مورکھ کھاہی کھاہیں۔

(ترجمہ) اس کے کرم بے شمار ہیں۔ جو تحریر سے باہر ہیں وہ بڑا
داتی ہے جس میں تل بھر کی کمی لالچ یا اگیانتا نہیں بے شمار سورمے
یا یودھے اس سے (بل) مانگتے ہیں۔ کتنے سوالی ہیں اسکی گنتی اور

دیدار ہی نہیں ہو سکتا۔ کئی لذات فانی میں زندگی برباد کر دیتے ہیں۔ باکئی دُشٹ لوگ سر باد ہ کے وِرُدھ یا چنا کرتے ہیں۔ بے شمار لوگ نکمے ہو جاتے ہیں۔ بے شمار گیانی کھاتے ہی جاتے ہیں۔ (مگر وہ ذرا دھیان نہیں کرتے)۔

کیتاں دُکھ بھکھ سد مار۔ ایہہ بھی دات تیری داتار
بند خلاصی بھانے ہوئے ہور آکھ نہ سکے کوئے
جے کو کھائک آکھن پائے اوہ جانے جیتیاں مونہہ کھائے
آپے جانے آپے دے آکھیں سے بھی کئی کئی
جنہوں بخشے صفت صلاح نانک پاتشاہی پاتشاہ

(ترجمہ) کئیوں کو ہمیشہ دکھ اور بھوک کی ہمیشہ مار یا تکلیف رہتی ہے اے داتا یہ بھی تیری بخشش ہے۔ بندھن اور مکتی تو تیری ہی اچھا اور مرضی سے ہوتی ہے۔ دوسرا کوئی اسکی سفارش نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی کبھی مکتی کا کوئی اور وسیلہ کہے یا سفارش کرنے کا دعوی کرے تو جتنی منہ کی کھاتا ہے۔ وہی جانتا ہے۔ وہ ہمارے کرموں کو) آپ جانتا ہے اور (اسکا پھل) آپ ہی دیتا ہے۔ سب لوگ کئی طرح کی باتیں کہتے ہیں۔ کئی طرح کے دعوے کرتے ہیں۔ (لیکن تو لابیان ہے) نانک جی کہتے ہیں کہ جس کو وہ اپنی استتی اور پرارتھنا کا بل دیتا ہے۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

(دریا کھیان) زمانے کا اندھا کبھی سیکھ دہ والوں نے لالچ اور کیٹوں نے کبھی کہا ہے۔ اس لئے ہم نے دونوں دے دیئے ہیں۔ ویسے تم نام اندھیرے یا اگیان کا بھی ہے۔ استتات پرماتما بڑا داتا ہے مگر اسکا

دان گیان پورنک ہے۔ اسمیں غلطی یا اگیان نہیں۔
آنند دو پرکار کا ہے ایک تو یہ کہ مجھے کسی پرکار کا دکھ نہ ہو اور میں گیان
مکت ہو کر سنسار کا اور اپنے آپ کا سیاہ لوں دوسرا یہ کہ مجھے کسی پرکار
کا دکھ نہ ہو۔ اور میں پرماتما کے سواد یا پرم بھگتی کا آنند لوں۔ ان میں سے
دنیاوی سوادوں میں آنند نہیں کیونکہ سنسار کا سکھ بغیر شریر کے
بھوگا نہیں جاتا۔ اور شریر دکھوں کا گھر ہے۔ اس میں اگر بھوگدا
آنند ہے بھی تو وہ دکھوں سے مرکب ہے۔ اب رہا دوسرا آنند سو وہ
پرماتما کے یوگ سے اس کے ساتھ بیٹھنے سے اسکے نزدیک ہونے
سے یا اسکے ساتھ ملاپ سے ملتا ہے۔ اور یہی درست معلوم ہوتا
کیونکہ شدھ آنند سروپ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اسواسطے تو شاستر
نے کہا ہے۔ کہ جو آنند روپ امرت ہے۔ جو پرکرتی بندھن سے رہت
پورن گیانی اور سروویاپک ہے۔ جس میں آنند کے سوا دکھوں کا لیش
بھی نہیں۔ اسی کی اپاسنا سے مکتی کا آنند ملتا ہے۔ سو اس کے لئے کسی
کی سفارش کی ضرورت نہیں جو مذاہب یا ان کے بانی سفارش کا دعوے
کرتے ہیں۔ وہ تو کھانک یا گپی ہیں۔ ان کو تو خود ہی مکتی نصیب نہیں
بھلا اندھا اندھے کو کیا راستہ بتلائے گا۔ بھک منگے کے آگے کسی دست
سوال بڑھانا بیوقوفی ہے۔ اس لئے جس نے بھی اس آنند داتا کے
در کو جا پکڑا اس کی استتی پرارتھنا اور اپاسنا کی تو وہ بادشاہوں
کا بادشاہ ہے۔

پوڑی ۔ ۲۶

اُمل گُن اُمل ویاپار ۔ اُمل واپاریے اُمل بھنڈار
اُمل آوہیں اُمل لے جاہیں ۔ اُمل بھائے اُمل سماہیں
اُمل دھرم اُمل دیبان اُمل تُل اُمل پروان
اُمل بخشیش اُمل نیسان اُمل کرم اُمل فرمان!
اُمل اُمل آکھیا نہ جائے آکھ آکھ رہے لِو لائے!

(ترجمہ) ایشور کے گُن بے بہا ہیں ۔ اور وہ پار بھی بے بہا ہیں ۔ اِس کے بیوپاری یعنی اہلِ عرفان یا ایشور بھگت بھی بے بہا ہیں ۔ اور خزانہ بھی بے بہا ہے ۔ جو اس کے چرنوں میں آتے ہیں ۔ وہ بھی بے بہا ہیں ۔ اور جو کچھ لے جاتے ہیں ۔ وہ بھی بے بہا ہیں ۔ اُس کا پریم بے بہا ہے اور جو اُس کے پریم میں لین ہو جاتے ہیں ۔ وہ بھی بے بہا ہیں ۔ اِسکا دھرم یا نیائے نیم بے بہا ہے ۔ اور اُسکی کچہری یا عدالت یا کرم انوسار پھل دُنیا بھی بے بہا ہے ۔ اِس کا ترازو اور باٹ (جس سے کہ منشوں کے کرم تولے جاتے ہیں ۔) بھی بے بہا ہے ۔ اُسکی بخشش اور اُس کے نشان بھی بے بہا ہیں ۔ اِسکے کرم اور حکم بھی بے بہا ہیں ۔ وہ اتنا بے بہا ہے ۔ کہ بیان میں بھی نہیں آسکتا وہ بیان کر کر کے پریم بھگتی میں لین ہو رہے ہیں ۔

آکھیں وید پاٹھ پوران ۔ آکھیں پڑھیں کریں وکھیان
آکھیں برہمے آکھیں اندر آکھیں گوپی تے گوبند
آکھیں ایشر آکھیں سِدھ آکھیں کیتے کیتے بُدھ

آکھیں دانو آکھیں دیو ۔ آکھیں سُر نر مُن جن سیو
کیتے آکھیں آکھن پاہیں کیتے کہہ کہہ اُٹھ اُٹھ جاہیں
ایتے کیتے ہور کریہے تاں آکھ نہ سکیں کیئی کیے
جیوڈ بھاوے تیوڈ ہوئے نانک جانے ساچا سوئے
جے کو آکھے بول وگاڑ تاں لکھیے سر گنواراں گنوار

(ترجمہ) دیوتا اور پرانوں یا انتہا سک گم مقصول کا بخشش کرنے والے تیرا بیان کر رہے ہیں ۔ بیان کرتے پڑھتے اور دیا کھیان دیتے ہیں برہما اور اندر بیان کر رہے ہیں ۔ تیرا گوپیاں اور کرشن بیان کر رہے ہیں ۔ شوجی اور سدھ لوگ بیان کر رہے ہیں ۔ تیرے کئے ہوئے بدھیمان لوگ تیرا بیان کر رہے ہیں ۔ تمام دانو اور دیوتا یا تمام نیک دل انسان تیرا بیان کر رہے ہیں ۔ عارف عابد اور سیوک تیرا بیان کر رہے ہیں کتنے کر رہے ہیں اور کتنے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ کتنے کہہ کہہ کر ستا سے کوچ کر جاتے ہیں ۔ جس قدر مخلوق الشور نے بنائی ہے ۔ اگر اتنی اور پیدا کرو تو بھی کوئی اسکا بیان نہیں کر سکتا ۔ جتنا بڑا ان کو اِس سے پریم ہو وہ اِس سے بھی بڑا یا لا انتہا ہو جاتا ہے ۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اصلیت کو تو وہ آپ ہی جانتا ہے ۔ اگر کوئی بول وگاڑ یا بکواس کرنے والا بیان کرنے کی حماقت کرے تو اسکو مورکھوں کا سرتاج یعنی ادھمات جہا مورکھ سمجھو ۔

(دیا کھیان) پہلے ذکر آ چکا ہے ۔ کہ اِس جگت کا پہلا کارن جڑھ اور یہ بانوں نروپ پرکرتی ہے دوسرا کارن لا انتہا بے شمار سوکشم چیتن جیو ہیں ۔ اور تیسرا کارن دیا ایک پری پورن ایشور گیان سروپ جاتما ہے

ان میں سے پہلا ہے اس اننت سرشٹی کا جڑ ہونے اور الپگیہ ہونے
کے کارن تعلق قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور نہ ہی کوئی نیم چلا سکتے ہیں
اس کو نیم میں چلانے والا تو پرماتما ہی ہے۔ جو اپنی اننت شکتی سے اور
اننت گیان سے ہر جگہ موجود ہے۔ یہ سارا جگت اُس بے بہا کی وجہ سے
ہی بے بہا نظر آتا ہے۔ دوسرا کارن استھانت جیو جب منش روپ ہو کر
شریر دھارن کرتا ہے۔ ایک دیش اور محدود العقل ہونے سے اپنے سے
علاوہ پدارتھوں کے حاصل کرنے کی خواہش سے ہمیشہ کچھ نہ کچھ پریتن کرتا
رہتا ہے۔ اس کے پریتن سے ایک رگڑ پیدا ہوتی ہے اور اس
رگڑ سے بہتوں کو کشٹ ہونے لگتا ہے۔ کبھی کبھی تو ایسے ظالم اور
اتیاچاری انسان پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ ان کے ظلم کرنے سے سنسار
میں اتھل پتھل ہو جاتا ہے اور ایک عالمگیر جنگ صورت اختیار کر لیتا
ہے۔ ایسی صورت میں اُونچی تہذیب نیائے اور دیا سے پریت
نیائے کاری پرماتما قانون قدرت کی حفاظت کے لئے نقصان پہنچانے
والوں ستم رسیدہ لوگوں کو بدلہ دلانے کے لئے بے بس ہو جاتا ہے
وہ دھرم مریادہ کو قائم رکھنے کے لئے نیائے روپی ترازو رکھ کر اور اس
میں سچائی کے بٹے ڈال کر منشوں کے کرموں کو تولتا ہے۔ جسطرح
دو لڑتے ہوئے انسانوں کو ان میں سے ایک کو انیائے کرتے ہوئے
دیکھ کر کوئی بھلا آدمی ایک سے نیائے کا بدلہ دلا کر جھگڑا شانت کرنے
کی کوشش کرتا ہے۔ اسطرح پرماتما دیا دھرم اور نیائے کو لیکر
اتیاچاری جیوں کو دنڈ دیکر اپنے نیائے آدمی گنوں کی رکھشا کرتا ہے

اِس پرکار منشیوں کے کرم اور اُن کے پھل کے نتیجہ سے سنسار میں ایک عجیب کھیل شروع ہوتا ہے۔ جس کو گورو نانک جی نے اُمل کے نام سے پکارا ہے۔ اور اُمل کا ارتھ پروفیسر صاحب سنگھ جی ۔۔۔ یا جس کا مول نہ ڈالا جا سکے اُس امل کھیل کا ذکر ہی ویدوں شاستروں دیوتاؤں سدھوں۔ بدھیمانوں رشیوں منیوں۔ منشوں اور راکھشوں تک نے کیا ہے۔ کتنوں نے اِس پسارے کا ذکر کیا اور کتنے ہی کہ کر چلے جاوینگے مگر یہ اتنا اننت ہے کہ اِس کا بیان ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اِس کھیل کا نرمانا ایشور لاثانی اور لاانتہا ہے اِس کے سب کام اور ساری رچنا اِسکا نیائے نیم اور اِس کے گن کرم سُبھاؤ بے بہا ہیں۔ اتنے بے بہا کہ بیان سے باہر ہیں۔ اگیانی لوگ اِس بے بہا کو چھوڑ کر برہما شو اندر آدی دیوتاؤں کی یا کرشن آدی اوتاروں کی یا پیغمبروں اور گوروؤں وغیرہ کی بھگتی میں لین ہیں۔ حالانکہ یہ تمام بزرگ اِس بے بہا کا بیان کرنے میں عاجز ہیں۔ سب اِس کرم پھل داتا کے دروازے پر آس لگانے والے ہیں۔ تو کیوں نہ ہم بھی اُن بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اِس ستیہ سروپ دیا کے ساگر نیائے کاری کرپالو کے بے بہا گنوں کا گان کریں۔ گورو نانک جی کے کتھن انوسار ہم کیوں بول وگاڑ نکو اسی۔ ورمودکھوں کے سرتاج یا مہا مورکھ بنیں۔

پوڑی ۲۷

سو در کیہا سو گھر کیہا۔ جت بہ سرب سمبالے
واجے ناد انیک اسنکھا کیتے واون ہارے

کیتے راگ پری سیئوں کہین - کیتے گاون ہارے

گاویں تہ ہیتوں پون پانی بسنتر گاوے راجہ دھرم دوارے

(ترجمہ) وہ در اور گھر کیسا ہے - جہاں بیٹھ کر تو سب کو سنبھالتا ہے تیرے بے شمار ناد بج رہے ہیں ۔ کتنے ہی بجانے والے ہیں ۔ کتنے راگ راگنیوں سے کہے جاتے ہیں ۔ کتنے ہی گانے والے ہیں ۔ تجھے پانی ہوا اور آگ گاتے ہیں ۔ دھرم راجہ دروازے پر بیٹھ کر گاتا ہے ۔

گاویں چت گپت لکھ جانیں ۔ لکھ لکھ دھرم وچارے

گاویں ایشر برہما دیوی سوہن سدا سوارے

گاویں اندر اندر اسن بیٹھے دیوتیاں در نالے

گاویں سدھ سمادھی اندر گاویں سادھ وچارے

چت گپت جو اعمال لکھنا جانتے ہیں گاتے ہیں ۔ جنکے لکھے کو دھرم وچار کرتا ہے ایشر برہما اور دیوی گاتے ہیں ۔ جو ہمیشہ تیرے سنوارے شوبھا پاتے ہیں ۔ اندر اندراسن پر بیٹھ کر تجھے گاتے ہیں ۔ دیوتاؤں کی جماعت کے ساتھ سدھ لوگ سمادھی میں تجھے گاتے ہیں ۔ اور سادھ بچارے گاتے ہیں ۔

گاون جتی ستی سنتوکھی گاویں ویر کرارے

گاون پنڈت پڑھن رکھیسر جگ جگ ویداں نالے

گاویں موہنیاں من موہن سرگا مچھ پیالے

گاون رتن اپائے تیرے اٹھ سٹھ تیرتھ نالے

(ترجمہ) جتی ستی اور سنتوکھی گاتے ہیں ۔ بہادر یودھا لوگ گاتے

ہیں۔ پنڈت اور رشی منی جُگ جُگ میں ویدوں کے ساتھ تجھے گاتے ہیں من کو موہنے والی سُندر استریاں گان کرتی ہیں۔ سورگ مات لوک اور پاتال میں تیرے رچے ہوئے رتن گان کرتے ہیں مع اڑسٹھ تیرتھوں کے

گاویں جودھ مہاں بل سُورا گاویں کھانی چیارے
گاویں کھنڈ منڈل ورہنڈا کر کر رکھے دھارے
سوئی تُدھ نوں گاویں جو تدھ بھاون رتے تیرے بھگت رسالے
ہور کیتے گاون سو میں چت نہ آون نانک کیا وچارے

(ترجمہ) یودھے مہابلی سُورمے گاتے ہیں۔ چاروں کھانیاں ارتھات چار قسم کے جاندار گاتے ہیں۔ کھنڈ منڈل اور برہمانڈ گاتے ہیں۔ جو آپ نے دھارن کر رکھے ہیں۔ وہی تجھے گاتے ہیں۔ تو تجھے بھاتے ہیں۔ تیرے پریم میں رنگے ہوئے رسیلے بھگت اور بے شمار لوگ گاتے ہیں۔ جو مجھے یاد نہیں آتے نانک جی کہتے ہیں۔ میں ان کا کیسے وچار کر سکتا ہوں؟

سوئی سوئی سدا سچ صاحب سانچا سانچی نائیں
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جن رچائی
رنگی رنگی بھاتی کر کر جنسی مایا جن اُپائی
کر کر دیکھے کیتا آپنا جیوں تس دی وڈیائی
جو تس بھاوے سوئی کرسی حکم نہ کرنا جائی
سو پاتشاہ شاہ پات صاحب نانک رہن رجائی

(ترجمہ) وہ پرماتما ہمیشہ سچ ہے۔ مالک حقیقی اور سچا ہی اسکا

بنائے نیم اور سرشٹی نیم ہے۔ اب بھی ہے۔ آگے بھی ہوگا۔ وہ نہ جاتا ہے اور نہ جائیگا۔ جس نے یہ رچنا رچی ہے کئی رنگوں میں کئی قسموں میں اور کئی جنسوں میں مایا یا سکارن روپ پرکرتی کو جس نے اتپن کیا ہے وہ اپنی رچنا کی خود ہی دیکھ ریکھ کرتا ہے۔ یا خبرگیری کرتا ہے جس طرح اس کی اچھیا ہے جو اسکو بھاتا ہے وہی کرتا ہے۔ اسپر کوئی حکمت نہیں ہو سکتی۔ ارتھات اس پر کسی دوسرے کی مرضی نہیں چل سکتی۔ وہ مہاراجوں کا ادھیراج اور مالک حقیقی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں۔ کہ اس کی رچنا میں رہنا واجب ہے۔

(ویاکھیان) راگ گانا یا باجے بجانا کے ارتھ سکھ ودوانوں نے ایشور کے گنوں کا گیان کرنا پرماتما کی صفت و ثنا کرنا اسکی استتی پرارتھنا اور اپاسنا کرنا یا اسکی بزرگی اور بڑائی کے گیت گان کئے ہیں۔ پرماتما کے گُن اننت ہیں۔ تو بھی اس پوڑی میں گورو نانک دیو جی نے کھول کر اسکے گنوں کا گیان کیا ہے۔ اور اسکے رچے ہوئے مہا پرشوں اور پدارتھوں کے منہ سے کہلوایا ہے آخر کے شبدوں میں کہا ہے کہ وہ سچیہ سروپ اور سرشٹی کا سچا مالک ہے۔ اسکے نیم اور قانون سچے نہ بدلنے والے اور ہمیشہ ایک رس رہنے والے ہیں۔ اس نے مایا پرکرتی کو رنگ برنگا بھانت بھانت کا اور کئی جنسوں میں رچا ہے۔ یہاں گورو جی نے صاف شبدوں میں مایا کو سنسار کا اپادان کارن بتایا ہے۔ مگر سکھ ودوان ایسا کو اس صاف اور سچی بات سے بھی انکاری ہیں۔ وہ اپنی رچنا کی خود ہی خبرگیری کر رہا ہے۔ اسی سے اسکی عظمت اور بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔ جو تتس بچار نے کا ارتھ کئی سکھ ودوانوں نے جو چاہے سو کرسکے کیا ہے۔

مگر وہ چاہتا کیا ہے؟ انصاف اور نیائے وہ اندھا دھند اندھیر گردی نہیں مچا تا اگر سکھ وادیوں کا یہ خیال ہو کہ اسکی مرضی ہی اسکا نیائے ہے وہ جو چاہے سو کرے۔ تو سوال ہوگا۔ کہ کیا وہ اپنے آپکو مار بھی سکتا ہے؟ کیا اپنے سے الگ ایک اور ایشور اپنے جیسا یا اپنے سے زیادہ بلوان بنا سکتا ہے۔ کیا خود اگیانی ہو کر جہالت اور پاپ کے کام کر سکتا ہے۔ کیا وہ چوری۔ زنا۔ جوا وغیرہ بد اعمال بھی کر سکتا ہے؟ کیا وہ دکھوں میں مبتلا ہو سکتا ہے؟ کیا نیک بھلے پرشوں اور بدمعاشوں کو جزا دے سکتا ہے؟ یہ تمام اور ایسے افعال پرماتما کے نیائے نیم یا سرشٹی نیم کے خلاف ہیں۔ اسلئے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اور اگر کرے تو پرماتما نہیں کہلا سکتا۔ جو نسی بھاوے کا ارتھ ہے کہ ایشور اپنے کام یعنی دنیا کو پیدا کرنا قائم رکھنا۔ اور فنا کرنا۔ اور تمام جیووں کو ان کے کرم انوسار ٹھیک پھل دینا اور اپنے کاموں میں کسی دوسرے کا محتاج نہ ہونا۔ بلکہ اپنی اننت قدرت سے تمام کاموں کا آپ ہی محافظ اور نگہبان ہونا ہی اسکی رضا بھاونا اور رضا ہے۔ اور اسی طرف گورو جی کا اشارہ ہے۔ اسی لیئے انہوں نے لکھا کہ حکم نہ کرنا جائی۔ ارتھات کوئی بھی اس کے آگے نہ سفارش کر سکتا ہے۔ نہ اسکو امداد دے سکتا ہے اور نہ ہی اسپر حکم چلا سکتا ہے کیونکہ وہ بادشاہوں کا بادشاہ۔ حاکم حقیقی ہے۔ اسلئے اسکی رچنا اس کے نیائے نیم اسکے سرشٹی نیم کے تابع ہو کر ہی چلنا واجب ہے۔ اب سوال ہوا۔ کہ وہ در اور گھر کیا ہے۔ جہاں وہ سب کی خبر گیری کر رہا ہے۔ تو جواب آیا۔ کہ یہ وراٹ روپ جگت ہی اسکا در اور گھر ہے۔ اس کے ذرے ذرے میں ویاپک ہو کر وہ سارا پربندھ کر رہا ہے۔ اس وراٹ روپ گھر میں اسکو سارتی رچنا اور سارے جیو گار ہے ہیں۔ سرشٹی کی رچنا کا پردھان کارن جیووں کے کرم

رماتما کا بنایا ہوا ہے۔ جیو انادی کال سے کرم کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور پرماتما
ادی کال سے ان کو کرم پھل دیتا آرہا ہے۔ اسلئے ہر ایک پرلے کے بعد
ں سرشٹی ہوتی ہے۔ اور جب سورج چندرما پرتھوی وغیرہ لوک لوکانتر چین
ں چلتے ہیں تب پرتھوی کے انکول ہو جانے پر جیووں کے بقایا کرموں کے
طابق (جو پرلے کے وقت گھستے رہ گئے تھے۔ اُن کو مختلف یونیوں یا
ریروں میں نیائے کاری پربھو جنم دیتا ہے۔ حاصل مطلب وہ جگت سوامی
یائے نیم انوسار جس جیو کو جس یونی اور درجہ کے قابل سمجھتا ہے اُس کو
ی جسم اور اسی درجہ میں پیدا کرتا ہے۔ شاستر کاروں نے بتلایا کہ یہ منشیہ جنم
ا درلبھ ہے۔ کیونکہ یہ بدھی پورک پربھو آگیا کے انوسار ساتوک کرم
نے سے ہی ملتا ہے۔ لیکن جن منشیوں نے بدھی کو درست استعمال نہیں
یا۔ ارتھات بے جگہ میں کرم کیے۔ اِن کی بدھی کا صدر مقام سر دیولوک (آسمان)
طرف سے ہٹا کر اُلٹا کر دیا جاتا ہے۔ یعنی وہ سب پشو یونیوں میں ڈال دیئے
اتے ہیں۔ بلبل سے لیکر شتر مرغ تک مچھلی سے لے کر مگرمچھ تک جوں
سے لیکر ہاتھی تک بندر سے لیکر بن مانس تک جتنے بھی پشو کہلانے والے
رانی ہیں۔ سب اُلٹے شریر والے ہیں۔ اِن میں سے کسی کا سر آکاش کی طرف
ہیں۔ ہاں یہ چلتے پھرتے ضرور ہیں۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا
یان تو چھین لیا گیا ہے۔ مگر کرم اندریاں نہیں۔ چھینی گئیں۔ کیونکہ
نہوں نے بدھی کا درست استعمال نہیں کیا۔ لیکن جن منشیوں نے پرماد
ور غرور میں جان بوجھ کر تامس یا تبر سے کرم کیے ہیں۔ ان کی کرم اندریاں
ھی چھین لی گئی ہیں۔ اور اُن کا بدھی کا مرکز سر بھی زمین میں گاڑ دیا گیا
ہے۔ اور سب کو برکھش بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے نہ تو وہ کچھ گیان ہی رکھتے

ہیں اور نہ ادھر اُدھر چل پھر سکتے ہیں چونکہ پشو شریر دھاری اور برکھش یونی ہیں پڑنے والے جیووں نے منشوں کو نقصان پہنچایا تھا۔ اسلئے وہ بھگوان کے نیائے نیم انوسار منشوں کے ترضدار بنا دیئے گئے۔ اور برکھشوں کو منشوں اور پشوؤں دونوں کا قرضدار بنا گیا۔ دیکھئے گائے بھینس بکری اور بھیڑ دودھ دیکر۔ بھیڑ اور بکریاں کپڑوں کیلئے اون دیکر۔ گھوڑے بیل۔ گدھے اونٹ۔ خچر اور ہاتھی وغیرہ سواری اور باربرداری کا کام دیکر اور کتے چوکیدار اور اچھے ساتھی کا کام دیکر منشوں کی سیوا کر رہے ہیں۔ شیر بھیڑیا گیدڑ بلی اور گدھ وغیرہ مردہ شریروں کا ماس کھاکر صفائی کا کام کر رہے ہیں۔ اگر یہ مردہ جانداروں کو کھا کر صفائی کا کام نہ کریں تو مردوں کے ڈھیر لگ جائیں اور ان کی سڑانڈ سے منشوں کا جینا مشکل ہوجائے۔ اسی پرکار۔ سؤر۔ مرغا۔ چیل کوے کیڑے۔ مکوڑے۔ میلا فضلہ اور سڑا ماس اور گند کھاکر پرتھوی کو صاف کرکے انسان کی سیوا کر رہے ہیں علاوہ ازیں مچھلیاں اور پانی کے تمام جانور پانی کو صاف کرتے ہیں۔ ہوا میں اڑنے والے پکشی ہوا کے کیڑوں اور جراثیم کو کھاکر ہوا کی غلاظت کو چٹ کرتے ہیں سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانور پانی زمین ہوا کی زہر کو کھا جاتے ہیں۔ اسی پرکار برکش پھل پھول اور جڑی بوٹی دوائیاں دیکر انسان کی سیوا کرتے ہیں اور یہ درخت پشوؤں کیلئے بھی اور سیوا بھی کرتے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ کہ تمام ادنے شریر کے جیو اونچی یونیوں کی سیوا کرکے پچھلا ترضہ ادا کر رہے ہیں۔ اسی پرکار انسانوں میں بھی اعلیٰ ادنے اور نیچ ہیں ادنے طبقہ کے آدمی اونچے طبقہ والوں کی سیوا کرتے ہیں اس کرم سدھانت اور ایشور کے انصاف اور عدل سے رنگ برنگی سرشٹی بنتی ہے اسی واسطے گورو نانک جی نے کہا ہے کہ سمنادہیں

بے شمار برہمنیں اور رچنا پربھو کی بڑائی کے گیت گا رہے ہیں۔ مختلف
زبانوں سے مختلف آوازوں سے اور راگوں میں یہ سندر گیت گایا جا رہا
ہے۔ ہوا پانی اور آگ نیاسے نیم یا دھرم راج لوگوں کے من اور من کے اندر
ساکشی بیٹھا ہوا پربھو یکساں آپ دھرم کا وچار بتلاتا ہے۔ اے پربھو اندر۔ ایشر
برہما دیوی آدی تیری شکتیاں سبھا دلی میں بیٹھے ہوئے سدھ لوگ سادھو
اور سنت مہاتما جتی ستی اور رشی منی کئی برہماند یودھا سمندر سے پنڈت اور رشی منی
تیرے دیو گیان وو اپسرا گندھرو سندر روپ اور سندر استریاں سورگ مات لوک
اور پاتال میں رہنے والے جو تیرے پیدا کئے ہوئے رتن اور جواہر اٹھاسٹھ
تیرتھ سب تیرا ہی گیان کر رہے ہیں۔ چار قسم کی مخلوقات دیپ دیپانتر
یا کھنڈ منڈل اور برہمانڈ جو تو نے اپنی شکتی سے دھارن کر رکھے ہیں وہ تیری
مہما کا گن گا رہے ہیں۔ تجھے ہمیشہ پیار کرنے والے پریم میں رنگے ہوئے
رسیلے بھگت تیرا گیان کر رہے ہیں۔ اے پربھو تو بے انت ہے اس لئے
تیری بے شمار شکتی چاہے میری پہنچ سے پرے ہے وہ بھی تیرا گیان کر رہی
ہے میں تو اکیلا ہوں تیری صفت و ثنا گانے والوں کا تیری قدرت کا
اظہار کرنے والوں کا کہاں تک بیان کروں۔

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے کہ ہر شے میں جلوہ تیرا ہو رہا ہے
میں دیکھتا ہوں اگیانی لوگ ضد ہی میں بھرے ہوئے کہتے ہیں کہ ایشور
مورکھ جہالت کے اندھیرے میں ہوا پانی آگ کو بڑا مان کر اس کی
پرستش کرنے لگ جاتے ہیں۔ دھرم راج چت گپت۔ ایشر برہما دیو
اندر آدی دیوتاؤں کی کلپنا کر کے ان کی مورتیاں بنا کر ان سے دان
مانگنے لگ جاتے ہیں۔ ندیوں اور تالابوں کو تیرتھ مان کر [illegible]

ایشور بھگت کو گورو مان کر یہ دکھاؤں کو اوتار مان کر اُن کے پجاری بن جاتے ہیں ۔ آج سنسار میں پوجا کے اتنے استھان ہیں۔ کہ اُن کی گنتی محال ہے مگر گورو نانک جی بڑے زور دار شبدوں میں کہتے ہیں ۔ کہ بھولے انسانو! جن کو تم معبود مانتے ہو جن کو مکتی داتا خیال کرتے ہو جن سے سُکھ اور مکتی کی آشا لگائے بیٹھے ہو ۔ یہ سارے کے سارے سرشٹی کرتا پرماتما کے ثنا خواں ہیں ۔ آنکھیں کھول کر دیکھو ساری قدرت ہی پربھو پریم میں لین ہے۔ ایک جگہ گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

بھو پوچھ نہ مسلت کرے ۔ جو کچھ کرے سو آپ ہی کرے

ارتھات - وہ پربھو کس سے پوچھ کر کسی کی مدد لے کر کسی کی سفارش مان کر یا کسی کی خوشامد سے سنسار اور سنسار کے جیووں کے کام نہیں چلاتا اسکو اپنی قدرت کے سوا کسی دیوتا پیغمبر یا گورو کی محتاجی نہیں قدرت بھی اسکی محتاج ہے وہ قدرت کا محتاج نہیں ۔ اِس لئے اُس کی اگیا انوسار اِس کی رضا کے مطابق عملی جیون بنانا منشوں کے لئے کلیان کاری ہے ۔

پوڑی ۲۸-

مُندا سنتو کھ سرم پت جھولی - دھیان کی کریں دبھوت
کھنتھا کال کنواری کایا ! جگت ڈنڈا پرتیت
آئی پنتھی سگل جماتی ! من جیتے جگ جیت
آدیس تسے آدیس آدی انیل انادی اناہت
جگ جگ ایکو ویس

(ترجمہ) اصلی یوگی وہ ہے جو سنتوش کی تمنا رکھتا ہے اور ان کانوں میں پرمیشور کا گیان اور بھگتی ہو۔ اور ایشور دھیان کی وبھوت رمائے کال کی گودڑی پہن کر شردھا کو کنڈ کی مالا کی طرح دل میں رکھ کر برہمچریہ کو کنٹھا بنائے اور کاموں سے بچا کر رکھے یکتی اور ایشور دھیان کا ڈنڈا ہاتھ میں لے جس طرح آئی پنتھی (یوگیوں کا ایک فرقہ) ایک تہ وچار رکھتا ہے۔ سکل جماعتی یا تمام منش ویسے ہوں۔ کیونکہ من کو قابو کرنے سے جگت قابو ہو جاتا ہے۔ نمسکار ہے اس پربھو کو نمسکار ہے جو آدی میں تھا اور سدا پورن اور لا انتہا ہے۔ جو ازلی اور ابدی ہے۔ ہر سرشٹی یا یگ یگ میں اسکا ایک ہی قانون قدرت ہے۔

(ویاکھیان) پروفیسر صاحب سنگھ جی نے پت کے معنی پھر کے کئے ہیں اور شرم معنی پرشارتھ یا محنت کے آگے لکھا ہے۔ کہ ہم بھی آئی پنتھی ہیں۔ کیونکہ سنسار کے جیو ہمارے جماعتی ہیں۔ لہذا ہم تمام جیووں کو اپنا متر اور سجن سمجھتے ہیں۔ پروفیسر تیجا سنگھ جی نے لکھا ہے۔ کہ وہ گورو بن گیان نہ ہوئی ہابھیا من کے بغیر گیان نہیں ہوتا۔ یہاں گورو کے معنی من کے کئے ہیں۔ اور اس پدھی میں من کو دھرم مارگ پر چلانے کا دھیان ہے۔ اگر من سنتوش اور پرشارتھ سے ایشور کا دھیان کرے اور اپنے آپ کو وشے وکاروں سے ہٹائے رکھے۔ ایشور دھیان سے شکتی ہو اور سنسار کے تمام جیو والوں کو اپنا متر سمجھے اور اس پرکار من کو جیتنے سے منش سنسار کو جیت لیگا۔

اور آدی سدا پورن بے انت اور انادی پربھو کی سمپتا پراپت کریگا یہی ایشور ملاپ کا سچا طریقہ ہے۔ جو ہر زمانہ میں اور ہر یگ میں اور ہر سرشٹی میں یکساں رہتا ہے پرشارتھ ہی اس دنیا میں سب کامنا پوری کرتا ہے۔
من چاہا پھل پایا اُس نے جو آلسی بن کے پڑا نہ رہا۔

پوڑی ۔ ۲۹ ۔

بھگت گیان دیا بھنڈارن ۔ گھٹ گھٹ واجے ناد
آپ ناتھ ناتھی سب جاکی ردھ سدھ اورا ساد
سنجوگ وجوگ دوئے کار چلاوے لیکھے آوے بھاگ
آدیس تسے آدیس آدی انیل انادی اناہت
جگ جگ ایکو ویس ۔

(ترجمہ) (اصلی یوگی کے لئے) ستیہ گیان کی غذا اور دیا یا رحم بمنزلہ بھنڈارن ہے ۔ گھٹ گھٹ میں ناد بج رہا ہے ۔ اور تمام آتماؤں میں پرماتما درا جمان ہے ۔ پربھو خود ہی ناتھ یا مالک حقیقی ہے ۔ جس نے ساری مخلوقات شکتی ہوئی یا اپنے نیم میں باندھ رکھی ہے ۔ ردھی اور سدھی ایک ٹھاٹھ ہے جسم اور زمل یا سنجوگ اور وجوگ دونوں کام چلا رہا ہے ۔ اعمال کے مطابق بھاگ بنتا ہے ۔ نمسکار ہے اس پربھو کو نمسکار ہے ۔ جو آدی میں تھا ۔ سدا پوتر اور لا انتہا ہے ۔ جو ازلی اور ابدی ہے ۔ اس کا ہر جگہ میں ایک ہی قانون یا سرشٹی نیم ہے ۔

(ودیا کھیان) بھگت کے معنی سکھ ودوانوں نے بھوجن غذا اور چورما کئے گئے ہیں ۔ اسکے ارتھ بھوگ یگیہ شیش اور پرساد کے بھی ہو سکتے ہیں ۔

پروفیسر صاحب سنگھ جی نے ردھی کا ارتھ پرتاپ اور سدھی کا اعتقاد سدھان کیا ہے ۔ پروفیسر تیجا سنگھ جی نے دیا پر لکھتے ہوئے کہا ہے ۔ کہ اس سے اوپر کی رسمی دیا نہ ہو ۔ جو کسی دن لاکھا دشتی وغیرہ کو اپنچھی چھوڑنے یا کسی خاص جانور کو نہ مارنے میں ظاہر ہوتی ہو بلکہ اندر سے روح کی کومل تا والی دیا

ہو جو سارے جیووں پر ترس کرو اُٹھے" پروفیسر جی کا کتھن اس بارے
میں سولہ آنے درست ہے ۔ بابا سکھ سجن اس پر دھیان دیکھے جو کا
کی پریم کا تیاگ کردیں تو اس میں اُن کا بہت ہی بھلا ہے اب لیکھ آپ
بھاگ پر وچار کرنا ہے ۔ پروفیسر تیجا سنگھ جی نے ایک جگہ تو لکھا ہے
کہ :۔ جت کیتا چاہیئے اپنا سا گھال برّی کیوں گھالیئے

اردھان :۔ جب ہم نے اپنی کرنی آپ بھرنی ہے تو برا کام کیوں
کریں ؟ مگر آسا دی وار کا ٹیکا کرتے ہوئے یہ بھی لکھ دیا کہ "واہگورو
اس جگت میں محض ایک قدرتی طاقت کی طرح نہیں پھیلا ہوا ۔ بلکہ ایک
آزاد مرضی والی شخصیت جیسا مالک ہو کر ورت رہا ہے ۔ منش کا بگڑنا
سنورنا ، مکت یا ناش ہونا واہگورو کے ہاتھ میں ہے ۔ اگر وہ چاہے تو
کئیوں کو اپنے حکم نیاں سے نا کر انہیں اپنی مرضی میں ہی لگائے رکھے ۔
اور جو چاہے تو اُن کو اُلٹے مارگ پر ڈال کر اُن کا ناش کر دے ۔
اس طرح کرنے سے کئی اُس کے حکم انوسار مایا کے اثر سے بچ جاتے
ہیں ۔ مکت ہو جاتے ہیں ۔ اور کئیوں پر وہ ایسا دھانا ڈالتا ہے کہ
وہ مایا کے جال میں ہی پھنسے رہتے ہیں ۔ پھر آگے لکھا ۔ کہ ہمارے
اختیار میں تو اتنا بھی نہیں کہ نسچے کے ساتھ کہہ سکیں کہ کس انسان کو
وہ سدھارے گا ۔ اور کس کو بگاڑے گا ۔

کیا ہنس کیا بگلا جا کو ندر کرے
جے تس بھاوے نانکا کاگوں ہنس کرے

(وار سری راگ محلہ پہلا)

پروفیسر جی کے یہ دونوں کتھن پرسپر ورودھی ہیں ۔ جب پرماتما ہی

جسکو چاہے بگاڑے اور جس کو چاہے سنوارے تو پھر اس پوڑی میں بتلائے گئے سادھنوں کے کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ لیکن یہاں تو گورو جی نے صاف لکھا کہ لکھے آدے بھاگ ارتھات ہمارے کرم ہی ہمارے بھاگ کو بنانے والے ہیں۔ پربھو کے گھر میں اندھیر کھاتہ نہیں یوگ شاستر میں لکھا ہے کہ ۔

"ستی مولے تد وپاکو جاتی آیو بھوگا"

ارتھات کئے ہوئے کرموں کے مطابق پرانیوں کو جاتی آیو اور بھوگ ملتے ہیں۔ جس پرکار کسی سزا یافتہ قیدی کیلئے تین باتیں مقرر ہوتی ہیں کہ فلاں قسم کی جیل میں جائے دوسرا اسکو کھان پان کے ساتھ فلاں کام دیا جائے ۔ اور تیسرا یہ کہ اتنی مدت تک جیل میں رہے یہاں قیدی کی شرینی ہی پرانیوں کی جاتی ہے۔ قیدی کا کام اور کھان پان ہی پرانیوں کے بھوگ ہیں۔ اور قیدی کی معیاد ہی پرانیوں کی عمر ہے۔ اگر داروغہ جیل قیدی کے بھوگ اور صحت یا عمر میں روکاوٹ پیدا کرے تو وہ قصوروار ہے کیونکہ حکومت کا یہ بھاؤ نہیں کہ قیدی مار ڈالا جائے۔ اسطرح وہ انسان جو پرانیوں کو دکھ دیتے ہیں۔ پرماتما کے حکم یا نیائے کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اسلئے وہ پاپی ہیں جس پرکار دوسرے پرانیوں کے بھوگ اور عمر میں روکاوٹ پیدا کرنا پاپ ہے ویسے ہی انسان کی پرارابدھ میں روکاوٹ ڈالنا پاپ ہے۔ نیز سزا اور جزا کا دینا حاکم کے اختیار ہے دوسرے کے نہیں وہ ناتھ ہے ساری دنیا اسکی ناتھی یا قانون کے تابع ہے۔ دھنی مکت اور بندھن یا سنجوگ اور بیوگ روپی کار

کا چلانے والا ہے۔ وہ نیاے کاری ہے۔ اس لیئے کرم انوسار پھل دیتا ہے۔ اور اسکا یہ نیاے نیم یا حکم الہی رودرنہ نیا نہیں بدلتا۔ وہ ہر زمانہ ہر دیش اور ہر پرانی کیلیئے یکساں ہے۔

پوڑی ۳۰

ایکا مائی جگت دیائی۔ تین چیلے پروان
اک سنساری اک بھنڈاری اک لائے دیبان
جو تس بھاوے تیو چلاوے جو ہووے فرمان
اوہ ویکھے اوہ نددر نہ آوے بہتا اے ویڈان
آدیس تسے آدیس آدی انیل انادی اناہت
جگ جگ ایکو ویس

(ترجمہ) ایک ہی مایا پرکرتی روپی ماتا برہم سے یکت ہوکر یا جُڑ کر بیا ہی اسی میں اُس کی شکتی روپی سنتانیں یا چیلے پیدا ہوئے ایک سنسار کو پیدا کرنے والی ایک پالنا کرنے والی اور ایک پرالت یا نیاے کرنے والی یا جیووں کے کرموں کا پھل دینے والی شکتی کا پرکاش ہوا۔ جس طرح پربھو کی اچھیا ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ اس سنسار کو چلاتا ہے۔ جیسا اسکا حکم فرمان یا نیاے نیم ہوتا ہے۔ وہ سب کو دیکھتا ہے۔ مگر وہ ان مادی آنکھوں سے دکھلائی نہیں دیتا یہی آشچریہ اور یہی اُسکی بڑائی ہے نمسکار ہو اس پربھو کو نمسکار ہے جو آدی میں تھا سدا ایک تر ہے اور انادی اور ابدی ہے۔ اسکا ہر یگ میں ایک ہی قانون ہے۔

(دیا کھیان) اِس پوڑی میں سکھ دھ وانوں کے لیئے گورو جی نے شک کی گنجائش ہی نہیں رہنے دی ۔ وہ صاف فرماتے ہیں ۔ ایک ہی مایا برہم ہے جڑ کر بیاہی اور اسی سے یہ سنسار پیدا ہوا ۔ یہ سرشٹی پرواہ روپ سے انادی ہے ۔ جب یہ پرلے اوستھا میں ہوتی ہے ۔ اور اسکی پیدائش کا سے ہوتا ہے ۔ تو یہ مشہور عدیا سرگیہ سر دنتر دیا یک اور پری پورن سنسار کا کارن موجود ہی ہوتا ہے ۔ وہ آتما ؤں کو جو ہمیشہ اس کے درمیت قدرت میں ہیں ۔ جو اسکی اچھیا شکتی سے پرکھا وت ہونیوالی لاانتہا چیتن شکتی والی بھی جیو روپ سے اسمیں پر کٹ ہوتی ہیں ۔ کو پیدا کرتا ہے ۔ جس سے پرکرتی جو پرمانو روپ میں موجود رہتے ہیں گتی پیدا ہوتی ہے تب یہ سنسار بنتا ہے ۔ اہنکار پرمانما اور آتما سے آکاش ۔ آکاش سے وایو ۔ وایو سے اگنی ۔ اگنی سے جل اور جل سے پرتھوی بنتی ہے ۔ ہر سرشٹی اور ہر رنگ میں اس کا ایک سا قانون اور نیا رے نیم کام کرتا ہے ۔ اور بھی ایک حیران کن بات ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے اس ساری رچنا کی دیکھ بھال کرتا ہے اسکی سچی عدالت ہیں کرم انوسار جیووں کو سکھ اور دکھ مل رہا ہے مگر وہ سنساری جیووں کو نظر نہیں آتا ۔ کوی نے کہا بھی ہے ۔

ہر جگہ موجود ہے پر وہ نظر آتا نہیں ۔ یوگ سادھن کے بنا اسکو کوئی پاتا نہیں

پوڑی ۳۱

آسن لوئے لوئے بھنڈار ۔ جو کچھ پایا سو ایکا وار
کر کر ویکھے سرجنہار نانک سچے کی سچی کار
آدیس تسے آدیس آدی انیل انادی اناہت جگ جگ ایکو بیس

دترجمہ) ہر لوک یا عالم میں اُسکی ستا اور بھنڈار موجود ہے پرماتما نے اس بھنڈار میں جو کچھ ڈالا ہے وہ ایک ہی وار شروع میں ڈال دیا ہے سرشٹی کو رچکر وہ خود ہی اسکی خبر گیری کرتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں۔ اس سچے کی لیلا بھی سچی ہے۔ نمسکار ہے۔ اس پر بھو کو نمسکار ہے۔ جو آدی میں تھا۔ جو سدا پوتر اور لا انتہا ہے۔ جو ازلی اور ابدی ہے اسکا ہر یگ میں ایک ہی قانون ہے۔

(وہ یا کھیان) پروفیسر صاحب سنگھ جی نے لکھا ہے۔ کہ اُسکے بھنڈارے آکھٹ یا نہ ختم ہونے والے ہیں۔ اپر وکت پوڑی کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایشور کو ملنے کے لئے کسی خاص بھیکھ کی ضرورت نہیں۔ محض بھگوے کپڑے دل کی بھبوت۔ گودڑی اور ڈنڈے جھول سے کوئی ایشور کو نہیں پا سکتا۔ نہ ہی کیس کچھ۔ کڑا۔ کرپان وغیرہ یا پچ ککا امرت کا کام دے سکتے ہیں۔ پربھو تک پہنچنے کے لئے تو سنتوش دھیان اور ایشور دھیان کی ضرورت ہے ستیہ گیان اور دیا سلہ گنوں کی ضرورت ہے۔ پرماتما کو سروویاپک ماننا ہی ستیہ مارگ ہے۔ پربھو ایک ہے۔ انادی پوتر اور ابناشی ہے۔ وہ ناتھ یا مالک ہے۔ اُسکی ناتھتا یا ملکیت یہ ساری سرشٹی ہے وہی جگت کو پیدا کرتا ہے پالتا اور سنگھار کرتا ہے۔ اسی ایک کی اپاسنا واجب ہے۔ اگیانی لوگ مانتے ہیں۔ کہ ایشور سمے سمے پر گیان کو تبدیل کرتا ہے۔ اُسکا الہام ہر زمانہ میں پیغمبروں۔ گوروؤں کو نیا ملتا ہے۔ اور الگ الگ ملتا ہے۔

الہامی کتب ہر یگ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مگر گورو نانک دیو جی اس کا کھنڈن کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ”جگ جگ ایکو ویس“ الفاظ

ہر رنگ میں اسکا ایک ہی قانون یا سچائی رہتی ہے۔ اور جو کہ جو کچھ پایا سو ایکا وار۔ حضرات جس پرکاریہ بھی کو سنسار میں روشنی کیلئے سورج بنا سورج یا چاند نہیں بنانا پڑتا۔ پانی ہوا یا آگ کو تبدیل نہیں کرنا پڑتا۔ اسی طرح اسکا آتمک سورج اوید گیان ابھی ایک رس رہتا ہے اس کے بھنڈار میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ گیانی شیر سنگھ جی نے بھی ایسا ہی مانا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ اُس نے اپنے بھنڈار میں جو کچھ بھی ڈالا ہے۔ سو ایک وار ہی ڈال دیا تھا۔ اسکا بھنڈار انت نہ سورج ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہ اپنے آپ میں لبریز ہے۔ قدرت کے بھنڈار اسے کو شروع میں ہی ہر ایک پدارتھ سے بھر دیتا ہے۔ اس نے سنسار کو شروع سے ہی اتنا بھرپور کر دیا ہے۔ کہ بار بار کوئی نئی چیز ڈالنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اب جو سکھ ودوان یہ کہتے ہیں۔ کہ اس نے گورو نانک جی کو ایسا لاثانی گیانی گیان دیا۔ جو اس سے پہلے کسی رشی منی یا اوتار پیغمبر کو نہیں ملا تھا۔ تو وہ اسکے ثبوت میں ردو بدل مان کر گورو جی کے ایروکت کتھن کو غلط قرار دیتے ہیں۔ یہی بات اُنکے وچار نے لوگوں پر

پوڑی - ۳۲ -

اِک دُوں جیبھ لکھ ہوہِ لکھ ہووہِ لکھ وِیس
لکھ لکھ گیڑا آکھیئے ایک نام جگدیش
اِیتُ راہ پت پوڑیاں چڑھیئے ہوئی اکیس
سُن گلاں آکاس کی کیٹاں آئی ریس!
نانک ندری پائیے کوڑی کوڑے ٹھیس!

(ترجمہ) ایک جیبھ کی جگہ اگر لاکھ جیبھ ہو جائیں اور لاکھ سے بیس لاکھ اور
پھر ایک ایک جیبھ جگدیش کے نام کو لاکھ لاکھ دفعہ سمرن کرے۔ اِس
مارگ میں پتی کے محل کی سیڑھیاں یا ایشور ملاپ کے مرتبے کی جو اونچی
سیڑھیاں ہیں۔ ان پر چڑھنے سے منش ایشور کے ساتھ ایک ہو جاتا
ہے۔ یا اِس کے اندر میں انت ہو جاتا ہے۔ اِس آکاش یا آتمک بلندی
کی باتیں سُن کر کیڑوں کو بھی (ایوتر اگریانی اور ابھیمانی منشوں کو بھی)
ریس یا خواہش پیدا ہوئی۔ گورو نانک جی کہتے ہیں۔ پربھو کی کرپا سے
ہی یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ جھوٹے آدمیوں کے جھوٹے دعوے
ہوتے ہیں۔

(ویاکھیان) پروفیسر صاحب سنگھ جی نے ہوئے اکیس کے معنی آیا بھاؤ
گنواکر یا ایک روپ ہو کر چڑھ سکنا کے کئے ہیں۔ اور کہیں بھٹیس کا
ارتھ جھوٹھ گپ کیا ہے۔ سودھی تیجا سنگھ جی نے لکھا ہے کہ اگر ان
سیڑھیوں پر چڑھیں تو ایک ایشور روپ ہو جاتے ہیں۔ گیانی شیر سنگھ
جی نے اکیس کا ارتھ اکیس کی گنتی کیا ہے۔

پروفیسر صاحب سنگھ جی اِسکا بھاؤ لکھتے ہیں۔ کہ کیول گنتی کے ہی
سمرن سے کچھ نہیں بنتا۔ ابھیمان دور کئے بغیر یہ گنتی کے پاٹھوں والا
اُدم اِسطرح ہے۔ جیسے کیڑیوں کو آکاش پر چڑھنے کی ریس آتی ہے۔
اصل بھاؤ یہ ہے کہ نام سمرن کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کروڑوں دفعہ
ایشور ایشور کہتے رہیں۔ بلکہ نام سمرن اِسکو کہتے ہیں کہ پرمیشور کا
نام بڑے بلیش یعنی دھرم کے کاموں کا کرنا ہے۔ برہم پرمیشور۔ ایشور
نیائے کاری دیالو۔ کرپالو سرو شکتیمان وغیرہ نام ایشور کے اوصاف

اور افعال کے باعث ہیں۔ مثلاً برہم سب سے بڑا۔ پرمیشور الکھوں کے مالک ایشور قدرت والا نیائے کاری جو کبھی بے نیائی نہیں کرتا۔ دیالو جو سب پر نظر عنایت رکھتا ہے۔ کرپالو جو سب پر سکھوں کی کرپا کرتا ہے۔ سرو شکتیمان اپنی قدرت ہی سے سب دنیا کی پیدائش پالنا اور سنگھار کرتا ہے۔ کسی کی مدد کا محتاج نہیں۔ برہما جو طرح طرح کی دنیا وی چیزوں کا بنانے والا ہے۔ وشنو سب میں حاضر ناظر ہوکر حفاظت کرتا ہے۔ مہادیو سب دیوتاؤں کا بھی دیوتا ہے۔ وغیرہ۔ ایشور کے ناموں کے ارتھ سمجھ کر من میں اسکا پریم دھارن کرے۔ سنسار میں انسان بڑے کام کرے شکتی پیدا کرے۔ قابلیت بڑھائے۔ ادھرم کبھی نہ کرے سب پر دیا کرے سب قسم کے سادھنوں میں سمرتھ ہوکر صنعت و حرفت سے طرح طرح کی چیزوں کو بنائے ساری دنیا کے سکھ دکھ کو اپنے سکھ دکھ کیطرح محسوس کرے سب کی رکھشا کرنا فرض سمجھے اس پرکار ایشور کے نام اور کام کے معنی سمجھ کر اُس کے گنوں کے مطابق اپنے گن کرم سبھاؤ کو بنانے کا یتن کرے۔ یہی ایشور کا نام سمرن جاپ کرنا کہلاتا ہے۔ ایسا کرنے سے پربھو اپنے بھگت پر دیا کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور وہ آتمک بلندی پر پہنچ کر اس کے انند کے رس کو بھوگتا ہے۔ الوتر اگیانی اور ابھیمانی انسان اس رس کا مزہ نہیں لے سکتے کوی نے کہا ہے۔

گنگے کی رسنا کے سدرشن ایسی چند۔ کیسے بتائے کہ کیا رس اڑایا۔

پوڑی ۳۳۔

آکھن جور نہ چپے جور۔ جور نہ منگن دین نہ جور
جور نہ جیون مرن نہ جور جور راج مال من سور

جور نہ سُرتی گیان وچار جور نہ جگتی چھُٹے سنسار

جس ہتھ جور کر ویکھے سوئی۔ نانک اُتم نیچ نہ کوئی

ترجمہ: انسان کو زیادہ کہنے میں قدرت حاصل نہیں ہوتی اور نہ چپ کرنے سے قدرت مون دھارن کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ نہ مانگنے سے اور نہ دان دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ زیادہ لمبا جینے سے قدرت حاصل نہیں ہوتی اور نہ جلدی مر جانے سے راج مال اور من کے ابھیمان سے قدرت حاصل نہیں ہوتی وید و گت گیان کے وچار یا آتمک جاگرتی سے بھی قدرت حاصل نہیں ہو سکتی نہ ہی یکتی سے قدرت حاصل کر کے سنسار سے مکت ہو سکتا ہے۔ جسکے ہاتھ میں قدرت ہے وہ کر کے دیکھتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں اُتم اور نیچ کوئی نہیں۔

(ویاکھیان) ایک سیوا پنتھی مہنت ایک ہی بار گرنتھ صاحب کے بیس بیس اکھنڈ پاٹھ رکھوا دیا کرتے تھے۔ اور پاٹھیوں کو خوب دان دکشنا دیکر سکھوں میں کیرتی پیدا کرتے تھے۔ عام لوگ اُن کی بڑی عزت کرتے پاؤں پر ماتھے رگڑتے اور بہتر آدمی کی کامنا والے گنڈے تعویذ بھی لیتے تھے۔ کئی شردھالو دھن آدمی سے اُنکی خوب سیوا کرتے تھے۔ لیکن اس پوڑی میں گورو نانک جی کہتے ہیں کہ زیادہ کہنے یا لاؤڈ سپیکر لگوا کر اکھنڈ پاٹھ آدی کرانے سے کوئی قدرت زور یا پدوی حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی مون دھارن کرنے یا چپ سادھ لینے سے سدھی پراپت ہوتی ہے نہ ہی ایشور کے آگے دھن تیز آدمی کیلئے ہر وقت ہاتھ پھیلانے نہ در در مانگنے اور لوگوں کا دان کھانے سے کمالی حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی دان کے دینے سے ہی اماریدہ ہی ملتی ہے۔ نہ لمبی عمر والے سدھ ہو جاتے ہیں اور نہ نہ ہی کاشی کلوتر کے نیچے سر رکھنے والے یا گاڑیوں کے نیچے سر کٹانے والے کو شہادت ملتی ہے۔ نہ راج اور مال کے زور سے کچھ بنتا ہے۔ اور نہ من سے زیادہ سنکلپ

وکلپ اٹھانے سے قدرت نصیب ہوتی ہے کیول ویدوں کا گیان وچار بھی انسان کو سروشکتی مان نہیں بناتا جب یہ ٹھیک ہے کہ ہاتھ میں زندہ ہے جو قدرت کا والی ہے وہی برہم پرمیشور مخلوق بناتا اسکی خبر گیری کرتا اور کرم الوسار مرتبہ دیتا ہے۔ دراصل جنم سے نہ کوئی نیچ ہے اور نہ اونچ ایشور شکتی یا قدرت سب میں یکساں ہے۔

جو جگت کہتا کی من سے آگیا ہے پالتا
کوئی بھی دکھ درد اسکو شکل دکھلاتا نہیں

پوڑی ۳۴

راتی رتیں تھتی وار۔ پون پانی اگنی پاتال۔ تس وچ دھرتی تھاپ رکھی دھرمسال تس وچ جیا جگت کے رنگ تن کے نام انیک اننت۔ کرمی کرمی ہوئے وچار سچا آپ سچا دربار تھے سوہن پنچ پردوان ندری کرم پیے نیسان۔ کچ پکائی اوتھے پائے نانک گیا جاپے جائے

(ترجمہ) ایشور نے رات دن موسم تتھ اور وار بنائے ہوا پانی آگ اور پاتال یا آکاش کو ترتیب دی ان کے بعد پرتھوی کو دھرم سال استھاپن کیا۔ اس پرتھوی پر رنگا رنگ کے جیو ہوتے ہیں۔ جنکے انیک اور اننت نام ہیں ہر ایک کے اعمال کے مطابق انصاف ہوتا ہے کیونکہ ایشور سچا اور اسکا دربار اور تمام بنائے نیم بھی سچا ہے۔ وہاں شروع میں ناد و صیا سن اور ساکمشات کار کرنیوالے پنچ یا ایشور بھگت ہی قبول ہوتے ہیں۔ پرمیشور کی کرپا درشٹی سے انپر بخشش کا نشان پڑتا ہے۔ ارتھات انپر حقیقت آشکار ہوتی ہے۔

پوڑی ۳۵

دھرم کھنڈ کا ایہو دھرم۔ گیان کھنڈ کا آکھو کرم۔ کیتے پون پانی بسنتر کیتے کاہن مہیش کیتے برہمے گھاڑت گھڑیے روپ رنگ کے ویس کیتیاں کرم بھومی میر کیتے کیتے دھو اپدیش کیتے اندر چند سور کیتے۔ کیتے منڈل دیس۔ کیتے سدھ بدھ ناتھ کیتے کیتے دیوی ویس! کیتے دیو دانو من کیتے کیتے رتن سمند۔ کیتاں کھانی کیتاں بانی کیتے پات نرند کیتیاں سرتی سیوک کیتے نانک انت نہ انت

ترجمہ) دھرم کھنڈ کا بھی مضمون ہے (جو اوپر والی پوڑی میں بیان ہو چکا ہے)۔ اب گیان کھنڈ کا ذکر کرتا ہوں اس میں ہوا پانی اور آگ کے بے شمار کرشن ہیں۔ اور بے شمار ہی کرشن اور شیو ہیں۔ بے شمار برہما جو کئی طرح کے رنگ روپ اور اصولوں کو بنا رہے ہیں کتنے ہی کرم بھومیاں اور پہاڑ ہیں۔ کتنے ہی دھرو اور بے شمار اپدیش ہیں۔ اندر چاند اور سورج بے شمار ہیں۔ بے شمار منڈل اور دیش ہیں۔ بے شمار سدھ بدھ جین اور ناتھ ہیں۔ بے شمار دیویاں اور دیش ہیں۔ بے شمار دیوتے اور بے شمار راکھشس ہیں بے شمار سمندر اور رتن ہیں بے شمار قسم کی مخلوق کے لئے بے شمار بولیاں ہیں۔ بے شمار بادشاہ اور راجے ہیں۔ کئی ویدمنتروں کے اپدیش اور کئی ان کے سیوک ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس لا انتہا کی انتہا نہیں۔ اسمیں پربھو کی رچنا اور اسکی شکتی کا گیان درشایا گیا ہے اسمیں کا ہین نہیں رہتا۔ اندر چاند سورج۔ دیوتا آدی سب ایشور کی شکتیاں گنائی گئی ہیں۔

پوڑی ۳۶۔

گیان کھنڈ میں گیان پرچنڈ۔ تتھے ناد ونود کوڈ انند
سرم کھنڈ کی بانی روپ تتھے گھاڑت گھڑیئے بہت انوپ
تا کیاں گلاں کتھیاں نہ جائے جے کو کہے پچھے پچھتائے۔
تتھے گھڑیئے سرت مت من بدھ تتھے گھڑیئے سراں سدھاں کی سدھ

(ترجمہ) گیان کھنڈ میں گیان کا ظہور ہے۔ وہاں آتمک خوشی کے ناد بجتے۔ کروڑوں تماشے اور کروڑوں آنند ہیں۔ جس کا اوپر کی پوڑی میں بیان ہوا۔ شرم کھنڈ کی بانی یا شاد پونہ اور خوبصورت ہے وہاں بہت ہی سندر گھاڑت گھڑی جاتی ہے وہاں کی باتیں ناقابل بیان ہیں۔ اگر کوئی کہتا ہے تو پھر پشیمان ہوتا ہے وہاں گیان اور وشواش۔ من اور بدھ گھڑی جاتی ہے۔ وہاں دیوتا وں اور سادھوں کی سمجھ گھڑی جاتی ہے نوٹ:۔ شرم مضمون پہ شمار تھ اور تمات پہ شمار تھ یعنی یہاں گیان اور وچار اونچے ہو جاتے ہیں دیوتاؤں اور سادھوں والی عقل ہو جاتی ہے۔

پوڑی ۳۷۔

کرم کھنڈ کی بانی جور۔ تتھے ہور نہ کوئی ہور۔ تتھے جودھ مہابل سور۔ تن مہں رام رہیا بھرپور
تتھے سیتو سیتا مہما ماہیں۔ تا کے روپ نہ کتھنے جاہیں۔ نہ اوہ مرے نہ ٹھاگے جاہیں۔ جنکے رام وسے من ماہیں

تتھے بھگت بسیں کے لوئے کیے آنند سچا من سوئے۔ سچ کھنڈ وسے نرنکار کر کر دیکھے ندر نہال

تتھے کھنڈ منڈل ورکھنڈ جے کو کتھے تاں انت نہ انت

تتھے لوء لوء آکار جو جو حکم تویں تویں کار۔ دیکھے وگسے کر وچار۔ نانک کتھنا کرڑا سار۔

(ترجمہ) کرم (بخشش) کھنڈ کی بانی یا بناوٹ طاقتور ہے۔ وہاں ایشور کے بغیر کسی غیر کا دخل نہیں۔ وہاں یودھا مہابلی سورمے ہیں اُن کے من میں رام اندھیات ایشور رما ہوا ہے۔ وہاں (بھگت) اٹھیان اور شانتی سے ایشور ہی میں مصروف ہیں۔ اُن کی پوترتا اور سندرتائی نا قابل بیان ہے۔ وہ نہ مرتے اور نہ ٹھگے جاتے ہیں۔ جنکے من میں ایشور یا رام واس کرتا ہے۔ وہاں کئی لوکوں کے بھگت نواس کرتے ہیں۔ وہ آنند مناتے ہیں۔ کیونکہ سچا ایشور ان کے من میں بس رہا ہے۔ سچ کھنڈ (ایشور) سے ایک ہونے کی اوستھا یا سمادھی اوستھا میں پربھو ورلا جمان ہیں۔ جو کرپا درشٹی سے اپنی رچنا کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ وہاں کئی کھنڈ منڈل اور برہمانڈ ہیں۔ اگر کوئی ذکر کرنے لگے تو اُن کا انت نہیں وہ بے انت ہیں۔ وہاں لوک لوکانتروں کے وجود ہیں۔ یا یہ لوک ہیں جیوتی کی سرشٹی ہے جسطرح اسکا حکم ہے اسطرح اُنکی گتی ہے۔ وہ سب کو دیکھتا وچار کرتا اور آنند ہوتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں۔ اسکا ذکر کرنا لوہے کیطرح سخت ہے

(دیا کھیان) سینہ متیا کا ارتھ پروفیسر صاحب سنگھ جی نے پورن روپ سے سیا یا پرویا ہوا اور سوڈھی تیجا سنگھ جی نے وہاں رام کی اُپما میں مسن پرویا ہوا یا وہاں اس واہگورو (رام) کی اُپما میں اکاروں کو ماننے والے سورمے (بھگت جن) ستیا سے سنیا روپ ہیں۔ بھاو رب رام ہے اور بھگت سنیا ہیں" یہ ارتھ کیا ہے۔ پروفیسر صاحب سنگھ جی اس کا بھاو لکھتے ہیں۔ کہ جب منش پر ایشور کی بخشش یا مہر کی نظر ہوتی ہے۔ تو

اس کے اندر ایسا بل پیدا ہوتا ہے۔ کہ وشے وکار اس پر اپنا پربھاؤ نہیں ڈال سکتے۔ گورو نانک جی نے ان پوڑیوں میں آتمک انرتی کے پانچ درجے بیان کئے ہیں۔ دھرم کھنڈ۔ گیان کھنڈ۔ شرم کھنڈ۔ کرم کھنڈ سچ کھنڈ۔ شاستر کاروں نے اس کے چار درجے رکھے ہیں۔ کرم گیان اپاسنا اور وگیان پہلا دھرم کھنڈ یا درجہ ہے دھرتی اشٹ گھڑی دن رات موسم مہینے آگ پانی آکاش پرتھوی کا سنگھاسن یہ جنم بھومی کرم ہے۔ یہ پرتھوی دھرم کشیتر یا دھرمسال ہے اسمیں رہ کر دھرم پر چلنا ہے دھرم پرایئن ایشور بھگت ہی اسمیں مقبول ہیں۔ اس درجہ میں انسان نیک شریف اور ایشور بھگت بنتا ہے۔ دوسرا گیان کھنڈ انسان جیوں جیوں ایشور کے قدرتی نظاروں کو دیکھتا ہے اور اسکی آشچریہ جنک لیلا میں غلطاں ہو جاتا ہے۔ قدرت کی باریکیوں کو دیکھکر قادر مطلق کیطرف کھچ جاتا ہے گویا اس درجہ میں نور عرفاں کا ظہور ہوکر ستیہ گیان پیدا ہوتا ہے تیسرا شرم کھنڈ یا پریشارتھ کا درجہ ہے اسمیں بدھی من بانی اور کرم پاک اور صاف ہو جاتے ہیں۔ انسان دیوتا سروپ بن جاتا ہے۔ گویا شرم کھنڈ میں عارفانِ اہل کمال کی ہوشیاری اور بزرگی تیار ہوتی ہے۔ چوتھا کرم کھنڈ جسمیں انسان مکمل ہو جاتا ہے۔ آتمک بل سے یودھا سورما یا بلوان بن جاتا ہے۔ من اور بدھی پوری طرح انتر مکھ ہو جاتے ہیں بھگت ایشور کے آنند میں آنندی ہوتا ہے۔ پانچواں سچ کھنڈ یا سمادھی استھا ہے جہاں ایشور ہی ایشور نظر آتا ہے۔ بھگت اس میں سما جاتا ہے۔ اس درجہ کا ذکر لوہے کی طرح سخت اور محال ہے۔ پوڑی ۳۸۔

جت پہارا دھیرج سنیار۔ اہرن مت وید ہتھیار
بھو کھلا اگنی تپ تاؤ۔ بھانڈا بھاؤ امرت تت ڈھال

گھڑئیے شبد سچی ٹکسال جنکو ندر کرم تن کار ۔ نانک ندری ندر نہال ۔
زنہ جمیاجت اُنشے دکاروں پر تنبور کو بھٹی ۔ دھیرج یا حلم یہ یدہ باری کو سنار تصور کرو ۔ عقل سلیم یا بدھی کو اہرن اور وید کو ہتھیارہ یا ہتھوڑا فرض کرو ۔ خوف الٰہی کی دھونکنی اور تپسیا کی آگ کا تاؤ دیکر پربھو پریم کی کٹھالی یا برتن میں امرت یا زندگی جاوید کی حقیقت کو ڈھالو اور اس سچی ٹکسال میں شبد ارشادات ایشور استتی پرارتھنا کے زیورات بناؤ جن پر پربھو کی کرپا درشٹی ہوتی ہے ۔ وہی یہ کرم کرتے یا یہاں کام کرتے ہیں ۔ کرونا ملئے بھگوان اپنی کرپا سے انکو نہال کر دیتے ہیں ۔

(ویاکھیان) پروفیسر صاحب سنگھ جی بی اے لکھتے ہیں ۔ کہ جپ جی صاحب کی چھ پوڑیوں میں وید شبد آیا ہے ۔ ان میں سے چار میں ہندو دھرم کے پستک وید کا ذکر ہے ۔ دو جگہ ایک وچن وید معنی گیان ہے ۔ کئی شبدوں میں ایک وچن وید معنی ہندو دھرم کے پستک ہے ۔ مگر گیانی شیر سنگھ جی نے تو کسی جگہ بھی وید کا ارتھ ہندو دھرم کے پستک نہیں مانا ۔ مگر گورو نانک دیو جی نے تو اپنی بانی میں صاف طور پر آدی سرشٹی میں ایشور دوارہ ویدوں کا پرکاش ہونا تسلیم کیا ہے جیسا کہ جپ جی صاحب میں چھ جگہ ذکر آچکا ہے ۔

سلوک

پون گورو پانی پتا ماتا دھرت مہت
دوس رات دوئے دائی دایا کھیلے سگل جگت

چنگیائیاں برائیاں واچے دھرم حضور ۔ کرمی آپو آپنی کے نیڑے کے دور
جنہیں نام دھیایا گئے مسقت گھال ۔ نانک تے مکھ اجلے کیتی چھٹی نال

(ترجمہ) ہوا گورو ہے ۔ کیونکہ بانی اسکی ستا سے بولتی اور کان اسی دوارا سنتے ہیں ، پانی پتا ارضیات جیون داتا ہے ۔ دھرتی ماں لوک ماتا ہے ۔ دن اور رات

एका…पनिषत्संग्रह. देहली : भगवानदास एण्ड कम्पनी, 195

वर्तमान शिक्षा. गोरखपुर : मोतीलाल जालान, 1979.
45पे0.

20

